حبِ صحابہؓ رحمتِ الٰہی

یا اللہ مدد

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بغضِ صحابہؓ لعنتِ الٰہی

"پیپر بک"

فقہ جعفریہ کیا اسلامی فقہ ہے؟

فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کا زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ اور فقہ حنفی، مالکی، حنبلی اور شافعی کے ماننے والے "اہلسنت والجماعت" کو اس قانونی حق سے محروم کر دینے کے خلاف مقدمہ کا تاریخی فیصلہ جو عدالت عالیہ سندھ نے جاری کیا۔

شائع کردہ:۔

سپاہ صحابہؓ پاکستان (رجسٹرڈ)

جامع مسجد صدیق اکبرؓ، محمدی چورنگی (سابقہ ناگن چورنگی) ناظم آباد کراچی

فون نمبر ۶۵۱۷۸۳

خصم جمیع صحابہ بوجہت اللہ

یا اللہ مدد

بغض جمیع صحابہ لعنت اللہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

"پبلیپر بک"

فقہ جعفریہ کیا اسلامی فقہ ہے؟

فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کا زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ اور فقہ حنفی، مالکی، حنبلی اور شافعی کے ماننے والے "اہلسنت والجماعت" کو اس قانونی حق سے محروم کر دینے کے خلاف مقدمہ کا تاریخی فیصلہ جو عدالت عالیہ سندھ نے جاری کیا۔

شائع کردہ:-

سپاہ صحابہ رض پاکستان (رجسٹرڈ)

جامع مسجد صدیق اکبر، محمدی چورنگی (سابقہ ناگن چورنگی) ناظم آباد کراچی

فون نمبر ۶۵۱۷۸۳

اقتباسات

عدالت عالیہ سندھ کی ڈویژن بنچ کا فیصلہ مورخہ ۹۱-۴-۲۹ جو دستوری عرضی داشت نمبر ۱۹۹۰/۸-۱۰۸-D (آنسہ فرزانہ اشرف بنام این آئی ٹی و دیگر) میں دیا۔

- جہاں تک خط ۱/A کا تعلق ہے تو اس میں فقہ حنفیہ سمیت سنیوں کے چاروں مکتبہ فکر سے امتیازی سلوک کا مظاہرہ کیا گیا ہے کیونکہ اس میں یہ ہدایت کی گئی فقہ جعفریہ کے پیروکار کی طرف سے داخل کئے گئے اقرار نامہ تو فوراً قبول کر لیا جائے جبکہ حنفی مسلمین کی طرف سے داخل کئے گئے اقرار ناموں کو سینٹرل زکوٰۃ ایڈمنسٹریشن روانہ کر دیا جائے جو بدترین چیز ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس ہدایت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اس لئے جاری کی گئی ہیں تاکہ سنیوں کے حلف نامے سرد خانے میں ڈال کر بے اثر کر دیئے جائیں۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان حلفیہ بیانوں کو فیڈرل شریعت کورٹ کے سامنے چیلنج کئے بغیر جوابدار نمبر ۱ نے خط منسلکہ A کی بنیاد پر عرض دار کے داخل کردہ حلفیہ بیان کو اپنے خط مورخہ ۵ ستمبر ۸۹ء منسلکہ (C) کے ذریعے اس بنا پر رد کر دیا کہ عرض دار ایک حنفی مسلم ہے خط منسلکہ A-2 کا منشأ صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ شیعہ اسماعیلیہ بوہرہ اور شیعہ داؤدی بوہرہ فرقوں کو بھی فقہ جعفریہ کے پیروکاروں میں شامل کر لیا جائے۔

- یہ بڑی تکلیف دہ بات ہے کہ ایک طرف اسلامک آئیڈیالوجی کونسل کے کہنے پر زکوٰۃ کٹوتی سے استثنیٰ کے سلسلے میں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے لئے زکوٰۃ عشر آرڈیننس میں یکساں قانون بنایا گیا اور دوسری طرف بڑی ہوشیاری سے خفیہ طور پر بغیر کسی ہچکچاہٹ کے شیعہ مسلمانوں کی طرف سے داخل کئے گئے اقرار نامے کو قبول کرنے کی انتظامی حکم نامے جاری کئے گئے جب کہ حنفی مسلمانوں کی طرف سے داخل کیا گیا اسی طرح کا اقرار نامہ مسترد کر دیا گیا جس سے سنی مسلمانوں کی جو اس ملک کی (تمام) کل آبادی کا (نوے) ۹۰ فیصد ہیں سخت دل آزاری ہوئی ہے اس دل آزاری اور آرڈیننس کے تحت زکوٰۃ وضع کرنے کے طریقے کار پر ملک کے اخبارات جن میں روزنامہ جنگ بھی شامل ہیں آواز اٹھائی گئی اور اداریئے لکھے گئے چنانچہ ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ نہ صرف زکوٰۃ وعشر آرڈیننس ۱۹۸۰ء کے قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی ہے بلکہ آئین کے تحت فراہم کئے گئے بنیادی حقوق کی بھی خلاف ورزی ہے۔

دفعہ نمبر ۳ : اغراض و مقاصد

- اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ختم نبوت و ناموسِ رسالت کا تحفظ کرنا۔
- ناموسِ اصحابِ رسولؐ و اہلبیتؓ رسولؐ اور مقامِ اصحابِ رسولؐ و اہلبیتِ رسولؐ کی اشاعت کے لیئے کوشش کرنا۔
- نظامِ خلافتِ راشدہ کے نفاذ کیلئے جدوجہد کرنا۔
- ردِّ رافضیت کے لئے کاروائی بھرپور عمل میں کرنا۔
- نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے روکنا۔
- شہری و ملکی سطح کے قومی مسائل میں دلچسپی لینا۔
- سُنّی مکاتبِ فکر کے اتحاد کی پرخلوص کوشش کرنا۔
- سُنّی مطالبات کو آئینی وقانونی حیثیت دلوانے کیلئے جدوجہد کرنا۔
- نئی نسل کو اولیاءاللہ کی روحانی اسلامی تعلیمات سے روشناس کروانا۔
- مذکورہ بالا مقاصد کو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے سرانجام دینا۔

سپاہ صحابہؓ پاکستان (رجسٹرڈ)

(اردو ترجمہ)

بحضور عدالت عالیہ سندھ کراچی'
دستوری عرضداشت نمبر ۱۹۹۰ء/۱۰۵-ڈی

(۱) آنسہ فرزانہ اشرف بنت محمد اشرف حسین مسلمہ بالغہ سکنہ P-۳ بلاک نمبر ۲ پی-ای-سی-ایچ-ایس کراچی نمبر ۲۹۔ (عرض دار)

—— بنام ——

(۱) نیشنل انوسٹمنٹ ٹرسٹ بذریعہ منیجنگ ڈائریکٹر بحیثیت ایک قانونی جماعت —— زیر انتظام وفاق پاکستان رجسٹرڈ دفتر نیشنل بنک بلڈنگ آئی-آئی چندریگر روڈ کراچی

(۲) نیشنل بنک آف پاکستان لمیٹڈ معرفت صدر بحیثیت ایک قانونی جماعت کے جو بلا واسطہ وفاق پاکستان کے زیر انتظام ہے اور جوابدار نمبرا' کے انتظام اور راہ عمل کی بحیثیت منیجنگ ٹرسٹی کے نگران ہے اور جس کا دفتر نیشنل بنک لمیٹڈ بلڈنگ آئی-آئی چندریگر روڈ کراچی میں واقع ہے۔

(۳) اسلامی جمہوریہ پاکستان معرفت سیکرٹری برائے وزارت مال اسلام آباد —— جوابدار

جمہوریہ اسلامیہ پاکستان کے دستور کی زیر دفعہ ۱۹۹ کے تحت عرضداشت

مذکورہ بالا عرضدار بڑے احترام کے ساتھ مندرجہ ذیل معروضات پیش کرتی ہے۔

حقائق

(۱) یہ کہ عرضدار نے جوبدار نمبرا سے ۱۶۷۲۰ این-آئی-یونٹ ۸۹.۵.۲۳ کو خریدے جن کے تصدیق ناموں کے نمبر ۰۰۰۲۲۲-۰۸۵۸-K ۰۶۳۱۵-H اور ۲۳۲۶۱-M ہیں جو نمبر (۲۲۵۳) ۱۵۷/ ۳/ ۳ کے تحت رجسٹرڈ کئے گئے ہیں۔

(۲) یہ کہ عرضدار نے مورخہ ۲۷ جون ۸۹ء کو جوابدار نمبرا' کے سامنے ایک اقرار نامہ (C-Z-۲۰) کی دفعہ (۱) کی ذیلی دفعہ (۳) کے تحت دیئے ہوئے پہلے قاعدے کے مطابق زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثناء کے لئے مقرر

کردہ طریقہ پر حلف شدہ تھا پیش کیا' اس کی ایک فوٹو کاپی بحیثیت (الف) منسلک ہے۔

(۳) مذکورہ بالا قانونی قاعدہ مندرجہ ذیل ہے ------

"بشرطیکہ جو شخص تخمینہ لگانے کی تاریخ سے تین ماہ قبل کے عرصہ میں (یا زکوۃ کی پہلی کٹوتی میں زکوۃ کی منہائی کی تاریخ سے تین ماہ قبل منہا کرنے والے ادارے یا عشر کے معاملہ میں لوکل کمیٹی کے پاس مقررہ فارم پر' ایک حلفیہ بیان جو اس نے کسی مجسٹریٹ' اوتھ کمشنر' نوٹری پبلک یا کسی دوسرے ایسے شخص کے سامنے جسے قسم لینے کا اختیار ہو دو گواہوں کی موجودگی میں دیا ہو جو اس کی شناخت کریں' اس بارے میں کہ وہ ایک مسلم ہے اور تسلیم شدہ فقہوں میں سے کسی ایک کا جس کا وہ حلف نامے میں اظہار کرے گا' ماننے والا ہے اور یہ کہ اس کا عقیدہ اور وہ فقہ اس کو پابند نہیں کرتا ہے کہ وہ کل زکوۃ یا عشر یا اس کا کوئی حصہ اس طریقے پر ادا کرے' جو اس آرڈیننس میں مذکورہ ہے' تو ایسے شخص کے اثاثوں یا پیداوار پر زکوۃ یا عشر کی لازمی کٹوتی نہیں کی جائے گی"

(۴) یہ کہ جوابدار نمبر۱ نے اپنے خط نمبر ۸۹(۴)I-S-D Z K T/۳ مورخہ ۳ جولائی ۸۹ء کے ذریعہ عرضدار کو مطلع کیا کہ چونکہ حلف نامہ زکوۃ کا تخمینہ لگانے کی تاریخ سے تیس دن پہلے مکمل نہیں کیا گیا تھا اس لئے عرض دار کا سرمایہ ۱۹۸۹ء کے لئے لازمی منہائی زکوۃ سے مستثنیٰ نشان زدہ نہیں کیا جا سکتا' جب کہ ۱۹۹۰ء کے لئے یہ لازمی منہائی زکوۃ سے مستثنیٰ حساب نشان زدہ کر دیا جائے گا۔ خط کی اصل بحیثیت (B) منسلک ہے۔

(۵) یہ کہ بعدہ جوابدار نمبر۱ نے اپنی رائے تبدیل کر دی اور عرضدار کو اپنے خط نمبر ۳ S-D/Z K T/-I مورخہ ۵ ستمبر ۸۹ء کے ذریعہ استثناء دینے سے اس بناء پر انکار کیا کہ عرضدار فقہ حنفیہ کا پیروکار ہے۔ مودبانہ گزارش ہے کہ جوابدار نمبر۱ کا انکار واضح طور پر فقہ حنفیہ کو اسلام کی ایک مسلمہ فقہ ماننے سے انکار ہے اصل خط بحیثیت (C) منسلک ہے۔

(۶) کہ بعدہ جوابدار نمبر۱ نے عرضدار کو اپنے مراسلہ مورخہ ۲۴ اگست ۸۹ء کی ایک فرد مہیا کی جو مندرجہ ذیل اردو بیان پر مشتمل ہے۔

"فقہ جعفریہ کے تحت یونٹ خریدار مجوزہ ڈیکلریشن (C Z -۵۰) مقررہ مدت یکم رمضان سے ۳۰ دن قبل تک این۔ آئی۔ ٹی کے دفاتر نیشنل بنک آف پاکستان (ٹرسٹی ڈیپارٹمنٹ) ہیڈ آفس کراچی کے پاس جمع کرا کر زکوۃ کی لازمی کٹوتی سے مستثنیٰ ہو سکتے ہیں' اصل مراسلہ بحیثیت (D) منسلک ہے۔

(۷) یہ کہ جوابدار نمبر۱ کا عرضدار کے سرمایہ این۔ آئی۔ ٹی کو غیر منہائی زکوۃ کا حساب نشان زدہ کرنے سے انکار جس کا مطلب عرضدار کو اس حق سے جو اس کو قانون نے عطا کیا ہے غیر قانونی اور بددیانتی پر مبنی' بنیاد پر

انکار کے مترادف ہے کہ فقہ حنفیہ کے ماننے والے مسلم اس کے حقدار نہیں ہیں کہ استثناء سے فائدہ اٹھائیں غالباً اس لئے کہ جوابدار نمبرا' کے نزدیک فقہ حنفیہ اسلام کی مسلم فقہ نہیں ہے' اس بات سے غیر مطمئن اور ستم زدہ ہو کر عرضدار بڑی لجاجت کے ساتھ مندرجہ ذیل دلائل کے ساتھ یہ عرضداشت پیش کرتی ہے!

دلائل

(۱) فقہ حنفیہ اسلام کی صرف چار مسلمہ فقہوں ۔ (فقہ 'حنفیہ 'شافعیہ 'مالکیہ اور حنبلیہ میں) سے ایک ہے جوابدار نمبرا' کا فقہ حنفیہ کو اسلام کی مسلمہ فقہ ماننے سے انکار غیر قانونی ہے' جو بد دیانتی پر مبنی اور مسلمانان پاکستان کے خلاف ایک سازش کا حصہ ہے۔

(۲) عرضدار کو قانون نے جو استثناء عطا کیا' جوابدار نمبرا کو اس کو دینے سے انکار غیر قانونی' بد دیانتی پر مبنی شرانگیز اور مذکورہ زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس کے صریح خلاف ہے۔

(۳) جوابدار نمبرا' نے جو بیان اپنے مراسلہ مورخہ ۲۴ اگست ۸۹ء کے ذریعہ جاری کیا ہے وہ بھی غیر قانونی غیر مجاز اور پر فریب ہے کیونکہ عرض دار کی بہترین معلومات اور یقین کی حد تک قانون میں فقہ جعفریہ کے بارے میں کوئی گنجائش نہیں ہے اور اس بیان کی وسیع تشہیر کا واحد مقصد' فقہ حنفی کو تسلیم کرنے سے انکار اور پاکستان کے شہریوں (این ۔ آئی ۔ ٹی ۔ یونٹوں کے خریداروں) کو یہ ترغیب دینا مقصود ہے کہ انہیں قانون زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے جو استثناء کا حق عطا کیا ہے اسے وہ فقہ جعفریہ کا پیروکار ہونے کا جھوٹا حلف نامہ داخل کر کے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

التجا

اس لئے عاجزانہ التجا ہے کہ معزز عدالت اس عرضداشت کو قبول فرمائے اور فریقین کو سماعت کرنے کے بعد اعلان کرے کہ

(۱) فقہ حنفیہ اسلام کی صرف چار مسلمہ فقہوں میں سے' ایک ہے اور اس کے ماننے والے اس استثناء سے جو زکوٰۃ و عشر کی دفعہ نمبرا کی ذیلی دفعہ نمبر ۳ کے پہلے قاعدے کے تحت عطاء کی گئی ہے' محروم نہیں ہیں۔

(۲) اعلان کرے کہ زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس مجریہ ۱۹۸۰ء کے تحت تمام نماد فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کو خصوصی طور پر کوئی استثناء عطا نہیں کیا گیا اور جوابدار نمبرا کا بیان جو اس کے مذکورہ مراسلے میں ہے غیر مجاز اور

دھوکہ دہی پر مبنی ہے۔

(۳) تحکمانہ حکم کے ذریعہ جوابداران کو اجتماعی و انفرادی طور پر ہدایت کی جائے کہ وہ عرض دار کے اقرار نامہ کو تسلیم کریں اور اس کے این۔ آئی۔ٹی یونٹ سرمایہ کو لازمی منہائی زکوٰۃ سے مستثنیٰ حساب نشان زد کریں۔

(۴) کوئی دوسری اعانت یا اعانتیں جو عدالت عالیہ مقدمہ کے حالات کے تحت درست یا مناسب سمجھے عطا فرمائی جائے۔

دستخط

عرض دار

(بسلسلہ دستاویزات)

(الف) اقرار نامہ کی فوٹو کاپی۔

(ب) جواب دار نمبر۱ کا اصل خط مورخہ ۳ جولائی ۱۹۸۹ء

(ج) جوابدار نمبر۱ کا اصل خط مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۸۹ء

(د) اصل مراسلہ مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۸۹ء جوابدار نمبر۱ نے جاری کیا

سروسز کے لئے فریقین کے پتے:۔ وہی ہیں جو اوپر عنوان میں درج ہیں

عرضدار کے وکیل کا پتہ:۔ محمد اثر حسین ایڈوکیٹ P/۳ بلاک نمبر۲

پی۔ای۔سی۔ایچ ایس کراچی

(اردو ترجمہ)

بحضور عدالت عالیہ سندھ کراچی
دستوری عرضداشت نمبرڈی ۱۰۸ برائے سال ۹۰ء

مس فرزانہ اثر (عرض دار)

بنام

نیشنل انوسٹمنٹ ٹرسٹ وغیرہ (جوابداراں)

عرض گزار کے وکیل کی گزارشات

عرض گزار کا وکیل بڑے ادب کے ساتھ فقہ حنفیہ سے اور فقہ جعفریہ کی مستند کتاب اصول کافی میں سے عرض گزار کے موقف کی تائید میں عرض کرتا ہے کہ

(الف) زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس مجریہ ۱۹۸۰ء کی رو سے حکومت پاکستان کو کوئی اختیار نہیں ہے کہ وہ فیصلہ کرے یا اعلان کرے کہ اسلام کی تسلیم شدہ فقہ کون کون سی ہیں یہ کام صرف علماء امت کا ہے یا پھر پاکستان کی وفاقی شرعی عدالت کو یہ اختیار حاصل ہے' اس لئے حکومت پاکستان کا یہ اعلامیہ کہ فقہ جعفریہ اسلام کی ایک مستند فقہ ہے اور یہ کہ زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ کے لئے فقہ جعفریہ کے ماننے والوں بشمول شیعہ اسماعیلی' شیعہ بوہری اور شیعہ اثنا عشری' بلا قانونی اختیار کے ہے۔ کیونکہ نام نہاد فقہ جعفریہ اسلام کی کوئی تسلیم شدہ فقہ نہیں ہے۔ اسلام کی تسلیم شدہ فقہ صرف چار ہیں' یعنی فقہ حنفی' مالکی' شافعی اور حنبلی۔

(ب) "فقہ" اسلامی اصول قانون کی ایک فنی اصطلاح ہے جس کا ایک خاص مفہوم ہے' فقہ ان باقاعدہ مرتب کردہ قانون اسلام کی ذیلی قانون سازی ہے' جو قرآن پاک کی مقرر کردہ حدود اللہ کے اندر اور اللہ تعالیٰ کے قرآن پاک کی شکل میں نازل کردہ کلام الٰہی کی ان تشریحات کے عین مطابق ہو' جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے اپنے قول یا فعل سے امت کو مرحمت فرمائی ہیں، کوئی قانون سازی جو کسی بڑے سے بڑے شخص نے کی ہو اگر قرآن اور سنت کے خلاف ہے یا اس سے مطابقت کلیہ نہیں رکھتی تو وہ غیر اسلامی ہوگی۔ اس طرح اگر کوئی شخص کسی "فقہ ہنومان" کا پیروکار ہونے کا دعوی کرتا ہے جس کی بنیاد "گیتا" یا "رامائن" پر ہو وہ اسلامی فقہ نہ ہوگی، یا اسی طرح اگر کوئی شخص فقہ موسوی یا فقہ عیسوی کا پیروکار ہونے کا دعوی کرتا ہے جس کی بنیاد ان احکامات پر ہو جو توریت یا انجیل میں مقرر کئے گئے تھے وہ بھی اسلامی فقہ نہ ہوگی حالانکہ تورات و انجیل کے احکامات بھی فرمان الٰہی ہیں، لیکن منسوخ شدہ۔

(ج) سب سے پہلے اصطلاح فقہ جعفریہ ہی گمراہ کن ہے اس سے یہ تصور پیدا ہوتا ہے کہ گویا حضرت جعفر نے اسلامی قوانین کی کوئی ذیلی قانون سازی کی تھی۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ آپ نے اسلام کی ذیلی قانون سازی کا ایک چھوٹا سا کتابچہ بھی مرتب نہیں کیا، تمام کی تمام فقہ جعفریہ کا محور وہ تحقیقی کام ہے، جو ایک شخص مسمیٰ شیخ محمد بن یعقوب الکلینی نے جو خود ۳۵۰ھ (تین سو پچاس) میں پیدا ہوا تھا، کیا تھا، جب کہ حضرت جعفر کا انتقال ۱۴۸ ہجری، میں ہو گیا تھا۔ فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کے نزدیک یہ کتاب (اصول کافی) احادیث کی اولین اور بنیادی کتاب ہے کراچی سے شمیم بکڈپو کی چھاپی ہوئی اصول کافی کی جلد اول سے چند صفحات مقدمہ (صفحہ ۱۰) اور پیش لفظ (صفحہ ۴۰)، جو اس کتاب کی اس طباعت سے جو رسالہ نور میں اور پھر کتابی شکل میں اس سے بہت پہلے چھپ چکی ہے اور جس میں مرتب کرنے والے کا نام ابو جعفر بن یعقوب کلینی الرازی بتایا گیا ہے منسلک ہیں فقہ جعفریہ کی حقیقی بنیاد یہ کتاب ہے۔

(د) ان صفحات کے مندرجات کے مطابق یہ حدیث چاردہ معصومین کے اپنے اقوال ہیں اور یہ کہ صرف قرآن امت کے لئے ناکافی ہے، جب تک کہ ہر زمانہ میں ایک زندہ اور معصوم (گناہ کرنے کی طاقت سے محروم) ہستی موجود نہ ہو، جب کہ اسلام کے مسلمہ اور طے شدہ اصولوں کے مطابق صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی آخری شارح قرآن پاک تھے، کیونکہ آپ نے جو کچھ فرمایا وہ خود اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں تھا اور آپ نے اسلام کے بارے میں اپنی خواہش نفس ذاتی سوچ و تصور یا اندازے کے مطابق کچھ نہیں کہا۔

اصول کافی میں ایسی ہر نام نہاد حدیث کو اصول کا عنوان دیا گیا ہے حالانکہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کے ساتھ دوسروں کے اقوال حتی کہ لقمان کے نام سے (صفحہ ۳۷) اور "راوی" کے نام سے بھی شامل ہیں یہ پتہ نہیں چلتا کہ لقمان نام کا بھی کوئی چودہ معصومین میں سے تھا یا نہیں۔

شیعہ اثنا عشری یہ خصوصیت جو صرف نبی یا رسول کی ہوتی ہے صرف چودہ اماموں تک محدود کرتے ہیں، جب کہ اسماعیلی امامت کا عقیدہ ہر زمانے کے حاضر امام تک حتی کہ آج کے حاضر امام تک دراز کرتے ہیں، اس

طرح خود فقہ جعفریہ کا فلسفہ تضاد کا شکار ہے کیونکہ اصول کافی کی مندرجات کے مطابق امام نبی کے برابر ہے علم میں اور بوجہ نزول کلام الہی (بلا واسطہ فرشتوں کے یا بواسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 'پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سلسلے وار بتدریج سینئر اماموں کے ذریعہ) اور اس طرح ہر امام کے اقوال اللہ تعالی کی ہدایت ہیں اور اس طرح یہ اسلام کی بنیادی قوانین بن جاتی ہے اور اسلامی اصول قانون سازی

Islamic Jurisprudence کے مطابق اس کو کسی طرح بھی فقہ کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ اس حقیقت کی فقہ جعفریہ کے اس بنیادی اصول سے مزید تصدیق ہوتی ہے کہ مردہ امام کی اتباع جائز نہیں اور ہر بعد میں آنے والا امام پہلے امام کا ناسخ ہے یعنی وہ امام سابق کے مقرر کردہ اصول و قوانین کو منسوخ معطل اور اس میں ترمیم کرنے کا مجاز ہے۔ فقہ جعفریہ کے مطابق اس نظام کے لئے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اکیلی کافی بنیاد نہیں ہیں۔ اصول کافی کے ان صفحات کی فوٹو سٹیٹ منسلک ہیں جس میں مندرجہ بالا قوانین درج ہیں۔

بالکل اسی طرح فقہ جعفریہ کے مطابق اسلامی فن قانون Islamic Jurisprudance کی فنی اصطلاح سنت بھی صرف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال تک محدود نہیں ہے بلکہ اثنا عشریوں نے اس کا دائرہ چاردہ معصومین تک بڑھا دیا ہے' جب کہ اسماعیلی فرقے میں حاضر امام تک وسیع ہے۔ اس طرح یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ فقہ جعفریہ کے قوانین کی بنیاد نہ تو قرآن پاک پر ہے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر۔

(ہ) نہ صرف یہ بلکہ فقہ جعفریہ کی بنیاد قرآن پاک پر بھی نہیں ہے' کس طرح؟

اصول کافی کہتی ہے کہ تمام کی تمام وحی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کی تھی۔ صفحات ۳۳' ۳۹' ۲۰۹' ۲۸۳' ۲۸۴' وغیرہ اور اس طرح اصلی اور مکمل قرآن پاک فقہ جعفریہ کے مطابق صرف حضرت علیؓ کے پاس تھا اور کسی کے پاس نہیں تھا۔ جس کو وہ صرف ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں عوام کے سامنے لائے' لیکن فقہ جعفریہ کے عقیدے کے مطابق اس میں انصار و مہاجرین کی بد اعمالیوں کے تذکرے موجود تھے' اس لئے اصحاب کبار نے بشمول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کو ماننے سے انکار کر دیا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ' اپنے اس مصحف کو یہ کہتے ہوئے واپس لے گئے کہ وہ لوگ اب اس مصحف کی کبھی زیارت نہ کر سکیں گے اور اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو چھپا کر رکھا اور بڑی راز داری کے ساتھ یہ ایک امام سے دوسرے امام کے ذریعہ چلتا ہوا آخری امام تک پہنچا جو اس کو یہ کہتے ہوئے غار میں لے کر چھپ گئے کہ اب یہ عوام کے سامنے صرف اس وقت آئے گا جب وہ غیبت کبری سے واپس ظاہر ہوں گے' اس طرح فقہ جعفریہ کی خود کے بیان کے مطابق مصحف علیؓ پر بھی بنیاد نہیں ہے۔ فقہ

جعفریہ کے مطابق رائج الوقت تیس پاروں کا قرآن پاک (جو کہ پوری امت مسلمہ کے عقیدے کے مطابق ایک حرف کی بھی کمی بیشی یا تغیر و تبدیلی سے محفوظ و مکمل قرآن پاک ہے جیسا کہ اللہ تبارک تعالی نے نازل فرمایا تھا) اصلی قرآن نہیں ہے' فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کے نزدیک اصلی قرآن دو ہیں ایک مصحف علی جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم املا کرایا کرتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تحریر کیا۔ (صفحہ ۲۱ سے ۲۹ تک) اور دوسرا وحی الٰہی کا وہ مجموعہ جو فقہ جعفریہ کے مطابق حضرت جبریل علیہ السلام حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آتے تھے اور اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ ضبط تحریر میں لاتے تھے' صفحات ۲۲' ۲۸۳' ۲۹۳' ۲۹۳' ۲۹۷' وغیرہ۔ اس نظریہ کے لازمی نتیجہ کے طور پر اصول کافی میں اماموں نے یہ قانون وضع کیا' جو اس عقیدے کے ماننے والوں کے مطابق اللہ تعالی کی بلاواسطہ وحی کی بناء پر ہے "کہ موجودہ قرآن نامکمل' تحریف شدہ' کمی بیشی کیا ہوا ہے صفحہ ۵۰۱' تا ۵۰۲ وغیرہ۔ اس طرح مزید کسی ثبوت کی ضرورت باقی نہیں رہتی کہ فقہ جعفریہ کے قوانین کی بنیاد اس قرآن پاک پر نہیں ہے' جس کو اسلامی دنیا مکمل کلام الٰہی' ہر قسم کی تحریف و کمی بیشی سے مبرا یقین کرتی ہے' اس طرح پوری امت مسلمہ کے عقیدے' فیصلوں اور یقین کے مطابق نام نہاد فقہ جعفریہ کی بنیاد نہ قرآن پر ہے نہ سنت پر ہے۔ پھر یہ کسی بھی مذہب کی فقہ ہو سکتی ہے مگر اسلام کی نہیں۔

(د) فقہ جعفریہ کی اس بنیادی اور اہم کتاب کے مطابق اسلام کے اصول یہ ہیں!

ا۔ مذہب کا چھپانا

"کتمان" یا یوں کہئے کہ اس فقہ کا یہ بنیادی تقاضا ہے کہ اس کے اصول قوانین اور کتابیں وغیرہ عوام پر اور خاص طور سے غیر شیعہ پر ظاہر نہ کی جائیں (صفحہ ۲۳۹ تا ۲۳۸ جلد دوئم) اب اس چھپانے میں یہ دقت تھی کہ غیر شیعہ کے سامنے کچھ بات تو بنانا پڑتی کیونکہ ایسے عمل کر تو یہ کہنا ممکن نہ تھا کہ ان سے اسلام چھپایا جا رہا تھا کیونکہ یہ صرف شیعوں کے لئے مخصوص ہے اس دشواری سے نمٹنے کے لئے اماموں نے بحوالہ فقہ جعفریہ' اپنے معتقدین کو نہ صرف اجازت دی کہ تقیہ کر کے جھوٹ بول سکتے ہیں بلکہ اصول کافی میں یہ کہا گیا ہے کہ خود امام تقیہ کر کے عوام سے جھوٹ بولتے رہے ہیں (نعوذ باللہ) اور یہ کہ اللہ تعالی کو تقیہ تمام باتوں سے زیادہ پسند ہے (صفحہ ۲۳۰ اور ۲۳۸ جلد دوئم)

کتمان اور تقیہ کے دو بنیادی اصولوں کے باعث تمام اسلامی دنیا (سوائے فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کے) اس فقہ کی کتابوں' اصول اور عقائد سے ناواقف رہی اور اب بھی ایک عام آدمی کے لئے اس فقہ کی کتب کا حصول اور اس کے بنیادی عقائد کی معلومات حاصل کرنا ناممکن ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس فقہ کے ماننے والے اسلام کا ایک فرقہ تصور کئے جاتے ہیں' جب کہ اسلام کے بنیادی اصولوں کے برعکس اس فقہ کے اصول

یہ ہیں۔

۲۔ تبرا

تمام اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام تراشیاں اور ان کو گالیاں دینا' یہاں تک کہ اصول کافی کی نام نہاد احادیث جن کے آسمانی ہونے کا دعوی کیا جاتا ہے' اس میں یہ جملے ہیں

(۱) "اللہ لعنت کرے ابو حنیفہ پر" (نعوذ باللہ)

(۲) (اصل کتاب سے مراد ہیں امیر المومنین اور ائمہ اور باقی متشابہات ہیں فرمایا ان سے مراد ہیں فلاں۔فلاں۔فلاں)' (نوٹ) "پرانی کتابوں میں فلاں فلاں اور فلاں کی جگہ حضرت ابوبکر صدیق' حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان" (رضی اللہ عنہ) کے نام چھپے ہوئے ہیں"

(۳) جو لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے پھر ایمان لائے پھر کفر میں ترقی کی تو ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی' حضرت جعفر صادق نے فرمایا یہ آیت فلاں فلاں کے بارے میں نازل ہوئے ہے نوٹ حسب اوپر ہے (صفحہ ۵۷۳ اور اسی طرح کی نام نہاد احادیث صفحہ ۵۶۵۔ ۵۷۳۔ ۵۷۹' وغیرہ پر)

(۴) تمام غیر شیعہ کافر اور مشرک ہیں فقہ جعفریہ کے ماننے والے نہ صرف یہ کہ مسلم بلکہ مومن ہیں جب کہ بقیہ تمام اسلامی دنیا کفار اور مشرکین کا مجموعہ ہے حتی کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی فقہ جعفریہ کا عقیدہ یہ ہے کہ تمام صحابہ سوائے چند ایک کے مرتد ہو گئے تھے۔ فقہ جعفریہ کے مطابق زکوۃ صرف ایک مومن کو دی جاتی ہے اور صرف فقہ جعفریہ کے ماننے والے مومن ہیں اس لئے اگر کسی غیر شیعہ کو زکوہ دی جائے تو ادا نہ ہوگی' حدیث کے بارے میں فقہ جعفریہ کا یہ اصول ہے کہ صرف وہی حدیث معتبر ہے جس کے تمام راوی نہ صرف شیعہ بلکہ اثنا عشری ہوں (یہ اصول ایسے وقت میں وضع کیا گیا جب کہ اثنا عشری فرقہ وجود میں بھی نہ آیا تھا) (نئی چھپی ہوئی کتاب کا صفحہ ۱۷)

(۵) یہ عقیدہ کہ اللہ تعالی سے بھی بھول ہوتی ہے اور وہ بھی غلطی کرتا ہے "بدا" (العیاذ باللہ)

(۶) غیر شیعہ سے اپنا مذہب چھپانے کے لئے جھوٹی باتیں بنانا

(۵) دہشت گردی

دوسرے فرقے کے لوگوں کو دھوکہ سے قتل کرنا' امام حسن بن صباح کو اسی فرض مذہبی کا بانی تسلیم کیا جاتا ہے۔

۶:۔ مندرجہ بالا حقائق کے بعد یہ بتانے کی ضرورت باقی نہیں رہتی کہ فقہ جعفریہ ایسی قوانین و اصول کا مجموعہ ہے' جس کے اسلامی ہونے کا دعوی تو کیا جاتا ہے' لیکن قرآن و سنت کی اس تعریف کے مطابق نہیں ہیں

جو کہ پوری اسلامی دنیا نے متعین کی ہے اور اس لئے وہ اسلام کی تسلیم شدہ فقہ نہیں کہی جا سکتی اور حکومت کے افسران نے نہ صرف یہ کیا کہ غیر قانونی کام کیا ہے بلکہ بددیانتی سے اور شرارتاً ایسا کیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ انہوں نے کوئی عوامی اطلاع نامہ Public Notificiton جاری نہیں کیا بلکہ یہاں بھی کتمان اور تقیہ کے اصول کے مطابق رازدارانہ ہدایات اور خفیہ مراسلہ جاری کیا جو ہمیشہ عوام کی پہنچ اور معلومات سے دور رکھا گیا' عرض دار کا زیر دستخطی وکیل اپنی تمام تر کدو کاوش کے باوجود اسے حاصل نہ کر سکا اور یہ صرف اس وقت منظر عام پر آیا جب اس مقدمہ میں اسے عدالت عالیہ کے سامنے پیش کرنا پڑا۔ حکومت کی اس ہدایات سے کہ فقہ جعفریہ کے ماننے والے جو حلف نامہ داخل کرتے ہیں استثنیٰ سے مستفید ہونے دیا جائے اور دوسرے فقہوں کے ماننے والوں کے حلف نامے زکوٰۃ انتظامیہ کو بھیج دیئے جائیں (ظاہراً اس لئے کہ اس کو سرد خانے میں ڈال دیا جائے) بھی ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کے مسلمانوں کے خلاف ایک منظم سازش کی گئی ہے۔ کیونکہ حکومتی اداروں اور بینکوں کے افسران بڑی فراخدلی سے فقہ جعفریہ سے غیر وابستہ لوگوں کو یہ مشورہ دیتے تھے کہ وہ یہ اعلان کر کے کہ وہ فقہ جعفریہ کے ماننے والے ہیں جھوٹے حلف نامے داخل کریں اور زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے بچ جائے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پوری معلومات رکھنے والے ذرائع کے مطابق ۱۹۸۸ء میں زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثناء کے لئے جتنے حلف نامے داخل کیے گئے تھے اس میں صرف دس فیصد فقہ جعفریہ کے حقیقی ماننے والوں کے ہیں' حکومت کے کسی بھی افسر نے بشمول جوابداران (Respondants) کوئی ایک حلف نامہ بھی زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس مجریہ ۱۹۸۰ء کی دفعہ (۱) کی ذیلی دفعہ ۳ الف A - ۳ کے مندرجات کے مطابق فیڈرل شریعت کورٹ میں چیلنج نہیں کیا۔ عرض گزار کے زیر دستخطی وکیل کو خود بھی این۔ آئی۔ ٹی اور حبیب بنک جہاں اس کا اکاؤنٹ ہے کے افسران نے مشورہ دیا تھا کہ وہ جھوٹا حلف نامہ داخل کر دے اور یقین دلایا تھا کہ حکومت کی پالیسی کے مطابق کوئی حلف نامہ جو فقہ جعفریہ ماننے کی بنیاد پر داخل کیا جائے گا' چیلنج نہیں کیا جائے گا' لیکن جب اس نے اپنا دین بدلنے سے انکار کر دیا اور حبیب بنک' کے۔ایم۔سی برانچ میں فقہ حنفیہ کا پیروکار ہونے کی بنیاد پر حلف نامہ داخل کر کے زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ کا مطالبہ کیا تو وہ قبول نہیں کیا گیا۔

جوابدار (Respondandts) کا عرض دار (Petitioner) کے حلف نامہ کو قبول کرنے سے انکار اور اسی طرح فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کو من حیثیت الفرقہ زکاۃ کی لازمی کٹوتی سے مستثنیٰ کرنا غیر قانونی اور بلا قانونی جواز کے ہے' جیسا کہ اس عدالت عالیہ کے روبرو تفصیل سے بیان کیا جا چکا ہے' قانونی شق کی عبارت بہت واضح اور غیر مبہم ہے' مقننہ کی خواہش خوب واضح ہے کہ اسلام کی تمام مسلمہ فقہوں کے ماننے والوں کو استثنیٰ کا فائدہ دیا جائے۔ فقہ حنفیہ کے ماننے والوں کو اس استثناء کا فائدہ دینے سے انکار ایک اور سازش ہے

تاکہ مسلمانوں کے ذہن میں یہ تصور پیدا کیا جائے کہ فقہ حنفیہ اسلام کی مسلمہ فقہ نہیں ہے اور اسلام کی مسلمہ فقہ صرف فقہ جعفریہ ہے' اگر مقننہ کی خواہش ہوتی کہ زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ صرف فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کو دیا جائے تو وہ صرف ایک بہت سادہ سے استثناء کا اضافہ کرتا کہ "فقہ جعفریہ کے ماننے والے زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے مستثنیٰ ہونگے" جیسا کہ غیر مسلموں کے بارے میں کہا گیا ہے۔

فقہ حنفیہ اور عرضدار

(Petitioner) کا اس کے عقیدے کے مطابق زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی کا پابند ہونا' بہت ادب کے ساتھ گزارش ہے کہ قانون کے مندرجات کے تحت زکوٰۃ کاٹنے والے کسی ادارے کو یہ اختیار نہیں کہ وہ کسی حلف نامے کے بارے میں سوال اٹھائے یا استثنیٰ کے لئے مطالبہ کرنے والے درخواست گزار کو مستثنیٰ کرنے سے انکار کرے' جو بھی قانونی اختیار اس بارے میں دیا گیا ہے وہ عمومی انداز کا ہے کہ کوئی بھی شخص کسی مخصی حلف نامے (بیان حلفی) کو فیڈرل شریعت کورٹ کے سامنے آرڈر کی دفعہ (ا) کی ذیلی دفعہ ۳-الف (3-A) کے تحت چیلنج کر سکتا ہے' لیکن اس عدالت عالیہ کی ہدایت اور خواہش کے تحت اس مسئلہ پر کہ فقہ حنفیہ اور عرضدار کے عقیدے کے مطابق حکومت کے نافذ کردہ نظام زکوٰۃ میں عرض دار اس بات کا پابند نہیں ہے کہ اس نظام میں زکوٰۃ ادا کرے گزارشات پیش خدمت ہیں۔

(ا) فقہ حنفیہ کے مطابق زکوٰۃ کی دو بڑی قسمیں ہیں ایک وہ جو اموال ظاہرہ پر اور دوسری اموال باطنہ پر جیسے سونا چاندی اور دولت کی دوسری دوسری قسمیں جو آسانی کے ساتھ دوسروں سے چھپائی جاسکیں۔ جبراً زکوٰۃ صرف امام عادل وصول کر سکتا ہے اور وہ بھی اموال ظاہرہ پر' امام عادل کو بھی اسلام نے اس کا مجاز نہیں بنایا کہ اموال باطنہ کی زکوٰۃ زبردستی وصول کرے۔

(۲) پاکستان کی حکومت صالح حکومت نہیں کہی جاسکتی' ایک اسلامی مملکت اور اسلامی حکومت میں کوئی بھی غیر منتظم مقرر نہیں کیا جاسکتا' کسی بھی اہم عہدے پر عموماً اور زکوٰۃ کے نظم میں خصوصاً اسلامی ریاست کا یہ بنیادی تصور ہے کہ تمام غیر مسلموں کے سامنے اسلام پیش کیا جائے گا کہ وہ اسے قبول کریں او جو اسلام قبول کرلیں گے وہ مسلم بھائی بن جائیں گے اور جو قبول اسلام سے انکار کرے گے ان سے مطالبہ کیا جائے گا کہ اسلامی ریاست سے نکل کر کسی دوسری جگہ جابسیں جو یہ چاہیں گے کہ غیر مسلم رہتے ہوئے اسلامی ریاست میں قیام کریں ان سے یہ عہد لیا جائے گا کہ وہ ریاست کے تمام قوانین کی پابندی کریں گے (پبلک لاء کی)۔ اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ نہیں کریں گے' کسی مسلم کو مرتد بنانے کی کوشش نہیں کریں گے' کسی شخص کو قبول اسلام سے نہیں روکیں گے اور اس پر تیار ہونگے کہ ریاست جو ان کے تحفظ نگہداشت اور آزادی کا ذمہ سنبھالے گی اس

کے عوض جزیہ ادا کریں گے تب انہیں اسلامی ریاست میں بحیثیت ذمی کے رہنے کی اجازت دی جائے گی نہ کہ بحیثیت اسلامی ریاست کے ایک مکمل شہری کے اور اس طرح ذمی کو کسی اسلامی ریاست کے نظم و نسق میں حصہ لینے کا کوئی حق نہیں ہوگا۔ لیکن پاکستان میں حکومت اور اس کے ذیلی اداروں میں غیر مسلم اعلیٰ انتظامی عہدوں پر متمکن ہیں' اس طرح سے یہ حکومت اس بات کی مجاز نہیں کہ مسلمانوں سے اموال ظاہرہ کی زکوٰۃ بھی وصول کرے۔

(۳) پاکستان نہ تو مسلم ریاست ہے نہ مملکت:۔

مسلم ریاست وہ ہوتی ہے جہاں قانون کا اعلیٰ ترین سرچشمہ قرآن و سنت ہو اس بناء پر کہ وہ اللہ تعالیٰ کا حکم نامہ ہے نہ کہ عوام الناس کی عطا کردہ اجازت کے تحت' پاکستان میں قرآن و سنت قانون کا اعلیٰ ترین سرچشمہ نہیں ہے بلکہ انسان کا بنایا ہوا دستور اعلیٰ قانون ہے (Suparem Source of law) قانونی عدالتیں دستوری شقوں کی صرف تشریح کر سکتی ہیں' لیکن ملک کی اعلیٰ ترین عدالت تک بھی دستور کے مندرجات کو چاہئے وہ سراسر کھلم کھلا قرآن اور سنت کے خلاف ہو تو ختم کر سکتی ہے نہ غیر قانونی قرار دے سکتی ہے' کیونکہ جج کا خود اپنا وجود دستور کے تحت ہے اور اس کو اختیارات اس کے تحت حاصل ہوتے ہیں' جب کہ دوسری طرف شریعت اسلامی کا کوئی بھی قانون اگر دستور سے مطابقت نہیں رکھتا یا دستور اس کی اجازت نہیں دیتا تو کوئی جج چاہئے کتنا ہی اعلیٰ ترین ہو اس کو نافذ نہیں کر سکتا' ہماری عدالتیں اسلامی قوانین پر عمل درآمد کی اسی حد تک مجاز ہیں' جتنا پاکستان کے عوام نے' بشمول غیر مسلمین' اپنے منتخب نمائندوں کے ذریعہ یا خود ساختہ نمائندوں نے اجازت دی ہو' لیکن اس سے آگے نہیں' اس سے صاف ظاہر ہے کہ پاکستان میں قرآن و سنت انسان کے بنائے ہوئے دستور کے ماتحت ہے' ایسے ملک کی حکومت قرآن و سنت کے مطابق وصولی زکوٰۃ کا کوئی اختیار نہیں رکھتی اور اگر بزور قوت زکوٰۃ وصول کرتی ہے تو یہ ایک قسم کا ٹیکس ہوگا اور صاحب نصاب کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی' اس بارے میں بڑے ادب کے ساتھ گزارش ہے کہ ہمارے دستور کی دفعہ ۲۲۷' مندرجات کہ: "تمام موجودہ قوانین کو اسلام کے احکامات جیسا کہ قرآن و سنت میں وضع کئے گئے ہیں کے مطابق بنایا جائے گا"۔ آرٹیکل نمبر ۲ کے مندرجات "کہ اسلام پاکستان کی مملکت کا دین ہوگا"۔ اس تشریح کے اضافہ کے بعد کہ "قرآن اور سنت کا وہ مطلب ہوگا جو ہر ایک فرقہ مراد لے" غیر اسلامی ہو چکے ہیں اور اپنی تمام افادیت کھو چکے ہیں۔

یہ تشریح بھی اسی طرح شر انگیز ہے جس طرح زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس کا زیر بحث استثنائی اندراج' اسلام میں فرقہ Sect اور فرقہ اور فرقہ در فرقہ (Sub Sect) کے وجود کا تسلیم کرلینا اور فرقوں بندیوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہی قرآن و سنت سے کھلی بغاوت ہے اور جیسا کہ پہلے تفصیل سے

بیان کیا گیا' اس سے فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کو بڑے اختیارات حاصل ہو جاتے ہیں کہ وہ قرآن پاک کے اس نسخہ کو رد کریں اور انکار کریں 'جو قرآن مکمل صحیح اور غیر تحریف شدہ کلام الہی کی حیثیت سے تسلیم کیا جاتا ہے اور اس پر ایمان رکھا جاتا ہے اور جسے وہ اپنی نجی گفتگو میں "عثمانی قرآن کے نام سے یاد کرتے ہیں" - اس طرح ان کے اس عقیدے کے مطابق کہ صرف خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال سنت نہیں بلکہ چودہ اماموں کا اور کچھ کے نزدیک حاضر امام تک قول و فعل "سنت ہے" اس طرح خود دستور میں دو متضاد مذہبوں کو اور عقائد کو پاکستان میں رائج کرنے کی کوشش کی گئی ہے اس طرح اسلام کے متعلق مندرجات مسلم عوام کو فریب دینے کے لئے ایک دھوکے کی ٹٹی بنائی گئی ہے۔

(۳) اس کے علاوہ دوسری وجوہات بھی ہیں مثلاً (الف) این - آئی - ٹی ایک امانت دار ہے اور اس کا زکوٰۃ وضع کرنا اور زکوٰۃ کے ادارے کو دینا امانت میں خیانت ہے نہ کہ وضع زکوٰۃ

(ب) بنک وغیرہ کے پاس جمع شدہ رقم اموال باطنہ ہیں اور ان جمع کردہ رقوم پر زبردستی زکوٰۃ نہیں وصول کی جاسکتی

(ج) زکوٰۃ میں وصول شدہ رقم ان مدات و مصارف میں خرچ کی جاتی ہے 'جس کی اسلام نے اجازت نہیں دی اور اسماعیلیوں تک کو اس فنڈ سے دیا جاتا ہے جب کہ وہ زکوٰۃ نہیں دیتے اور اسی طرح فقہ جعفریہ کے ماننے والے جو ایک طرف زکوٰۃ سے استثنیٰ حاصل کرتے ہیں تاکہ ان کی زکوٰۃ کسی غیر شیعہ کو نہ چلی جائے اور دوسری طرف نہ صرف یہ کہ زکوٰۃ کے نظام میں شریک ہیں بلکہ زکوٰۃ وصول کرتے اور دوسرے فوائد حاصل کرتے ہیں۔

(د) عمال زکوٰۃ کو زکوٰۃ فنڈ میں سے فقراء کی طرف صرف ادائیگی کرنے کی اجازت ہے 'جس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں صرف گزارہ بھر کی رقم دی جانی چاہئے 'لیکن موجودہ نظام میں ان کو بڑی بڑی تنخواہیں 'الاؤنس 'ایڈوانس اور دیگر اضافی فوائد بالکل اسی طرح ملتے ہیں جس طرح دوسرے سرکاری افسران کو 'زکوٰۃ فنڈ جو مساکین کا حق ہے اس کا یہ انتہائی غلط و ناجائز استعمال ہے۔

(و) زکوٰۃ فنڈ بڑی بے دردی سے دفاتر کی سجاوٹ بناوٹ اور سامان تعیش کی فراہمی میں استعمال کیا جاتا ہے اور حکومت کے ہاتھوں اس کے غلط استعمال اور اس میں خرد برد کے واقعات روز مرہ منظر عام پر آتے رہتے ہیں - مندرجہ بالا اور دیگر نکات پر فقہ حنفیہ کی کتب سے ماخوذ تفصیلی حوالاجات (منسلکہ) اور عرض دار کے عقیدے کے مطابق اس کو یقین ہے کہ وہ فقہ حنفیہ کے مطابق اس بات کا پابند نہیں کہ زکوٰۃ فنڈ جو حکومت نے قائم کیا ہے اس میں زکوٰۃ ادا کرے۔ محمد اثر حسین ایڈوکیٹ وکیل برائے عرض دار فون نمبر [illegible]

کراچی مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۹۰ء

"عدالت عالیہ کے فیصلہ کے مکمل متن کا اردو ترجمہ"

عدالت عالیہ سندھ کراچی
آئینی درخواست ۹۰ء/۱۰۸-ڈی

آنسہ فرزانہ اثر (درخواست گزار)

بنام

۱۔ میسرز نیشنل انوسٹمنٹ ٹرسٹ
میسرز نیشنل بینک آف پاکستان
اسلامی جمہوریہ پاکستان بتوسط سیکرٹری وزارت مالیات اسلام آباد مدعا علیہان

فیصلہ کی تاریخ=۲۱ مارچ ۹۰ء
وکیل برائے درخواست گزار=محمد اثر حسین ایڈووکیٹ
"مدعا علیہان=(۱) اختر مسعود ایڈووکیٹ '(۲) سلطان احمد شیخ ایڈووکیٹ
(۳) نعیم الرحمان اسٹینڈنگ کونسل برائے ڈپٹی اٹارنی جنرل"

فیصلہ

مسٹر جسٹس سید عبدالرحمان=مسٹر جسٹس حسین عادل کھتری
(۱) یہ درخواست اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل ۱۹۹ کے تحت دائر کی گئی ہے
۔
(۲) درخواست گزار حنفی مسلک مسلمان ہے اس کے پاس ۶۷۲۰ روپے کے این۔ آئی۔ ٹی یونٹس ہیں۔

درخواست گزار نے ۷ جون ۱۹۸۹ء کو زکوۃ و عشر آرڈی ننس ۱۹۸۰ء کی دفعہ (۱) ذیلی دفعہ (۳) کے تحت این

- آئی-ٹی یونٹ پر زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ کے لئے، تصدیق شدہ حلفیہ اقرار نامہ (Declaration) داخل کیا۔ مدعا علیہ نمبرا نے درخواست گزار کو ۳ جولائی ۱۹۸۹ء کو لکھے گئے ایک خط کے ذریعہ مطلع کیا کہ چونکہ اس نے اپنا حلف نامہ تخمینہ کی تاریخ سے ۳۰ دن قبل داخل نہیں کیا" اس لئے وہ ان یونٹس پر سال ۱۹۸۹ء کے لئے زکوٰۃ سے استثنائی نہیں دے سکتے۔ البتہ سال ۱۹۹۰ء کے لئے استثنائی مل جائے گی۔

بعد ازاں مدعا علیہ نمبرا نے اپنا مطمع نظر بدلتے ہوئے درخواست گزار کو ایک خط مورخہ ۵ ستمبر ۸۹ء کے ذریعہ مطلع کیا کہ چونکہ وہ حنفی مسلک کی پیروکار ہے اس لئے اس کے تصرف میں این-آئی-ٹی یونٹس پر اسے زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ نہیں مل سکتا۔ اس امر سے درخواست گزار نے یہ نتیجہ نکالا کہ شاید فقہ حنفیہ دوسرے فقہوں کی طرح اسلام کی مسلمہ فقہ نہیں ہے درخواست گزار کے مطابق مدعا علیہ کا زکوٰۃ کی استثنائی سے انکار اس کے لئے تکلیف دہ غیر قانونی اور بدنیتی پر مبنی ہونے کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس کے قواعد و ضوابط کے خلاف ہے اس لئے اس نے اس استدعا کے ساتھ عدالت میں درخواست دائر کی ہے کہ۔

(i) عدالت قرار دے کہ فقہ حنفیہ اسلام کی صرف چار مسلمہ فقہوں میں سے ایک ہے اور یہ کہ اس فقہ کے پیروکاروں کو زکوٰۃ و عشر آرڈیننس ۱۹۸۰ء کی دفعہ نمبرا کی ذیلی دفعہ ۳ کے قاعدہ نمبرا کے تحت زکوٰۃ کی کٹوتی سے استثنیٰ سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔

(ii) عدالت قرار دے کہ مبینہ طور پر فقہ جعفریہ کے پیروکار کو زکوٰۃ و عشر آرڈیننس ۱۹۸۰ء کے تحت کوئی خصوصی استثنائی حاصل نہیں اور یہ کہ مدعا علیہ نمبرا نے اپنے سرکلر میں جو موقف اختیار کیا ہے وہ گمراہ کن اور غیر مستند ہے۔

(iii) عدالت مدعا علیہان کو اکٹھے یا الگ الگ حکم دے کہ وہ درخواست گزار کے اقرار نامے کو تسلیم کریں اور اس کے تصرف میں آنے والے این-آئی-ٹی یونٹس کو زکوٰۃ کی کٹوتی سے مستثنیٰ
Non- Drduection- Of Zakat قرار دے

(iv) عدالت مدعا علیہ کو حکم دے کہ اس نے اپنے سرکلر میں جو "گمراہ کن اور غیر مستند" موقف اختیار کیا ہے۔ اسے واپس لے اور اس امر کی اطلاع این-آئی-ٹی یونٹس کے تمام رجسٹرڈ خریداروں کو دے۔

(x) موجودہ حالات میں یہ معزز عدالت اپنے طور پر مزید جو مناسب سمجھے داد رسی کرے۔

(۳) مسٹر کبیر اے قریشی سیکرٹری نیشنل انوسٹمنٹ ٹرسٹ نے اپنے جوابی حلف نامہ میں تسلیم کیا کہ درخواست گزار نے اپنی درخواست میں جو حقائق بیان کئے ہیں وہ درست ہیں، لیکن چونکہ درخواست گزار نے اپنے اقرار نامہ میں بیان کیا ہے کہ وہ حنفی مسلک کی پیروکار ہیں اس لئے زکوٰۃ و عشر آرڈیننس ۱۹۸۰ء کی دفعہ نمبر

اکی ذیلی دفعہ (۳) کے تحت ان کو زکوۃ کی کٹوتی سے استثنی نہیں مل سکتا' مسٹر کبیر کے مطابق تمام مسلمان زکوۃ دینے کے پابند ہیں' لیکن فقہ جعفریہ کے مطابق نقد رقوم مثلاً سرمایہ کاری' بچت وغیرہ پر زکوۃ نہیں ہے اس لئے زکوۃ کی کٹوتی سے استثناء کی یہ سولت صرف فقہ جعفریہ کے پیروکاروں کو حاصل ہے۔ چونکہ درخواست گزار فقہ حنفی کی پیروکار ہیں اس لئے حقدار نہیں کہ ان کو اس زمرہ میں شامل کیا جائے' جس سے زکوۃ نہیں کاٹی جاتی۔ ایڈمنسٹریٹر جنرل زکوۃ گورنمنٹ آف پاکستان اسلام آباد کی جانب سے جاری کئے گئے دو سرکلرز مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۸۳ء اور ۲۶ مارچ ۸۳ء جن کی کاپیاں بھی جوابی حلف نامے کے ساتھ داخل کی گئی ہیں بہرحال یہ تسلیم کیا گیا کہ اہل سنت کے دوسرے تین مکاتب فکر کے ساتھ ساتھ فقہ حنفیہ بھی ایک مسلمہ فقہ ہے اس لئے درخواست کا یہ تاثر کہ اس کا حلفیہ اقرارنامہ اس بناء پر مسترد کیا گیا کہ وہ جس فقہ کی پیروکار ہیں وہ اسلام میں تسلیم شدہ فقہ نہیں ہے مسترد کردیا گیا تھا

(۴) مسز نگار فاطمہ مدعا علیہا نمبر ۲ کی جانب سے آفیسر اور مختار کار (Presnel Attorney) نیشنل بنک آف پاکستان نے جو جوابی حلف نامہ داخل کیا وہ اسی نتیجہ کا حامل ہے۔

(۵) ہم نے درخواست گزار کے وکیل مسٹر محمد اثر حسین ایڈوکیٹ' مدعا علیہ نمبر ۱ کے وکیل اختر محمود ایڈوکیٹ' مدعا علیہ نمبر ۲ کے وکیل سلطان احمد شیخ ایڈوکیٹ اور مدعا علیہ نمبر ۳ کے وکیل نعیم الرحمان ایڈوکیٹ سٹینڈنگ کونسل کے دلائل سنے۔

(۶) زکوۃ و عشر آرڈیننس مجریہ ۸۰ء کی دفعہ (۱) کی ذیلی دفعہ نمبر (۳) میں کہا گیا ہے کہ

"اس کے بارے میں جو یہ سمجھتا ہے کہ اس آرڈیننس کے تحت اس سے وصول کیا جانے والا کل سرمایہ یا اس کے کچھ کی وصولی اس شخص کے عقائد کے مطابق نہیں ہے تو بھی اس شخص سے وصولیابی بہرحال کی جائے گی' لیکن اس وصولی کو زکواۃ فنڈ کے لئے چندہ سمجھا جائے گا۔ بشرطیکہ جو شخص تخمینہ لگانے کی تاریخ سے تین ماہ قبل کے عرصہ میں یا پہلے سال زکواۃ کی تاریخ سے تین ماہ قبل منہائی کرنے والے ادارے یا عشر کے معاملہ میں لوکل کمیٹی کے پاس فارم مقررہ پر ایک حلفیہ بیان جو اس نے کسی مجسٹریٹ' اوتھ کمشنر' نوٹری پبلک یا کسی دوسرے ایسے شخص کے سامنے جو قسم لینے کا مجاز ہو۔ دو گواہوں کی موجودگی میں دیا ہو' جو اس کی شناخت کریں اس بارے میں کہ وہ ایک مسلم ہے اور تسلیم شدہ فقہوں میں سے کسی ایک کا جس کا وہ حلفنامے میں اظہار کرے گا' ماننے والا ہے اور یہ کہ اس کا عقیدہ اور وہ فقہ (جس کا وہ پیروکار ہے) اس کو پابند نہیں کرتی کہ وہ زکواۃ یا عشر یا اس کا کچھ حصہ اس طریقہ پر ادا کرے جو اس آرڈیننس میں مذکور ہے تو ایسے شخص کے اثاثوں یا پیداوار پر زکواۃ یا عشر کی لازمی کٹوتی نہیں جائیگی۔ مزید یہ کہ اگر ایسے کسی شخص سے درج بالا بیان کی

گئی صورت کے مطابق کسی بھی وجہ سے زکواۃ یا عشر لازمی طور پر کاٹ لیا گیا ہے اور وہ شخص اس لازمی کٹوتی کو زکواۃ فنڈ میں صدقہ یا خیرات سمجھ کر چھوڑنا نہیں چاہتا اور ایک حلفیہ اقرار نامہ (Dedaration) کے ذریعہ جو کہ مقررہ مدت کے اندر اور درج بالا بیان کی گئی شرائط کے مطابق داخل کیا گیا ہو' اس کی واپسی کا مطالبہ کرتا ہے تو مروجہ قواعد کے مطابق یہ کٹوتی اسے واپس کر دی جائے گی۔ لہٰذا اس آرڈیننس کی دفعہ نمبر۱ کی ذیلی دفعہ (۳) کے پڑھنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کسی بھی ایسے مسلمان کے اثاثہ جات میں زکواۃ یا عشر کی لازمی کٹوتی نہیں کی جائے گی' جو کسی بھی ایک مسلم فقہ کا ماننے والا ہو منجملہ فقہ اربعہ اور مقرر کردہ شرائط کے تحت حلفیہ اقرار نامہ داخل کر دیتا۔ آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۰ء کی دفعہ نمبر۱ کی ذیلی دفعہ نمبر ۳ اے مندرجہ ذیل ہے۔

(۳) اے کسی بھی شخص کے درخواست دائر کرنے پر وفاقی شرعی عدالت اس بات کا فیصلہ کر سکتی ہے کہ آیا ایسا کوئی بیان جو آرڈیننس کی دفعہ نمبر۱ کی ذیلی دفعہ نمبر ۳ کے قاعدہ نمبر۱ نمبر۲ کے مطابق ہو اور اگر وفاقی شرعی عدالت یہ فیصلہ کرے کہ اقرار نامہ جائز و صحیح نہیں ہے تو ایسا شخص اس آرڈیننس کے مروجہ قوانین کے تحت زکواۃ ادا کرنے کا پابند ہو گا اور کسی دوسرے قانون کے تحت جو اقدام اس کیخلاف کیا جا سکتا ہے متاثر نہیں ہو گا۔ چنانچہ ذیلی دفعہ (۳ اے) کے مطالعہ سے یہ بات بھی صاف طور پر واضح ہو جاتی ہے کہ کسی اقرار نامہ Dectaration جو کہ آرڈیننس کی/دفعہ نمبر۱ کی ذیلی دفعہ (۳) کے قواعد کے تحت داخل کیا گیا ہو اس کے صحیح ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ صرف وفاقی شرعی عدالت کر سکتی ہے۔

(۷) زکواۃ و عشر آرڈیننس کے درج بالا قوعد و ضوابط کے مطالع اور جائزہ سے یہ بات صاف اور بالکل واضح ہے کہ کوئی شخص جو مقررہ طریقہ پر ایک بیان داخل کرتا ہے کہ وہ مسلم ہے اور ایک مسلم فقہ کا پیروکار ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ اس کا عقیدہ اور مذکورہ فقہ اس کو پابند نہیں کرتے کہ زکواۃ یا اس کا کوئی جز ادا کرے' زکواۃ کی لازمی کٹوتی یا وصولی سے مستثنیٰ قرار دیا جائے گا۔ جوابداروں کی طرف سے پیش ہونے والے معزز وکلا میں سے کسی نے بھی ہمارے سامنے زکواۃ و عشر آرڈیننس یا زکواۃ (کٹوتی اور واپسی) قواعد مجریہ ۱۹۸۱ء کی کوئی ایسی دفعہ پیش نہیں کی جو اس کے برخلاف ہو۔

اگر کوئی شخص اپنے عقیدہ اور فقہ کی بنیاد پر C.Z.۵۰ فارم یا اس کی تصدیق شدہ کاپی پر زکوۃ کے تخمینہ کی تاریخ سے ۳۰ یوم قبل زکوۃ و عشر آرڈی نس کی دفعہ نمبر۱ کی ذیلی دفعہ (۳) کے قاعدہ نمبر۱ کے تحت Z.D.O کے پاس زکوۃ کی کٹوتی سے استثنائی کا دعویٰ داخل کرے گا تو اس شخص کے اثاثہ جات سے زکوۃ نہیں کاٹی جائے گی' چنانچہ یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ زکوۃ (کٹوتی واپسی) رولز ۸۱ء کی یہ دفعہ بھی اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ فقہ حنفیہ کے پیروکار مسلمان زکوۃ کی لازمی کٹوتی استثناء کا مطالبہ و دعویٰ نہیں کر سکتے۔

(۸) مدعا علیہان کے اس کیس میں مرکزی نکتہ وہ دو خطوط ہیں جن کا ذکر جوابی حلف نامہ کے اوائل میں کیا گیا ہے اور جن کی فوٹو کاپیاں مدعا علیہان اپنے جوابی حلف نامہ کے ساتھ پیش کی ہیں پہلا خط (A/۱) جس پر (خفیہ) لکھا ہوا ہے کہ مندرجات یہ ہیں۔

حکومت پاکستان وزارت مالیات
سینٹرل زکوۃ ایڈمنسٹریشن ۹۲ ناظم الدین روڈ ایف ۸/۴
اسلام آباد ۲۱ فروری ۱۹۸۳ء

پریذیڈنٹ نیشنل بنک آف پاکستان
ٹرسٹی آف نیشنل انوسٹمنٹ ٹرسٹ
(نیشنل بنک آف پاکستان ٹرسٹی ونگ ہیڈ آفس)
آئی۔آئی چندریگر روڈ پوسٹ بکس نمبر ۴۹۳۶ کراچی

عنوان:۔ فقہ اور عقیدہ کی بنیاد پر زکوۃ کی کٹوتی سے استثناء کا دعوی

زکوۃ و عشر آرڈیننس ۱۹۸۰ء کی دفعہ نمبر ۱ کی ذیلی دفعہ (۳) کے تحت قاعدہ نمبر ۱ کے تحت قاعدہ میں درج قواعد و ضوابط کے تحت C.Z-۵۰ فارم پر اپنے قابل زکوۃ اثاثوں کے لئے زکوۃ کی کٹوتی سے استثنائی کا دعوی کر سکتا ہے اگر وہ درج ذیل تسلیم شدہ فقہوں میں سے کسی ایک فقہ کا پیروکار ہے۔

(۱) فقہ حنفی
(۲) فقہ مالکی
(۳) فقہ شافعی
(۴) فقہ حنبلی
(۵) فقہ جعفریہ

اور یہ کہ وہ اپنے عقیدہ اور فقہ کے تحت پوری یا کسی ایک حصہ کی زکوۃ کی ادائیگی کا پابند نہیں ہے جیسا کہ آرڈی

خس میں کہا گیا ہے:

(۲) اس سلسلے میں درج ذیل راہنما اصول وضع کئے جاتے ہیں

الف:۔ اگر کوئی شخص پانچ تسلیم شدہ فقہوں کے علاوہ کسی اور فقہ کا پیرو کار ہے اور وہ اقرار نامہ داخل کرتا ہے تو وہ اقرار نامہ نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔

ب:۔ اگر فقہ جعفریہ کا پیرو کار کوئی شخص تمام اصول و ضوابط اور موجہ شرائط کے تحت اقرار نامہ داخل کیا تو اسے قبول کرلیا جائے۔

ج:۔ اگر کوئی شخص فقہ جعفریہ کے علاوہ مندرجہ بالا تسلیم شدہ چاروں فقہوں میں کسی ایک فقہ کا پیرو کار ہے اور وہ اقرار نامہ داخل کرتا ہے تو اسے سینٹرل زکوٰۃ ایڈمنسٹریشن کے پاس بھجوایا جا سکتا ہے۔

دستخط سید اطہر محمود
ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر جنرل زکوٰۃ
فون نمبر:۔ ۵۸۹۲۱

دوسرے خط ۲/A کے مندرجات اس طرح ہیں:۔

حکومت پاکستان وزارت مالیات
سینٹرل زکوٰۃ ایڈمنسٹریشن
۴۳ ناظم الدین روڈ ۴/F-۸
اسلام آباد ۲۶ مارچ ۱۹۸۳ء

نمبر ۱۴۷C.E(۶)
پریذیڈنٹ نیشنل بنک آف پاکستان

ٹرسٹی آف دی نیشنل انوسٹمنٹ ٹرسٹ
(نیشنل بنک آف پاکستان ٹرسٹی ونگ ہیڈ آفس)
آئی۔ آئی چندریگر روڈ پوسٹ بکس ۷۴۹۳ کراچی

عنوان=فقہ اور عقیدہ کی بنیاد پر زکوۃ کی کٹوتی سے استثنیٰ کا دعویٰ

برائے مہربانی انتظامیہ کی طرف سے جاری شدہ اس خط (٦) نمبرC.E۲۸ مورخہ ۲۱ فروری ۸۳ء جو مندرجہ بالا عنوان کے بارے میں تھا کو ملحوظ رکھیں۔
۲۔پیرا نمبر۲ کے سیریل نمبر۵ لفظ "Jafria" کے ہجوں میں ترمیم کردی گئی ہے اور اب یہ لفظ "Jafariyah" لکھا اور پڑھا جائے گا۔
(۳)۔یہ واضح کیا جاتا ہے کہ درج بالا سرکلر کے پیرا نمبر۲ کے سیریل نمبر۵ پر فقہ Jafariyah میں مندرجہ ذیل بھی شامل ہیں۔
الف:۔شیعہ اسماعیلیہ
ب:۔ شیعہ بوہرا
ج:۔ شیعہ داؤدی بوہرا
(۴) اگر یہ خط (٦) نمبرC.E۲۸ تاریخ ۷ مارچ ۸۳ء کے پیرا نمبرا نمبر۲ کے لب پیرا (B) کے تحت کسی کیس کے فیصلے کے سلسلہ میں Z D C A کی انتظامیہ کو کسی مشکل کا سامنا کرنا پڑے تو وہ سینٹرل زکوۃ ایڈمنسٹریشن کو اصلی اقرارنامہ یا اس کی کاپی بھیج کر اس سلسلہ میں میں رجوع کرسکتی ہے

دستخط:سید اطہر محمود
ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر جنرل زکوۃ ہیڈکوارٹر
فون نمبر:۔۵۳۴٦

منسلکہ ۲۔A کا منشاء صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ شیعہ کا اسماعیلیہ شیعہ بوہرہ اور شیعہ داؤدی بوہرہ فرقوں کو بھی فقہ جعفریہ کے پیروکاراں میں شامل کرلیا جائے اور ہم اس بارے میں کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ اس طرح جوابداری کے لئے اس قسم کی ہدایات جو قانون کے مطابق یکساں سلوک اور قانون کی نظر میں سب کی برابری

کے ناقابل تنسیخ حقوق کو جن کی دستور کے آرٹیکل نمبر ۱۴ اور نمبر ۲۵ میں ضمانت دی گئی ہے پامال کرنے والی ہیں جاری کرنے کا کوئی معقول جواز نظر نہیں آیا۔

(۹) یہ خطوط نہ تو کسی قانونی اختیار کے تحت جاری کردہ معلوم ہوتے ہیں نہ ان کی اشاعت گزٹ میں کی ہوئی ہے لہٰذا یہ بات بالکل واضح ہے کہ یہ خطوط صرف انتظامی حکم نامے ہیں اور ان کی نہ تو کوئی قانونی حیثیت ہے اور نہ جواز ہے جہاں تک خط منسلکہ A/۱ کا تعلق ہے تو اس میں فقہ حنفیہ سمیت سنیوں کے چاروں مکتبہ فکر سے امتیازی سلوک کا مظاہرہ کیا گیا ہے' کیونکہ اس میں یہ ہدایت کی گئی فقہ جعفریہ کے پیروکار کی طرف سے داخل کیے گئے اقرار نامہ تو فوراً قبول کر لیا جائے جب کہ حنفی مسلمین کی طرف سے داخل کیے گئے اقرار نامہ کو سینٹرل زکوٰۃ ایڈمنسٹریشن روانہ کر دیا جائے' جو بد ترین چیز ہے وہ یہ ہے کہ اس ہدایت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اس لئے جاری کی گئی ہیں تاکہ سنیوں کے حلف نامے سرد خانے میں ڈال کر بے اثر کر دیئے جائیں' اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان حلفیہ بیانوں کو فیڈرل شریعت کورٹ کے سامنے چیلنج کیے بغیر جوابدار نمبر ا نے خط منسلکہ A کی بنیاد پر عرض دار کے داخل کردہ حلفیہ بیان کو اپنے خط مورخہ ۵ ستمبر ۸۹ء منسلکہ (C) کے ذریعے اس بناء پر رد کر دیا کہ عرض دار ایک حنفی مسلم ہے' خط منسلکہ ۲-A کا منشاء صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ شیعہ اثنا عشریہ شیعہ بوہرہ اور شیعہ داؤدی بوہرہ فرقوں کو بھی فقہ جعفریہ کے پیروکاروں میں شامل کر لیا جائے اور ہم اس بارے میں کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ اس طرح جوابداران کے لئے اس قسم کی ہدایات جو قانون کے مطابق یکساں سلوک اور قانون کی نظر میں سب کی برابری کے ناقابل تنسیخ حقوق کو جن کے دستور کے آرٹیکل نمبر ۱۴ اور نمبر ۲۵ میں ضمانت دی گئی پامال کرنے والی ہیں جاری کرنے کا کوئی معقول جواز نظر نہیں آتا' صرف اس بناء پر کہ وہ ایک حنفی مسلم ہے
۔

عرض دار نے جو خط منسلکہ (C) اپنی درخواست کے ساتھ لگایا ہے اس کے مندرجات اس طرح ہیں۔

نیشنل انوسٹمنٹ ٹرسٹ لمیٹڈ (رجسٹرڈ)

تاریخ ۵ ستمبر ۸۹ء

I.S.D/Z K T نمبر (۳) ۸۹

مس فرزانہ اثر

P.۳ بلاک نمبر ۲ پی-ای-سی-ایچ-ایس کراچی نمبر ۲۹

عنوان: زکوٰۃ کی کٹوتی سے استثنیٰ:- Reg. No N/۳/۱۱۵۷

ڈیئر مادام ہمارے خط نمبر ۸۹(۳)K S D Z K T B مورخہ ۱۳ اپریل ۸۹ء کی طرف توجہ فرمائیں آپ نے این ۔ آئی ۔ ٹی یونٹس پر زکوۃ سے استثناء کے لئے جو اقرار نامہ ۳ جون ۸۹ء کو داخل کیا اس میں آپ نے واضح کیا ہے کہ آپ فقہ حنفی کے پیروکار مسلمان ہیں اس بارے میں ہم آپ کو مشورہ دیتے ہیں کہ زکوۃ و عشر آرڈی نینس مجریہ ۸۰ء کے قواعد و ضوابط کے تحت فقہ حنفیہ کے پیروکار مسلمان لازمی زکوۃ کٹوتی سے مستثنیٰ نہیں ہیں اس لئے آپ کے این آئی ٹی یونٹس کو زکوۃ کٹوتی سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا جا سکتا۔

دستخط ثناء اللہ بیگ

آئی ۔ ایس ۔ او ۔ آئی ۔ ایس ۔ ڈی

(۲) زکوۃ و عشر آرڈی نینس ۱۹۸۰ء جو ۲۰ جون ۱۹۸۰ء کو جاری کیا گیا تھا اس کے اعلان کے وقت اس کے قواعد و ضوابط کے متعلق بہت سے حلقوں کی جانب سے کچھ اعتراضات اور بعد ازاں شیعہ فرقہ کے نمائندوں کے مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں یہ تجویز کیا گیا کہ آرڈی نینس کی دفعہ نمبر ا کی ذیلی دفعہ (۳) میں ترمیم کر کے ایک قاعدہ ایسا شامل کیا جائے کہ کسی ایسے مسلمان سے زکوۃ نہیں کاٹی جائے گی جو فقہ جعفریہ کا ماننے والا ہے اور یہ کہ وہ اپنے عقیدہ و فقہ کی وجہ سے اس آرڈی نینس کے قواعد و ضوابط کے تحت ادائیگی زکوۃ کا پابند نہیں ہے کہ آرڈر میں مذکورہ طریقہ پر زکوۃ و عشر ادا کرے۔

جب مجوزہ ترمیم اسلامی نظریاتی کونسل کے اس وقت کے چیئرمین کے علم میں آئی تو انہوں نے اس بناء پر اعتراض کیا کہ یہ بحالت رعایت حنفی مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک ہے۔

اسلامی نظریاتی کونسل کے اس وقت کے چیئرمین نے اس سلسلے کو اس طرح ختم کیا کہ

جناب عرفان احمد امتیازی صاحب نے چیئرمین کونسل سے کراچی میں اپنی ملاقات مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۸۰ء کے دوران مندرجہ بالا ترمیم کے مالہ و ماعلیہ پر روشنی ڈالی، جس کے جواب میں چیئرمین کونسل نے اپنے خلاصہ مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۸۰ء کے ذریعے صدر مملکت کو مطلع کیا:۔

"راقم الحروف اصولی طور پر کتاب و سنت کے مطابق احکام شرع کی تدوین کا حامی ہے۔ چنانچہ احکام شرعی تدوین میں جس کسی مسلک مکتب فکر کا نقطہ نظر اقرب الی القرآن والسنۃ اور اقرب الی المصالح العامہ نظر آئے اس کو اختیار کرنا پسندیدہ خیال کرتا ہے اور ہر فقہ کے ماننے والوں کے مطابق قانون سازی کو اسلامی نظام کے نفاذ میں ایک زبردست رکاوٹ کے مترادف تصور کرتا ہے۔ چنانچہ راقم الحروف کے نزدیک مالکی اور

شافعی نقطہ نظر کے بموجب جب زکوٰۃ ایک "عبادت" ہونے کے ساتھ ساتھ ارشاد قرآنی "وفی اموالھم حق السائل والمحروم" کے مطابق "حق العباد" بھی ہے اور اسلام کے نظام معیشت کا ایک بنیادی ستون ہے۔ اس لئے راقم الحروف کے نزدیک تعبدی پہلو کے مقابلے میں اس کے مالی اور فلاحی پہلو کو زیادہ اہمیت حاصل ہے، لیکن چونکہ زکوٰۃ احناف اور شیعہ حضرات دونوں کے نزدیک "عبادت" ہے اور عبادت کی ادائیگی میں ہر مکتب فکر کو اپنے عقیدے و مسلک کے مطابق عمل کرنے کی اجازت ایک دستوری تقاضا ہے اس لئے پاکستان کے موجودہ حالات کے پیش نظر یہ امر مجبوری ذیل میں ان فقہی اختلافات کو سامنے رکھتے ہوئے اظہار خیال کیا گیا:

(الف) راقم الحروف کو دفعہ (۳) میں مجوزہ ترمیم سے پورا اتفاق نہیں ہے، مجوزہ ترمیم میں صرف فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کو مذکورہ صورت میں مستثنیٰ کرنے کی گنجائش نکالی گئی ہے۔ یہ صورت حنفیوں کے لئے قابل اعتراض ہوگی۔ مثال کے طور پر ان کے نابالغ کے مال پر زکوٰۃ واجب نہیں، اعتراض یہ ہوگا کہ فقہ جعفریہ کے ماننے والوں کو زکوٰۃ آرڈی ننس کے تحت زکوٰۃ کے عدم وجوب کے لئے ان کی فقہ کے بموجب گنجائش نکالی جا سکتی ہے، تو یہی گنجائش دوسرے فقہ کے ماننے والوں کے لئے کیوں نہ پیدا کی جائے۔ اس لئے میری تجویز یہ ہے کہ استثناء میں دیگر مسلمہ فقہی مذاہب کا ذکر کر دینا بھی مناسب ہوگا، اسی طرح صدر محترم کے اسی ارشاد کی "ایک کی فقہ دوسرے پر مسلط نہیں کی جائے گی" صحیح عملی صورت پیدا ہو جائے گی اور کسی مسلمہ فقہی مسلک کے متبعین کے لئے اس آرڈی ننس کے تحت اعتراض کی گنجائش باقی نہ رہے گی۔ (انشاء اللہ العزیز) اگرچہ ذاتی طور پر راقم الحروف کو یہ صورت پسند نہیں ہے، مگر بدرجہ مجبوری اسے قبول کرنا پڑتا ہے، جس کا شرعی جواز یہ پیش کیا جاتا ہے کہ احناف اور شیعہ دونوں فقہی مکاتب زکوٰۃ کے احکام کو "عبادت" قرار دیتے ہیں اور عبادات کے بجالانے کے طریقے اختیار کرنے میں ہر مکتب فکر آزاد ہے"۔

(۱۱) چنانچہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو ترمیم شدہ زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس ۱۹۸۰ء ۸۰/۱۰۰ ایل میں موجودہ صورت میں یہ قاعدہ شامل کیا گیا، (اس بارے میں اسلامی نظریات کونسل کی ورکنگ کمیٹی کی رپورٹ بابت مدت یکم جنوری ۱۹۸۰ء تا ۲۷ مئی ۱۹۸۱ء صفحات نمبر ۸۵ یا ۸۷ کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے) یہ بڑی تکلیف دہ بات ہے کہ ایک طرف اسلامک آئیڈیالوجی کونسل کے کہنے پر زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنیٰ کے سلسلے میں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے لئے زکوٰۃ عشر آرڈی ننس میں یکساں قانون بنایا گیا اور دوسری طرف بڑی ہوشیاری سے خفیہ طور پر بغیر کسی ہچکچاہٹ کے شیعہ مسلمانوں کی طرف سے داخل کئے گئے اقرارنامے کو قبول کرنے کی انتظامی حکم نامے جاری کئے گئے، جب کہ حنفی مسلمانوں کی طرف سے داخل کیا گیا اسی طرح کا اقرارنامہ مسترد کر دیا گیا۔ جس سے سنی

مسلمانوں کی جو کہ ملک (تمام) کل آبادی (نوے) ۹۰ فیصد ہیں سخت دل آزاری ہوئی۔ اس دل آزاری اور آرڈی ننس کے تحت زکوٰۃ وضع کرنے کے طریقے کار پر ملک کے موقر اخبارات جن میں روزنامہ جنگ بھی شامل ہیں آواز اٹھائی گئی اور اداریے لکھے گئے' چنانچہ ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ نہ صرف زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس ۱۹۸۰ء کے قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی ہے' بلکہ آئین کے تحت فراہم کئے گئے بنیادی حقوق کی بھی خلاف ورزی ہے۔ چنانچہ مدعا علیہان کے تمام حقائق تسلیم کرلینے اور واضح قانون کی موجودگی میں ہم یہ قرار دینے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے کہ دوسرے تمام فقہوں کی طرح فقہ حنفیہ اور اس کے پیروکار بھی زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس ۱۹۸۰ء کی دفعہ نمبر ۱ کی ذیلی (۳) اس کے قواعد و ضوابط اور زکوٰۃ و عشر رولز کے تحت زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثنٰی لے سکتے ہیں اور انہیں اس حق سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔

(۲) اگرچہ مدعا علیہان کی طرف سے زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس ۱۹۸۰ء کے قواعد و ضوابط' زکوٰۃ و عشر رولز اور ان کے تحت جاری کیا گیا کوئی بھی نوٹیفکیشن ہمارے علم میں نہیں لایا گیا جس میں خاص طور پر فقہ جعفریہ کے پیروکار مسلمانوں کو ہی زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے استثناء دیا گیا ہو' البتہ آرڈی ننس کی ذیلی دفعہ (۳) بالکل صاف اور واضح ہے اور اس میں تمام تسلیم شدہ فقہوں کا ذکر کیا گیا ہے اس لئے یہ نہیں کیا جاسکتا کہ ان کو استثناء نہیں دیا جاسکتا۔ مزید یہ کہ یہ نکتہ صرف ایک علمی بحث کی نوعیت کا ہے اور اس کا درخواست گزار کی استدعا سے کوئی تعلق نہیں' درخواست گزار نے جو استدعا کی ہے وہ یہ ہے کہ اس کا اقرار نامہ بھی تسلیم کیا جائے اور اس کے تحت اس کے این آئی۔ٹی یونٹس کو زکوٰۃ کی کٹوتی سے مستثنٰی قرار دیا جائے۔ اسی سلسلہ میں پی۔ ایل۔ ڈی ۱۹۸۶ لاہور صفحہ ۳۸ پاکستان اسٹیل ری رولنگ ملز ایسوسی ایشن بنام صوبہ مغربی پاکستان کا حوالہ دیا جاسکتا ہے جس میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ عدالت عالیہ میں دائر کی گئی درخواست جو استدعا کی گئی ہو عدالت صرف اسی استدعا کو منظور کرتے ہوئے اپنا فیصلہ دے سکتی ہے لہٰذا کسی ایسے سوال اور اس کے متعلق قانون کی تشریح نہیں کرسکتی جس کے متعلق درخواست میں استدعا نہ کی گئی ہو۔

(۳) ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ مدعا علیہان کو کسی بھی حنفی مسلمان کی طرف سے داخل کئے گئے اقرار نامہ کو مسترد کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے اگر یہ اقرار نامہ مجوزہ طریقہ کار اور مقررہ مدت کے اندر داخل کیا گیا ہو' چونکہ یہ اختیار صرف 'وفاقی شرعی عدالت' کو قانون نے تفویض کیا ہے' مدعا علیہان کی طرف سے درخواست گزار کے داخل کئے گئے اقرار نامہ کو مسترد کرنے اور اس کے این۔ آئی۔ٹی یونٹس کو زکوٰۃ کی کٹوتی سے استثنٰی نہ دینے کے عمل کو غیر قانونی اور اختیارات سے تجاوز قرار دیتی ہے اور ان کا یہ عمل سراسر قانون کے خلاف ہے ان وجوہات کی بناء پر ہم نے ۲۶ مارچ ۹۱ء کو جو مختصر فیصلہ دیا تھا آسانی کے لئے اسے ذیل میں دوبارہ پیش کیا

جا رہا ہے۔

"ان تمام وجوہات کی بناء پر جو کہ ریکارڈ پر موجود ہیں ہم اس درخواست کو منظور کرتے ہوئے قرار دیتے ہیں کہ ایسے کسی شخص کے اثاثہ جات سے زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی نہیں کی جائے گی جو مقررہ مدت کے اندر اندر زکوٰۃ انتظامیہ کے پاس موجودہ قوانین کے تحت یہ حلفیہ اقرار نامہ داخل کرے کہ وہ مسلمان ہے اور تسلیم شدہ فقہوں میں سے کسی ایک فقہ کا پیروکار ہے جس کا ذکر اقرار نامہ میں کیا گیا ہے اور جس کے تحت وہ زکوٰۃ و عشر آرڈی نس ۱۹۸۰ء کے قواعد کے مطابق پوری یا کسی ایک حصہ کی زکوٰۃ کی ادائیگی کا پابند نہیں ہے۔ ہم یہ بھی قرار دیتے ہیں کہ وزارت مالیات حکومت پاکستان کی سینٹرل زکوٰۃ و عشر انتظامیہ کی طرف سے پریذیڈنٹ نیشنل بنک آف پاکستان / این آئی۔ٹی کے ٹرسٹی کو لکھے گئے ۲۱ نومبر اور ۷ مارچ ۸۳ کے خفیہ حکم نامہ میں جو ہدایات دی گئی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ این آئی ٹی کی طرف سے لکھے گئے ۵ ستمبر ۸۹ء کے خط جس میں یہ کہا گیا کہ فقہ حنفیہ کے پیروکار زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی سے مستثنیٰ نہیں ہیں 'غیر قانونی ہیں اور بغیر کسی قانونی مجاز کے اور بے کار ہیں۔ اس لئے ہم مدعا علیہان کو حکم دیتے ہیں کہ وہ درخواست گزار کا اقرار نامہ قبول کریں اور اس کے تصرف میں این۔ آئی۔ ٹی یونٹس کو زکوٰۃ کی کٹوتی سے مستثنیٰ قرار دیں۔

کراچی

مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۹۱ء

دستخط

سید عبدالرحمان (جج)

دستخط

حسین عادل کھتری (جج)

کتاب الشافی ترجمہ اصول کافی جلد اوّل پر علمائے شیعہ کے

تبصرے

از قلم حقیقت رقم سرکار حجۃ الاسلام والمسلمین سلطان المتکلمین رئیس المحدثین جناب علامہ محمد حسن صاحب قبلہ مجتہد پرنسپل دارالعلوم محمدیہ سرگودھا دامت برکاتہ وعمت افاضاتہ

باسمہ سبحانہ

مقدمہ

تمہید سرکار ادیب اعظم مدظلہ کی نظر انتخاب اس گنہ گار پر پڑی اور حکم دیا کہ الشافی ترجمہ اصول کافی پر مقدمہ لکھوں میں اپنی گوناگوں مصروفیات کی کثرت اور وقت کی قلت کے باوجود اس امر کو باعث سعادت دارین سمجھتے ہوئے تعمیل حکم کا وعدہ کر لیا۔ باوجود اپنی عدیم الفرصتی کے خیال یہ تھا کہ کتاب کی جلالت قدر کے پیش نظر اس کے حسب حال قدرے مبسوط مقدمہ لکھا جائے گا اور اس میں تمام متعلقہ مباحث پر شرح و بسط سے تبصرہ کیا جائے گا مگر سرکار موصوف نے یہ پابندی عائد کر دی کہ یہ مقدمہ آٹھ صفحات سے زائد نہ ہو اس لئے بموجب المامور مجبور والمجبور معذور شدید اختصار سے کام لینا پڑا۔ تاہم بمطابق مالا یدرک کلہ لایترک کلہ اس مقدمہ کو جامع و مانع بنانے اور تمام متعلقہ امور پر کچھ نہ کچھ روشنی ڈالنے کی کوشش ضرور کی گئی ہے۔ اب رہا یہ امر کہ ہم اس کوشش میں کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں اس کا فیصلہ قارئین کرام ہی عند المطالعہ کر سکیں گے۔ المعی منی ولاتمام من اللہ

حدیث کی تعریف لغوی معنی کے اعتبار سے حدیث کلام کے مترادف ہے اور اصطلاح محدثین میں بنا بر مشہور حدیث اس چیز کا نام ہے جس میں قول یا فعل یا تقریر معصوم کی حکایت کی جائے محدثین کے نزدیک خبر بھی مجازاً اس معنی میں استعمال ہوتی ہے بلکہ سنت کو جس کی اصطلاحی حقیقی معنی قول یا فعل یا تقریر معصوم کے ہیں بعض اوقات حدیث کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ (از ہدیۃ المحدثین) ابتدائے اسلام میں لوگ حافظہ کے زور سے زبانی حدیثیں یاد کر کے بیان کیا کرتے تھے مگر مرور ایام سے اس کی تدوین و ترتیب ہو گئی اور اس سلسلے کی ابتدا پہلی صدی ہی میں ہو گئی تھی اور بعد میں تو اس فن نے بڑی اہمیت حاصل کی اور اسلام میں بڑے بڑے جلیل القدر محدث اور حافظ الحدیث بزرگ پیدا ہوئے۔

فن حدیث کی فضیلت یہ حقیقت ہے کہ علوم اسلامیہ میں علم الحدیث ایک نہایت عظیم الشان اور جلیل القدر علم ہے اس میں نجات دارین اور اصلاح نشاتین پوشیدہ ہے یہی علم تمام حقائق و معارف

سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے کہ صرف حضرت صادق آل محمد علیہم السلام کی خدمت میں زانوئے تلمذ تہ کرنے والے اور اس چشمۂ فیض سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد چار ہزار بیان کی گئی ہے اس عہد علم و فضل انگیز میں احادیث کی چار سو کتب لکھی گئیں۔ جو "اصول اربعمائۃ" کہلاتی ہیں دوسرے اصحاب آئمہ کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے ع

قیاس کن زگلستان من بہار مرا۔

اُصول کافی کی جمع و تالیف

جن اصول اربعمائۃ کا سطور بالا میں تذکرہ کیا گیا ہے چونکہ یہ کتب باقاعدہ طور پر مرتب و مبوّب نہ تھیں بلکہ اصول و فروع تفسیر و اخلاق وغیرہ متفرق موضوعات کے بارہ میں آئمہ طاہرین کے ارشادات باہم گڈمڈ تھے کیوں کہ لکھنے والے حضرات قلم و دوات ساتھ لے کر حاضر ہوتے تھے اور جن متفرق مسائل و موضوعات پر گفتگو ہوتی وہ فوراً اُسے قلم بند کر لیتے۔ لہٰذا ضرورت تھی کہ اس کو مرتب و مبوّب کیا جائے اور پورے حسن سلیقہ سے ان کی لالی آبدار و دُر ہائے شہوار کو مسلک ترتیب و تہذیب میں پرو دیا جائے۔ اس عظیم خدمت کے لئے جس بطل جلیل کو سب سے پہلے توفیق و تائید ایزدی حاصل ہوئی وہ قدوۃ الانام کہف العلماء الاعلام و ملاذ المحدثین العظام ثقۃ الاسلام حضرت مولانا الشیخ محمد بن یعقوب الکلینی اسکنہ اللہ بحبوحۃ دار السلام کی ذات بابرکات تھی جنھوں نے اپنی عمر گرامی کے پورے بیس سال (قصص العلماء جلد ۲ ص ۱۸۷ طبع بمبئی و فوائد مدینہ جلد ۲ ص ۶۵۷ طبع ایران و کشف المحجہ ثمرۃ المہجہ طبع نجف اشرف) صرف کر کے ان اصول اربعمائۃ کی ورق گردانی کر کے اور کچھ علماء و فضلاء کی خدمت کر کے اور کچھ راویان اخبار سے استفادہ کر کے بغرض کہ اس مدت مدید میں کوچہ گردی اور کوہ پیمائی سب ہی کچھ کر کے ایک جامع کتاب بنام الکافی قوم و ملت کے سامنے پیش کی۔ جو صحیح معنوں میں اسلام کا دائرۃ المعارف ہے۔

اصول کافی کی بعض خصوصیات

اصول کافی کتب اربعہ کافی من لایحضرہ الفقیہ تہذیب الاحکام اور استبصار میں سے سب سے پہلی اور سب سے افضل کتاب ہے جس روز سے یہ لکھی گئی ہے اس روز سے آج تک برابر مرجع فقہاء و محدثین ملاذ علماء عاملین اور روشنی چشم شیعہ بنی رہی ہے اور چند خصوصیات کی بناء پر دیگر کتب حدیث سے ممتاز مقام رکھتی ہے جن میں سے بعض خصوصیات یہ ہیں۔

۱۔ یہ کتاب حضرت صاحب الامر العصر والزمان عجل اللہ فرجہ کی غیبت صغریٰ اور نوّاب اربعہ کی موجودگی میں لکھی گئی ہے لہٰذا اگرچہ عند التحقیق اس کتاب کا امام العصر والزمان عجل اللہ فرجہ کی بارگاہ میں پیش ہونا اور آنجناب کا یہ فرمانا کہ الکافی کاف لشیعتنا پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچ سکا۔ مگر اس کتاب کا آنجناب کے مخصوص وکلاء کی موجودگی میں لکھا جانا اور اس حقیقت کا مسلم ہونا کہ یہ کتاب تمام ملت جعفریہ کی دینی فلاح و بہبود اور ان کی رشد و ہدایت کے لئے

طاؤس متوفی ۶۷۳ھ و استاد حضرت علامہ حلی یا بقول بعض علماء خود علامہ حلی قدس سرہ ہیں خبر واحد کے متعدد اقسام ہیں بعض اقسام کا تعلق راویان اخبار کے صفات و اطوار سے ہے اور بعض کا متن اخبار سے اور بعض کا ربط راویوں کے مذکور و محذوف ہونے سے ہے نیز ان کے نزدیک صحیح کا میزان و معیار اور ہے۔ ہم یہاں خبر واحد کے صرف ان بعض اہم انواع و اقسام کا ذکر کرتے ہیں جن کا تعلق راویان اخبار کے عقائد و اعمال کے ساتھ ہے اور یہ بنا بر مشہور پانچ قسمیں ہیں (ہدایۃ المحدثین از ص ۳ تا ص ۴۵ و نہایۃ الدرایہ)

حدیث صحیح — اصطلاح متاخرین میں حدیث صحیح اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کا سلسلۂ سند معصوم تک منتہی ہوتا ہو اور ہر طبقہ میں اس کے راوی شیعہ اثنا عشری اور عادل ہوں۔

حدیث حسن — حدیث حسن اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کی سند معصوم تک منتہی ہو اور تمام طبقات میں اس کے راوی شیعہ اثنا عشری ہو ممدوح۔ مگر ان کی عدالت کی تصریح نہ کی گئی ہو۔

حدیث قوی — اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کے سلسلہ سند کے تمام راوی شیعہ اثنا عشری ہوں مگر ان کی مدح و ذم کے بارہ میں کوئی نص موجود نہ ہو۔

حدیث موثق — حدیث موثق اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کا سلسلۂ سند معصوم تک ایسے راویوں کے ذریعے تک منتہی ہو جو اگرچہ صادق اللہجہ اور قابل وثوق ہوں مگر ہوں فاسد العقیدہ (سوائے شیعہ اثنا عشریہ باقی تمام فرق اسلام اس میں داخل ہوں۔

حدیث ضعیف — اصطلاح متاخرین میں حدیث ضعیف اس حدیث کو کہا جاتا ہے جو ان تمام شرائط سے خالی ہو اور جو اوپر صحیح و حسن و قوی و موثق کے بیان میں ذکر کئے گئے ہیں (ولہ اقسام عدیدہ لیس ہہنا موضع ذکرہا کالخبر المقطوع والمرسل والمجہول وغیرہا)

ان حقائق کی روشنی میں یہ حقیقت واضح و آشکار ہو جاتی ہے کہ حضرت ثقۃ الاسلام کلینی کی فرمائش اور متاخرین کی تقسیم میں فی الحقیقت کوئی معارض و اختلاف نہیں ہے بلکہ ارباب منطق کی علمی اصطلاح میں عام و خاص مطلق کی نسبت ہے یعنی ہر وہ خبر جو عند المتاخرین صحیح ہے وہ عند المتقدمین بھی صحیح ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو خبر عند القدماء صحیح ہو وہ عند المتاخرین بھی صحیح ہو۔ بنا بریں اصول کافی کی تمام احادیث عند المتقدمین (ولاسیما عند المؤلف العلام) صحیح ہیں مگر متاخرین کے نزدیک کچھ صحیح ہیں کچھ حسن، کچھ موثق کچھ ضعیف وغیرہ جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ ولا مشاحۃ فی الاصطلاح فتدبر و تشکر، اولئک من الجاھدین

ایک ضروری وضاحت — یہاں اس بیان کا اظہار بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ متاخرین کی اصطلاح کے مطابق

کہ علماء اہل سنت میں کچھ لوگ روایت سے سنت بھی مراد لیتے ہیں اور کچھ لوگ حدیث موقوف ، کچھ کے نزدیک نقل اقوال صحابہ بھی روایت ہے

حدیث کے معنے

روایت کے بعد دینی گفتگو اور مسائل کے ماخذ یا بحث کے دوران بھی حدیث کا لفظ بکثرت استعمال ہوتا ہے اور میرے ان معروضات سے بھی اس کا تعلق ہے تو آئیے سرسری طور پر اس لفظ کے لغوی و اصطلاحی معنے بھی کرلیں ۔

حدیث ۔ باب ۔ بعمن ۔ ینصر سے متعلق مادہ ہے اور اس کے معنی ہیں ۔

۱۔ قدیم کی ضد ۔ عدم کے بعد وجود پانے والی چیز ، چونکہ کلام بھی آہستہ آہستہ عدم سے وجود میں آتا ہے اس لئے اسے بھی "حدیث" کہتے ہیں اور عربی روزمرہ میں بیان اور کلام کے معنے میں آج تک مستعمل ہے (ملت)

۲۔ وہ بات یا وہ چیز جو پیغمبر علیہ السلام کے ذریعہ شریعت میں آئی ہو (فقہ)

۳۔ صاحب درایت و محدث کے نزدیک حدیث سے مراد ہے

(الف) وہ کلام جو معصوم کے قول فعل یا تقریر کی حکایت کرے (ب) معصوم کا قول و فعل یا تقریر کی حکایت ، فعل یا تقریر معصوم کی حکایت کو یوں سمجھئے جیسے راوی کہے ۔

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمیشہ قیلولہ فرمایا کرتے تھے یا آنحضرت اپنی داڑھی میں ہمیشہ کنگھی کیا کرتے تھے تو یہ فعل معصوم کی حکایت ہوئی۔

تقریر معصوم کی حکایت کی مثال یہ ہے کہ راوی کہے کہ فلاں شخص نے معصوم کے سامنے نماز پڑھی اور ہر تکبیر میں دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے ۔ معصوم نے اس عمل کو دیکھا اور منع نہیں فرمایا ۔

اس قسم کی چیزیں روایت ، حدیث ، خبر و اثر ، سنت کے ناموں سے یاد کی جاتی ہیں علمائے حدیث اور حدیث کو سمجھنے والوں نے راویوں کے اعتبار سے اس کے نام رکھے ، الفاظ کے اعتبار سے اس کی درجہ بندی کی ، معانی کے اعتبار سے انہیں تقسیم کیا ۔ اب کوئی روایت متواتر ہے کوئی صحیح ، کوئی حسن ہے کوئی موثق ، کوئی ضعیف ، کوئی مرفوع ، کوئی غریب ہے کوئی معنعن ، شیخ الحاج علی اکبر نے ہدیۃ المحصلین میں حدیث کے اوصاف مشترکہ کے لحاظ سے پچیس قسمیں ہیں

مطالعہ حدیث کی مشکلات

اس کے بعد ایک ایک راوی کی ذاتی حیثیت پرکھی اور دیکھی جاتی ہے ۔ راوی جس سے روایت کررہا ہے وہ ایک دوسرے کو جانتا ہے یا نہیں ۔ زمانوں میں کتنا فاصلہ یا کتنی قربت ہے جس وقت وہ بات کہی یا دیکھی گئی اس وقت کوئی خاص حالت تو نہ تھی ، سائل نے معصوم سے سوال کیا ۔ تو اس کا مقصد کیا تھا خود راوی کا عقیدہ کیا تھا اسکا کردار کیسا ہے اس کے علم و بصیرت کا کیا حال ہے وہ دوست ہے یا دشمن ، اس

اصحاب آئمہ کی تالیفات کے مستقل نام اور الگ الگ موضوع تھے ان کی ہر کتاب کو اصل کہا جاتا تھا حکومتوں کے سیاسی مدوجزر اور شیعہ دشمن بادشاہوں کے ہاتھوں آئمہ اہلبیت علیہم السلام پر جو ظلم ڈھائے گئے وہ سب کو معلوم ہیں آخر مشیت ایزدی نے آخری امام حضرت مہدی علیہ السلام کو ہماری نگاہوں سے ہٹا کر پردۂ غیب میں جلوہ نشین ہونے کا حکم دیا۔ امام علیہ السلام بحمد اللہ زندہ و صحیح و محفوظ طور پر موجود ہیں اور ہم صرف حضور ہی کی نگاہ فیض کی بدولت زندہ ہیں (مزید بحث و تفصیل کے لئے دیکھئے میری کتاب تاریخ تدوین حدیث)

ڈھائی پونے تین سو برس میں ہمارے علوم و ذخائر پر کیا کیا گزری؟ وہ ایک طویل داستان ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آغاز سے انجام تک ہمارے علماء جہاں جاتے وہاں انھیں قتل قید اور جلا وطنی کے مصائب کا شکار ہونا پڑتا تھا ان کے کتب خانے جلائے جاتے۔ ان کا اثاثہ لوٹا جاتا رہا مگر یہ حضرات کسب علوم کے لئے ظلم سہتے رہے اور کام کرتے رہے جس طرح ہوتا تھا چھپ چھپ کر علماء کے پاس جاتے اور احادیث محمد و آل محمد کا ذخیرہ معلوم کرتے اور انھیں پڑھتے پڑھاتے اور لکھتے لکھاتے رہے۔

ثقۃ الاسلام کلینی

آخر تقریباً $\frac{٢٥٠ھ}{٨٦٤ء}$ میں ایک ایسے مرد مجاہد اور عالم جلیل کی ولادت ہوئی جسے سعادت کی وہ بلندی نصیب ہوئی جس کی خیال کیا جا سکتا ہے (موجودہ طہران کے ایک موضع کلین میں جناب یعقوب کا گھر علم و علماء کا گھر تھا انہی یعقوب کو خداوند عالم نے ایک فرزند مرحمت فرمایا جو آگے بڑھ کر ابو جعفر محمد کلینی کے نام سے مشہور ہوا اور علماء و مورخین اسلام نے ثقۃ الاسلام کے لقب سے یاد کیا۔

ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے امام حسن عسکری علیہ السلام کا عہد مبارک پایا تھا شیعوں کے گیارہویں امام علیہ السلام کی شہادت کے وقت جناب کلینی بہت زیادہ کم سن تھے جب ہوش سنبھالا اور جوانی آئی تو جناب علامہ علوم دین کی تکمیل کر چکے تھے آپ نے شیعوں کی مشکلوں کا جائزہ لیا۔ دشمنوں کی منصوبہ بندیاں ملاحظہ فرمائیں آپ کے سامنے کتب خانوں کی تباہی اور علماء کی پریشانیوں کی صورت حال تھی۔ خدا نے ہمت بلند ذہن رسا، حافظہ حیرت انگیز مرحمت فرمایا تھا اس لئے کر ہمت چست کی اور فیصلہ فرمایا کہ کلینی جس طرح ہو سکے تعلیمات محمد و آل محمد کو ضائع ہونے سے بچاؤ، جو خدمت تم کر سکتے ہو کرو۔ اٹھے اور یہ سوچ کر طلب حدیث اور جمع کتب کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ بیس سال کے بعد الکافی مرتب فرمائی۔

الکافی

کتاب "الکافی" فن حدیث کی وہ معرکۃ الآرا کتاب ہے جس کے ابواب و فصول اس قدر جامع اور ایسے اچھے انداز سے مرتب کئے کہ اس کے بعد عام لوگوں کو "اصول اربع ماۃ" اور سابقین کے ذخیرہ احادیث کا فرداً فرداً مطالعہ کرنے کی ضرورت نہ رہی۔ آپ کو جس قدر کتابیں مل سکیں۔ ان کو شیوخ روایت حدیث کے سلسلے سے جانچ کر اصول و فروع، عقائد و اعمال کی ترتیب سے مرتب کیا۔ بیس برس کی شب و روز کی محنت کا آج کوئی

الشافی ترجمہ اصول کافی

حصہ سوئم

بقیہ

کتاب الحجت

ترجمہ

حضرت ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ

مصنف زواعد کتب

مترجم

کتاب مناقب شہر آشوب

سرپرست

رسالہ نور کراچی

پیش لفظ

احادیث کے مطالعہ کی ضرورت

قرآن کے بعد ہماری ہدایت کا سب سے بڑا سرچشمہ چہار دہ معصومین کی احادیث ہیں بغیر ان کے احکام قرآنی سمجھ میں نہیں آسکتے۔ قرآن کے اجمال کی تفصیل، متشابہات کی تاویل۔ آیات کی شان نزول۔ احکام کی عملی صورت۔ واقعات کی توضیح۔ ناسخ و منسوخ کا علم۔ عام و خاص کی تحقیق احادیث معصومین کے سوا اور کسی ذریعہ سے نہیں ہو سکتی۔ معصوم کے سوا ہم کسی کے قول کو قابل وثوق و اعتماد نہیں جانتے کیونکہ اهل البیت ادری بما فی البیت گھر والا ہی گھر کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔ جن کے گھر میں قرآن نازل ہوا ان سے بہتر اس کا سمجھنے والا کون ہو سکتا ہے

صرف قرآن ہدایت کے لئے کافی نہیں۔ ہر زمانہ میں اس کے ساتھ ایک معصوم ذات ہونی چاہئے تاکہ اس کی تعلیم میں غلطی کا امکان نہ ہو اور عمل میں نادرستی اور ناہمواری نہ پائی جائے۔ اس کا علم وہبی ہو۔ ایسی صورت میں اس پر تسلیم قابل قبول ہوگی۔

جن لوگوں نے اہلبیت کا دامن چھوڑا اور علوم الہیہ کو دوسرے دروازوں سے لیا وہ فی کل واد یہیمون کا مصداق بن کر رہے اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ اسلام بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گیا اور مزہ یہ ہے کہ ہر فرقہ اپنے کو قرآن ہی سے متمسک سمجھتا ہے ان هذا الشیٔ عجاب۔

اگرچہ ابنائے روزگار کی بدتمیزی اور دشمنانِ اہلبیت کی سخت گیری نے ہمارے ائمہ کو نشر تعلیم کا موقع نہ دیا مگر اس پر بھی وہ اپنے فرض سے غافل نہ رہے انتہا یہ ہے کہ تیرہ و تار قید خانوں میں بھی تعلیم و تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔

یہ بھی معجزہ سے کم نہیں کہ ایسے نازک دور میں جبکہ ائمہ اہلبیت سے کسی حدیث کا نقل کرنا ایک ناقابل معافی اور مستوجب قتل جرم تھا تائید ایزدی سے ان حضرات کا کلام محفوظ رہا۔

ہمارے ائمہ میں سب سے زیادہ احادیث بیان کرنے کا موقع امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہ السلام کو ملا۔ دور دور سے لوگ احادیث سننے کے لئے مدینہ میں آتے تھے۔ امام جعفر صادق سے احادیث نقل کرنے والے چار ہزار راوی تھے۔ آپ کے عہد مبارک میں چار سو کتب احادیث مدون ہوئیں جن کو اصول اربعمائہ کہا جاتا ہے دشمنانِ اہلبیت کے تعصب آگیں دور اور بیمانہ دست برد نے ان کو تباہ و برباد کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

یہی وہ احادیث کا ناپیدا کنار سمندر تھا جس کی تری سے آج تک کتب اربعہ احادیث کا چمنستان تر و تازہ ہے یعنی کافی، استبصار، من لایحضرہ الفقیہ اور تہذیب الاحکام سے شبستان ایمان و عرفان میں جگمگا رہے ہیں

زمانہ کی نامساعدت اور اسلام کی انقلابی ہل چل نے مسلمانوں کو ان حضرات کی احادیث سے اتنا کنارہ کش کیا کہ لوگوں نے ان کو کسی موضوع پر بھی درخور اعتنا نہ سمجھا۔

باب اول

(کتاب العقل والجہل)

عن ابی جعفر علیہ السلام قال لما خلق اللہ العقل استنطقہ ثم قال لہ اقبل فاقبل ثم قال لہ ادبر فادبر ثم قال و عزتی وجلالی وما خلقت خلقا ھو احب الیّ منک لا کملتک الا فیمن احب اَلا انی ایاک امر و ایاک انہیٰ و ایاک اثیب

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب خدا نے عقل کو پیدا کیا تو اسے قوت گویائی دے کر فرمایا آگے آ وہ آگے آئی پھر کہا پیچھے ہٹ وہ پیچھے ہٹی پھر فرمایا اپنے عزت و جلال کی قسم میں نے تجھ سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں پیدا کی میں تجھ کو صرف اس شخص میں کامل کرونگا جس کو میں دوست رکھتا ہوں۔ میں تیرے ہی ذریعے امر و نہی کرتا ہوں اور ثواب دیتا ہوں۔

توضیح ۔ اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ مدار تکلیف بشری عقل ہے۔ جب تک عقل پختہ نہ ہو احکام الٰہیہ کا تعلق انسان سے نہیں ہوتا دوسرے یہاں عقل سے مراد خلق تکوینی نہیں بلکہ تقدیری ہے یعنی بطور استعارہ و تشبیہ خلق کہا گیا ہے۔ تیسرے عقل صحیح کی تعریف یہ ہے کہ جہاں آگے بڑھنے کا حکم دیا گیا ہے وہاں آگے بڑھے جہاں پیچھے ہٹنے کا حکم ہے وہاں پیچھے ہٹے۔ چوتھے کمال عقل کا مظہر انبیاء و مرسلین اور ائمہ طاہرین ہیں جن کی عقل وقت پیدائش ہی سے کامل ہوتی ہے۔ پانچویں خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عقل ہے کیونکہ وہ ذریعہ معرفت باری تعالیٰ ہے۔ چھٹے یہی عقل وجہ فضیلت انسان ہے تمام مخلوق پر

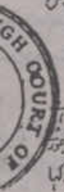

حدیث ۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔

لما ھبط جبرئیل علیٰ آدم فقال یا آدم انی امرت ان اخیرک واحدۃ من ثلاث فاخترھا ودع اثنین فقال یا جبرئیل وما الثلاث فقال العقل والحیاء والدین فقال آدم علیہ السلام انی قد اخترت العقل فقال جبرئیل للحیاء والدین انصرفا ودعاہ فقالا یا جبرئیل انا امرنا ان نکون مع العقل حیث کان قال فشانکما و عرج

جب جبرئیل زمین پر آئے تو آدم سے کہا مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہیں تین چیزوں میں سے ایک کے لینے اور دو کو چھوڑنے کا اختیار دوں۔ آدم نے پوچھا وہ تین کیا ہیں جبرئیل نے کہا عقل و حیا و دین ہیں آدم نے کہا میں نے عقل کو لے لیا جبرئیل نے حیا و دین سے کہا تم واپس جاؤ اور عقل کو چھوڑ دو انھوں نے کہا اے جبرئیل ہمارے لئے حکم یہ ہے کہ ہم عقل کے ساتھ رہیں جہاں کہیں بھی وہ رہے جبرئیل نے کہا ٹھیک ہے اور آسمان پر چلے گئے

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حیا اور دین عقل کے ساتھ ہیں اگر عقل نہیں تو پھر انسان کا واسطہ نہ حیا سے رہتا ہے نہ

مما يهبط لكن لما يموت العالم فذهب بما يعلم فقاء بهم الجفاة يضلون و يضلون ولا خير في شئ ليس له اصل

اگر جب کوئی عالم دین مرجاتا ہے وہ اپنے ساتھ اپنا علم لے جاتا ہے اس کی جگہ لیتے ہیں وہ ظن پرست اور باطل فکر جو خود گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں اور ایسی باتیں کہتے ہیں جن کی اصل نہیں ہوتی

اصل كان يقول علي بن الحسين انه يسخي نفسي في سرعة الموت والقتل فينا قول الله اولم يروا انا ناتي الارض ننقصها من اطرافها وهو ذهاب العلماء

حضرت امام زین العابدین فرمایا کرتے تھے کہ تخفیف ہوتی ہے میرے نفس کو سرعت موت اور قتل سے اور ہمارے بارہ میں اللہ نے فرمایا ہے کیا نہیں دیکھا انھوں نے کہ ہم آتے ہیں اور خراب کرتے ہیں اطراف زمین کو اور اس سے مراد ہے علما کا مرنا۔

باب نہم مجالسۃ علما اور انکی صحبت

اصل قال لقمان لابنه يا بني اختر المجالس على عينك فان رايت قوما يذكرون الله جل وعز فاجلس معهم فان تكن عالما نفعك علمك وان تكن جاهلا علموك ولعل الله ان يظلهم برحمته فتعمك واذا رايت قوما لا يذكرون الله فلا تجلس معهم فان تكن عالما لا ينفعك علمك وان كنت جاهلا لا يزيدوك الا جهلا ولعل الله يظلهم بعقوبة فتعمك معهم

لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اے فرزند مجالس علما کی اپنی نظر میں رکھ اگر تو ایسے لوگوں کو پائے جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو ان کے پاس بیٹھ اگر تو عالم ہے تو تجھ کو تیرا علم نفع دے گا اور اگر تو جاہل ہے تو وہ تجھے تعلیم دیں گے اور شاید اللہ ان پر اپنی رحمت نازل کرے اور اگر وہ لوگ اللہ کا ذکر نہیں کرتے تو ان کے پاس مت بیٹھ اگر تو عالم ہے تو تیرا علم نفع نہ دے گا اور اگر تو جاہل ہے تو وہ تجھ میں جہالت پیدا کر دیں گے اور شاید کہ اللہ ان پر اپنا عذاب نازل کرے جو تجھے بھی گھیر لے

اصل عن ابي الحسن موسى بن جعفر قال محادثة العالم على المزابل خير من محادثة الجاهل على الزرابي

اصل قال رسول الله صلعم قال الحواريون لعيسى يا روح الله من نجالس قال من يذكركم الله رؤيته ويزيد في علمكم منطقه ويرغبكم في الآخرة عمله

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا عالموں کے ساتھ مزبلوں (کوڑا گھر) پر بیٹھنا بہتر ہے جاہل کے ساتھ مسندوں پر بیٹھنے سے

حضرت سولخدا نے فرمایا حواریوں نے حضرت عیسیٰ سے پوچھا ہم کن لوگوں کے ساتھ بیٹھیں فرمایا جن کی صورت سے خدا یاد آئے جنکی گفتگو سے تمہارا علم زیادہ ہو جنکے علم سے آخرت کی طرف رغبت ہو

اصل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ عزوجل یقول تذاکر العلم بین عبادی مما تحیی علیہ القلوب المیتة اذا هم انتهوا فیه الی امری

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ علم کا مذاکرہ میرے بندوں کے درمیان مردہ قلوب کو زندہ کرتا ہے بشرطیکہ وہ اپنی گفتگو میں میرے حکم کی طرف رجوع کریں

اصل سمعت ابا جعفر علیہ السلام رحم اللہ عبداً احیی العلم قال قلت فما احیاؤہ قال ان تذاکر به اهل الدین واهل الورع

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا خدا رحم کرے اس بندہ پر جو علم کو زندہ کرے میں نے کہا اس کی زندگی کیا ہے فرمایا اہل دین اور اہل ورع کا ذکر کرنا

اصل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تذاکروا العلم وتلاقوا وتحدثوا فان الحدیث جلاء القلوب ان القلوب لترین کما یرین السیف جلاء الحدید

فرمایا حضرت رسول خدا نے علم دین کا آپس میں ذکر کرو اور ایک دوسرے سے ملاقات کرو اور آپس میں بات چیت کرو کہ یہ چیز قلوب میں جلا پیدا کرتی ہے قلوب بھی اسی طرح زنگدار بنتے ہیں جس طرح لوہا تلوار کا زنگ دور کرتا ہے

اصل سمعت ابا جعفر یقول تذاکر العلم دراسة والدراسة صلوة حسنة

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ مذاکرہ علم درس سے ہوتا ہے اور درس کا ثواب مقبول نماز کی برابر ہے

باب یازدہم بذل علم

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قرأت فی کتاب علی علیہ السلام ان اللہ لم یأخذ علی الجہال عہداً بطلب العلم حتی اخذ علی العلماء عہداً ببذل العلم للجہال لان العلم کان قبل الجہل

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میں نے کتاب علی علیہ السلام میں پڑھا کہ اللہ نے نہیں لیا جاہلوں سے عہد طلب علم کا بلکہ علما سے عہد لیا ہے علم سکھانے کا جاہلوں کو کیونکہ علم قبل جہالت ہے

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی هذه الآیة ولا تصعر خدک للناس قال لیکن الناس عندک فی العلم سواء

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق (مت روگردانی کرو لوگوں سے) فرمایا حضرت نے مراد یہ ہے کہ لوگ تمہارے نزدیک علم میں برابر ہو جائیں

اصل عن ابی جعفر علیہ السلام قال زکوة العلم ان تعلمه عباد اللہ

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ علم کی زکوٰة یہ ہے کہ لوگوں کو تعلیم دو

ولا یزید فیہ ولا ینقص منہ

نہ اس میں کچھ زیادہ کرتا ہے اور نہ کم

اصل قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام انی اسمع الکلام منک فارید ان ارویہ کما سمعتہ منک فلا یجیئ قال فتعمد ذلک قلت لا فقال تريد المعانی قلت نعم قال فلا باس

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ سے جو کلام سنتا ہوں چاہتا ہوں کہ اس کی روایت کروں بے کم و کاست لیکن یاد نہیں آتا فرمایا عمداً تو ایسا نہیں کرتے کہ جو بیان کرتے ہو اس سے لوگوں کو بدگمانی میں ڈالو میں نے کہا نہیں فرمایا معنی و مفہوم تو بے کم و کاست بیان کرتے ہو میں نے ہاں فرمایا تو کوئی مضائقہ نہیں

اصل قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام اسمع الحدیث منک فازید وانقص قال ان کنت ترید معانیہ فلا باس

میں نے ابی عبداللہ علیہ السلام سے کہا میں جو حدیث آپ سے سنتا ہوں جب دوسروں سے نقل کرتا ہوں تو الفاظ میں کم و بیش ہو جاتی ہے کیا یہ جائز ہے فرمایا اگر معنی میں کوئی کمی و زیادتی نہیں ہوتی اور تمہارا مفہوم نہیں بدلتا تو مضائقہ نہیں

اصل قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام الحدیث اسمع منک ارویہ عن ابیک او اسمعہ من ابیک ارویہ عنک قال سواء الا انک ترویہ عن ابی احب الیّ وقال ابو عبد اللہ علیہ السلام لجمیل ما سمعت منی فاروہ عن ابی

میں نے صادق آل محمد سے کہا جو حدیث میں آپ سے سنتا ہوں آپ کے والد ماجد کے نام سے روایت کرتا ہوں اور جو ان سے سنتا ہوں وہ آپ کے نام سے بیان کر دیتا ہوں اس میں کوئی حرج تو نہیں فرمایا کوئی مضائقہ نہیں بات برابر ہے آگاہ ہو جو تم میرے پدر بزرگوار سے میری حدیث نقل کر دیا کرو اندرو ئے تقیہ یہ ٹھیک ہے

اصل قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام یجیئنی القوم فیسمعون منی حدیثکم فاضجر ولا اقوی قال فاقرء علیہم من اولہ حدیثا ومن اوسطہ حدیثا ومن آخرہ حدیثا

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ لوگ میرے پاس آپ کی کتاب حدیث سننے کے لئے آتے ہیں پس لوگوں کی کثرت یا درازی احادیث کی وجہ سے میں دل تنگ ہوتا ہوں یا بے طاقت ہو جاتا ہوں فرمایا کتاب کے تین حصے کر کے انہیں سناؤ۔ پہلے اول حصہ پڑھو پھر درمیانی پھر آخر

اصل قلت لابی الحسن الرضا علیہ السلام الرجل من اصحابنا یعطینی الکتاب ولا یقول اروہ عنی یجوز لی ان ارویہ عنہ قال فقال اذا علمت ان الکتاب لہ فاروہ عنہ

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص مجھے حدیث کی کتاب دیتا ہے اور یہ نہیں کہتا کہ میری طرف سے اس کی روایت کرنا پس میرے لئے جائز ہے کہ میں اس کی طرف سے روایت کروں فرمایا جب تم جان لو یہ اسی نے ہم سے لکھا ہے تو اس کی طرف سے روایت کرو

اصل قال امیر المومنین علیہ السلام اذا حدثتم بحدیث فاسندوہ الی الذی حدثکم فان کان حقا فلکم وان کان کذبا فعلیہ

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال القلب یتکل علی الکتابة

اصل سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول اکتبوا فانکم لا تحفظون حتی تکتبوا

اصل عن مفضل بن عمر قال قال لی ابو عبد اللہ علیہ السلام اکتب وبث علمک فی اخوانک فان مت فاورث کتبک بنیک فانہ یاتی علی الناس زمان ہرج لا یانسون فیہ الا بکتبھم

اصل قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ایاکم والکذب المفترع قیل لہ وما الکذب المفترع قال یحدثک الرجل بالحدیث فترکہ

اصل قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اعربوا حدیثنا فانا قوم فصحاء

اصل سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول حدیثی حدیث ابی وحدیث ابی حدیث جدی وحدیث جدی حدیث الحسین وحدیث الحسین حدیث الحسن وحدیث الحسن حدیث امیر المومنین وحدیث امیر المومنین حدیث رسول اللہ وحدیث رسول اللہ قول اللہ عز وجل

اصل قلت لابی جعفر الثانی علیہ السلام جعلت فداک ان مشائخنا رووا عن ابی جعفر وابی عبد اللہ

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جب تم کوئی حدیث نقل کرو تو اس راوی کا ذکر کرو جس سے تم نے سنی ہے پس اگر وہ سچی ہے تو اس کا فائدہ تمہیں پہنچے گا اور اگر جھوٹی ہے تو اس کا نقصان اس روایت کرنے والے کو پہنچے گا۔

فرمایا صادق آل محمد نے دل اعتماد کرتا ہے لکھے پر یعنی جو حدیث سنو اسے لکھ لو تاکہ اس میں شک نہ رہے

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب کوئی حدیث سنو تو لکھ لیا کرو اس لئے کہ تم بغیر لکھے یاد نہ رکھ سکو گے

مفضل ابن عمر سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو حدیث سنو اسے لکھ لو اور پھر اپنے بھائیوں میں نشر کرو۔ اگر تم مرنے لگو تو اپنی اولاد میں اس کو بطور میراث چھوڑو ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ لوگ کتابوں سے مانوس ہونگے۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے کو کذب مفترع سے بچاؤ۔ پوچھا گیا کذب مفترع کیا ہے فرمایا تم کسی حدیث کو امام سے روایت کرو اور اس کا نام نہ بتاؤ

فرمایا صادق آل محمد نے کہ ہماری احادیث پر اعراب لگاؤ ہم خانوادہ رسالت اور فصحائے عرب ہیں ہمارے کلام میں تغیر و تبدل ہوا اعراب لگنے کے بعد لوگ پڑھنے میں غلطی نہ کریں گے

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میری حدیث میرے والد ماجد کی حدیث ہے اور انکی حدیث میرے جد کی اور انکی حدیث حسین کی اور انکی حدیث حسن کی اور انکی حدیث امیر المومنین کی اور انکی حدیث رسول اللہ کی اور رسول کی حدیث خدائے عز و جل کا قول ہے

یعنی میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے کہا میں آپ پر قربان کہ ہمیں جماعت سے ہم کو احادیث پہنچی ہیں انھوں نے روایت کی

عليهم السلام وكانت التقية شديدة فكتموا كتبهم فلم ترو عنهم فلما ماتوا صارت الكتب الينا فقال حدثوا بها فانها حق

ہے امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام سے اس زمانہ میں سخت تقیہ تھا انھوں نے اپنی کتب احادیث کو چھپا دیا پس ان کتابوں سے احادیث نقل نہ کی گئیں ان کے مرنے کے بعد وہ کتابیں ملیں پس ان کتابوں سے ہم نقل حدیث کریں یا نہیں فرمایا کرو وہ صحیح و کارآمد ہیں

باب نوزدہم ۱۹ تقلید

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت له اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله فقال اما والله ما دعوهم الى عبادة انفسهم ولو دعوهم ما اجابوهم ولكن احلوا لهم حراما وحرموا عليهم حلالا فعبدوهم من حيث لا يشعرون

حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے راوی کہتا ہے میں نے حضرت کے سامنے یہ آیت پڑھی (انھوں نے خدا کو چھوڑ کر اپنے علما اور رہبانوں کو اپنا رب بنا لیا) اور اس کا مطلب پوچھا فرمایا نصاریٰ کو ان کے علما و رہبان نے اپنے نفسوں کی پرستش کی دعوت نہیں دی تھی اور اگر ایسی دعوت دیتے تو وہ قبول نہ کرتے لیکن انکے علما نے کیا یہ کہ حلال کو حرام بنایا اور حرام کو حلال پس انھوں نے اپنے علما کی تقلید کی اور اس طرح لاشعوری طور پر انکی عبادت کی

اصل عن محمد بن عبيدة قال قال ابو الحسن عليه السلام يا محمد انتم اشد تقليدا ام المرجئة قلت قلدنا وقلدوا فقال لم اسألك عن هذا فلم يكن عندي جواب اكثر من جواب الاول فقال ابو الحسن عليه السلام ان المرجئة نصبت رجلا لم تفرض طاعته وقلدوه وانتم نصبتم رجلا وفرضتم طاعته ثم لم تقلدوه فهم اشد منكم تقليدا

محمد بن عبیدہ سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم نے مجھ سے فرمایا اے محمد تم شیعہ اپنے امام کی بات زیادہ سننے والے ہو یا تمہارے مخالف میں نے کہا انھوں نے بھی تقلید کی ہم نے بھی تقلید کی حضرت نے فرمایا میرا یہ سوال نہیں میں نے کہا اس کے علاوہ میرے پاس جواب نہیں حضرت نے فرمایا میرا کہنا یہ ہے کہ مرجیہ فرقہ نے ایسے کو اپنا امام بنایا جس کی اطاعت ان پر فرض نہ تھی مگر اس پر بھی انھوں نے اس کی تقلید کی اور بات مانی اور تم نے امام مانا ایسے شخص کو جس کی اطاعت کو تم نے فرض سمجھا ہے مگر اس پر بھی تم نے اس کی پیروی نہ کی پس تقلید کے بارہ میں وہ تم سے زیادہ ہے

اصل وان قاس شیئاً بشیٔ لم یکذب نظرہٗ وان اخطأ علیہ ستراً کتم بہ لما یعلم من جہل نفسہ لکی لا یقال لہ لا تعلم ثم جسر فقضی فہو مفتاح عشوات رکاب شبہات خباط جہالات لا یعتذر مما لا یعلم فیسلم ولا یعض فی العلم بضرس قاطع فیغنم یذری الروایات ذرو الریح الہشیم .

اصل تبکی منہ المواریث وتصرخ منہ الدماء یستحل بقضائہ الفرج الحرام ویحرم بقضائہ الفرج الحلال لا ملی باصدار ما علیہ ورد ولا ہو اہل لما منہ فرط من ادعائہ علم الحق

اصل سمعت اباعبد اللہ علیہ السلام یقول ان اصحاب المقائیس طلبوا العلم بالمقائیس فلم تزدہم المقائیس من الحق الا بعداً وان الدین لا یصاب بالمقائیس

اصل عن ابی جعفر وابی عبد اللہ علیہما السلام قال کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ سبیلہا الی النار

اصل عن محمد بن حکیم قال قلت لابی الحسن موسیٰ علیہ السلام جعلت فداک فقہنا فی الدین واغنانا اللہ بکم عن الناس حتی ان الجماعۃ منا لتکون فی المجلس

اگر قیاس کرتا ہے ایک چیز کا دوسری چیز پر بسبب دونو کے مشابہ ہونے کے تو اپنی فکر کو غلط نہیں سمجھتا اور اگر کوئی امر مخفی اس پر تاریک ہو جاتا ہے یعنی اپنے قیاس کی راہ اسمیں نہیں پاتا تو چھپاتا ہے اس کو اپنے جہالت آگین علم سے تاکہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ وہ نہیں جانتا پس جسارت کرکے حکم لگاتا ہے اور کبھی ہوتا ہے اندھاپن کی لیپا شبہات کی اور شکوک اوہام میں خبط الحواسی کی - جو نہیں جانتا اس کے متعلق عذر نہیں کرتا تاکہ گمراہی سے بچے اور پوری قوت سے علم حاصل نہیں کرتا تاکہ غنیمت علم و دانش حاصل کرے اور احادیث کو اس طرح پراگندہ کرتا ہے جیسے تیز ہوا گھاس کو

اس کے غلط حکم دینے سے میراث روتی ہے اور مقتولوں کے خون چیخیں مارتے ہیں اس نے اپنے فتوے سے حرام شرمگاہوں کو حلال کردیا اور اپنے فیصلے سے حلال شرمگاہوں کو حرام بنادیا جو احکام اس سے صادر ہوئے وہ ان کے لئے پر از علم نہیں اور علم حق کے متعلق جو کثرت سے ادعا کرتا رہا ہے وہ اس کا اہل نہیں

میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ قیاس کرنے والے لوگ علم کو قیاس میں تلاش کرتے ہیں لیکن یہ قیاسات انہیں حق سے دور ہی ہٹاتے جاتے ہیں دین قیاسات سے حاصل نہیں ہوتا -

فرمایا امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے کہ ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر ضلالت کا راستہ جہنم کی طرف ہے .

محمد ابن حکیم سے مروی ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم سے کہا میں آپ پر فدا ہوں ہم نے علم دین حاصل کیا اور آپ کی وجہ سے ہم دوسروں سے علم حاصل کرنے سے بے پرواہ

فما يسئل رجل صاحبه تحضره المسئلة ويحضره جوابها فيما من الله علينا بكم فربما ورد علينا الشيء لم يأتنا فيه عنك ولا عن آبائك شيء فنظرنا الى احسن ما يحضرنا واوفق الاشياء لما جاءنا عنكم فناخذ به فقال هيهات هيهات في ذلك والله هلك من هلك قال ثم قال لعن الله ابا حنيفة كان يقول قال علي وقلت قال محمد بن حكيم لهشام بن الحكم والله ما اردت الا ان يرخص لي في القياس

اصل عن يونس بن عبد الرحمن قال قلت لابي الحسن الاول عليه السلام بما اوحد الله عز وجل فقال يا يونس لا تكونن مبتدعا من نظر برايه هلك ومن ترك اهل بيت نبيه ضل ومن ترك كتاب الله وقول نبيه كفر

اصل قلت لابي عبد الله عليه السلام يرد علينا اشياء ليس نعرفها في كتاب الله ولا سنة فننظر فيها فقال لا اما انك ان اصبت لم تؤجر وان اخطأت كذبت على الله عز وجل

اصل قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل بدعة ضلالة وكل ضلالة في النار

ہو گئے یہاں تک کہ ہم میں سے کچھ لوگ جب جلسوں میں جاتے ہیں اور لوگ ہم سے سوال کرتے ہیں تو ہم ان کے جواب دیدیتے ہیں اس لئے کہ خدا نے ہم پر احسان کیا ہے آپ لوگوں کی وجہ سے لیکن بعض اوقات ایسے سوالات بھی سامنے آجاتے ہیں کہ ہم نے ان کا جواب نہ آپ سے حاصل کیا نہ آپ کے آبائے طاہرین سے پس ایسے مواقع پر جو بہیں آتا ہے اس کے ہر پہلو پر غور کر کے جواب دیدیتے ہیں کیا یہ صحیح ہے فرمایا نا اللہ اس میں ہلاکت ہے جس نے ایسا کیا وہ ہلاک ہوا پھر فرمایا خدا لعنت کرے ابو حنیفہ پر کہ وہ کہتا ہے اس مسئلہ میں علی یہ کہتے ہیں اور میں یہ کہتا ہوں یعنی میرا قول ان کے قول سے بہتر ہے۔ محمد بن حکیم کہتے ہیں کہ میں نے ہشام بن الحکم سے کہا واللہ میں چاہتا تھا کہ مجھے مسائل دین میں قیاس کرنے کی اجازت مل جاتی۔

یونس بن عبدالرحمن سے مروی ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کیا امر ہے جس سے وحدانیت باری تعالیٰ کی شناخت کسی میں پائی جائے فرمایا اے یونس بدعت پسند نہ بن جس نے احکام دین میں اپنی رائے سے عمل کیا وہ ہلاک ہوا اور جس نے اپنے نبی کے اہلبیت کو چھوڑ دیا اور جس نے کتاب خدا اور قول نبی کو ترک کیا وہ کافر ہوا

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا ہم پر کبھی ایسے مسائل پیش کئے جاتے ہیں جن کا جواب نہ ہم کو قرآن میں ملتا ہے نہ حدیث میں پس ہم غور کر کے خود ہی جواب دیدیتے ہیں فرمایا خبردار ایسا نہ کرنا اگر تمہارا قیاس ٹھیک ہوا تو اس کا اجر نہ ملے گا اور اگر تم نے غلطی کی تو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا

رسول خدا نے فرمایا ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر ضلالت کا نتیجہ جہنم ہے

اصل عن سماعہ ابن مہران عن ابی الحسن موسیٰ علیہ السلام قال قلت اصلحک اللہ انا نجتمع فنتذاکر ما عندنا فما یرد علینا شیٔ الا وعندنا فیہ شیٔ مسطر وذلک مما انعم اللہ بہ علینا بکم ثم یرد علینا الشیٔ الصغیر لیس عندنا فیہ شیٔ فینظر بعضنا الی بعض وعندنا ما یشبہہ فنقیس علی احسنہ فقال ما لکم وللقیاس انما ھلک من ھلک من قبلکم بالقیاس ثم قال اذا جاءکم ما تعلمون فقولوا بہ وان جاءکم ما لا تعلمون فہا واھوی بیدہ الی فیہ ثم قال لعن اللہ ابا حنیفہ کان یقول قال علی وقلت وقالت الصحابہ وقلت ثم قال اکنت تجلس الیہ فقلت لا ولکن ھذا کلامہ

اصل فقلت اصلحک اللہ اتی رسول اللہ ص الناس بما یکتفون بہ فی عہدہ قال نعم وما یحتاجون الیہ الی یوم القیامۃ فقلت فضاع من ذلک شیٔ فقال لا ھو عند اھلہ

اصل سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام

سماعہ بن مہران نے امام موسیٰ کاظم سے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے ہم جب ایک جگہ جمع ہوتے ہیں تو آپ کی احادیث کو یاد کرتے ہیں۔ جو سوال ہم سے کیا جاتا ہے ہم اس کا جواب ان احادیث میں پا لیتے ہیں جو ہمارے پاس لکھی ہوئی ہیں اور یہ وہ نعمت ہے جو اللہ نے آپ کی بدولت ہم کو دی ہے لیکن بعض اوقات کوئی ہلکا سا مسئلہ ایسا بھی ہم سے پوچھا جاتا ہے جس کا جواب ان احادیث میں ہم کو نہیں ملتا اور ہم ایک دوسرے کو تکنے لگتے ہیں اور دلوں میں شبہات پیدا ہوتے ہیں ہم اس وقت کسی اچھے قیاس سے کام لیتے ہیں۔ امام نے فرمایا قیاس سے تمہارا کیا تعلق۔ اسی قیاس کی بنا پر تم سے پہلے بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے۔ پھر فرمایا جب تم سے ایسا سوال کیا جائے جس کا جواب تم کو معلوم ہے تو اسے بیان کر دو اور اگر معلوم نہ ہو تو حضرت نے اپنے دہن مبارک کی طرف اشارہ کیا کہ ہم سے پوچھو پھر فرمایا اللہ لعنت کرے ابو حنیفہ پر کہ وہ کہا کرتا ہے علی نے یہ کہا ہے اور میں یہ کہتا ہوں یعنی میرا قول علی سے بہتر ہے اور صحابہ نے یہ کہا ہے اور میں یہ کہتا ہوں میرا قول ان سے بہتر ہے پھر فرمایا کیا تم اس کے پاس بیٹھا کرتے ہو میں نے کہا نہیں لیکن یہ جانتا ہوں کہ وہ ایسی باتیں کرتا ہے۔

میں نے کہا حضرت آپ کا گمان ہو کیا رسول اللہ نے لوگوں کو اتنا بتا دیا تھا جو حضرت کے زمانہ میں ان کے لئے کافی ہوتا فرمایا بے شک بلکہ اتنا بتا دیا تھا جس کی ضرورت ان کو قیامت تک ہو گی میں نے کہا کیا اس سے کچھ ضائع ہو گیا فرمایا وہ علم اس کے اہل کے یعنی ہمارے پاس ہے

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا

يقول فضل علم ابن شبرمة عند الجامعة املاء رسول الله صلى الله عليه وآله وخط علي عليه السلام بيده ان الجامعة لم تدع لاحد كلاما فيها علم الحلال والحرام ان اصحاب القياس طلبوا العلم بالقياس فلم يزدادوا من الحق إلا بعدا ان دين الله لا يصاب بالقياس

اصل عن ابان بن تغلب عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان السنة لا تقاس الا ترى ان المرأة تقضي صومها ولا تقضي صلوتها يا ابان ان السنة اذا قيست محق الدين

اصل سألت ابا الحسن موسى عليه السلام عن القياس فقال ما لكم والقياس ان الله لا يسئل كيف احل وكيف حرم

اصل حدثني جعفر عن ابيه عليهما السلام ان عليا صلوات الله عليه قال من نصب نفسه للقياس لم يزل دهره في التباس ومن دان الله بالرأي لم يزل دهره في ارتماس قال وقال ابو جعفر عليه السلام من افتى الناس برايه فقد دان الله بما لا يعلم ومن دان الله بما لا يعلم فقد ضاد الله حيث احل وحرم بما لا يعلم

اصل عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان

فرمایا کہ ابن شبرمہ کا علم (عہد عباسیہ کا قاضی) ضائع ہو گیا جامعہ سے (یہ صحیفہ فاطمہ) ہے جس کو لکھوایا رسول اللہ نے اور اپنے ہاتھ سے لکھا علی علیہ السلام نے اس میں کوئی بات ایسی نہیں چھوڑی گئی جس میں کسی کو کلام کی گنجائش ہو اس میں علم حلال و حرام ہے۔ قیاس کرنے والوں نے علم کو قیاس میں تلاش کیا نتیجہ یہ ہوا کہ امر حق سے دور ہوتے چلے گئے۔ خدا کے دین میں قیاس کو دخل نہیں۔

ابان بن تغلب سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ شریعت میں قیاس کو دخل نہیں کیا تو نہیں دیکھتا کہ عورت زمانہ حیض کے روزے کو ادا کرتی ہے مگر نمازیں نہیں حالانکہ نماز روزہ سے افضل ہے۔ جب شریعت میں قیاس کو دخل ہوگا تو دین برباد ہو جائے گا

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے: سماعہ سے میں نے پوچھا قیاس کے متعلق فرمایا قیاس سے تمہارا کیا تعلق ہے اللہ یہ نہیں پوچھتا کہ کیوں کسی چیز کو حلال کیا اور کیوں حرام۔ (سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ حلال و حرام کرنے کی وجہ کیا ہے

امام جعفر صادق نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے فرمایا جس نے احکام الہیہ میں قیاس کو راہ دی وہ ہمیشہ شبہات میں مبتلا رہا اور جس نے علم آخرت اپنی رائے اور پیروی ظن سے کیا وہ ہمیشہ شبہات میں ڈوبا رہا فرمایا امام جعفر صادق نے کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو لوگوں کو فتویٰ دیتا ہے اپنی رائے سے وہ عمل آخرت کرتا ہے اس چیز سے جس کو وہ نہیں جانتا اور جو باوجود نہ جاننے کے ایسا کرتا ہے وہ خدا کا مقابلہ کرتا ہے حرام و حلال قرار دینے میں ان چیزوں کے جن کا اس کو علم نہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ شیطان نے

اصل سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول قد ولدنی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وانا اعلم کتاب الله وفیه بدء الخلق وما هو کائن الی یوم القیامة وفیه خبر السماء وخبر الارض وخبر الجنة وخبر النار وخبر ما کان وخبر ما هو کائن اعلم ذلک کما انظر الی کفی ان الله یقول فیه تبیان کل شیء

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا میں فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں میں سب سے زیادہ کتاب خدا کا جاننے والا ہوں اس میں ابتدائے خلق کا حال بھی ہے اور جو قیامت تک ہونے والا ہے وہ بھی اس میں آسمان کی خبر بھی ہے اور زمین کی بھی اس میں جنت کی بھی خبر ہے اور دوزخ کی بھی جو ہو چکا اس کی بھی اور جو ہونے والا ہے اسکی بھی ہو میری نظر کے سامنے یہ سب چیزیں ایسی ہی بدیہی ہیں جیسے میری ہتھیلی میرے سامنے ہے خدا فرماتا ہے اس قرآن میں ہر شے کا بیان ہے

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام قال کتاب الله فیه نبأ ما قبلکم وخبر ما بعدکم وفصل ما بینکم ونحن نعلمه

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کتاب اللہ میں جو تم سے پہلے ہوا اس کی بھی خبر ہے اور جو تم سے بعد میں ہوگا اسکی بھی اور تمہارے تنازعات باہمی کا فیصلہ بھی ہے اور ہم یہ سب باتیں جانتے ہیں

اصل عن ابی الحسن موسی علیه السلام قال قلت له أکل شیء فی کتاب الله وسنة نبیه صلعم او تقولون فیه قال بل کل شیء فی کتاب الله وسنة نبیه

امام موسی کاظم علیہ السلام سے میں نے پوچھا کیا ہر شے قرآن میں ہے اور سنت نبی میں یا لوگ کہتے ہیں اس میں جو نہیں جو آپ کہتے ہیں کیا وہ بھی ہے فرمایا ہر شے کتاب اللہ اور احادیث نبوی میں ہے

باب بست و دوم (۲۲) اختلاف حدیث

اصل عن سلیم بن قیس الهلالی قال قلت لامیر المؤمنین علیه السلام انی سمعت من سلمان والمقداد وابی ذر شیئاً من تفسیر القرآن واحادیث عن نبی الله غیر ما فی ایدی الناس اشیاء کثیرة من تفسیر القرآن من احادیث عن نبی الله صلعم نعم تخالفونهم فیها وتزعمون ان ذلک کله باطل افتری الناس یکذبون

سلیم بن قیس ہلالی سے مروی ہے کہ میں نے امیر المومنین علیہ السلام سے کہا کہ میں نے سلمان و مقداد و ابوذر سے تفسیر قرآن اور احادیث نبوی کے متعلق ایسی چیزیں سنی ہیں جو بالکل الگ ہیں ان چیزوں سے جو تفسیر و احادیث کے متعلق عام لوگ بیان کرتے ہیں آپ حضرت کا گمان یہ ہے کہ وہ سب باطل ہیں تو کیا یہ سب لوگ رسول اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں

علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ متعمدین وتفسیرہم
القرآن بآرائہم

اصل قال فاقبل علیّ فقال قد سألت فافہم الجواب
ان فی ایدی الناس حقا وباطلا وصدقا وکذبا
وناسخا ومنسوخا وعاما وخاصا ومحکما ومتشابہا
وحفظا ووہما وقد کذب علی رسول اللہ علی عہدہ
حتی قام خطیبا فقال یا ایہا الناس قد کثرت علیّ
الکذابۃ فمن کذب علیّ متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار
ثم کذب علیہ من بعدہ

اصل انما اتاکم الحدیث من اربعۃ لیس لہم
خامس رجل منافق یظہر الایمان متصنع بالاسلام
لایتأثم ولا یتحرج ان یکذب علی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ متعمدا فلو علم الناس انہ منافق کذاب
لم یقبلوا منہ ولم یصدقوہ ولکنہم قالوا ہذا قد
صحب رسول اللہ علیہ السلام ورآہ وسمع منہ
فاخذوا عنہ وہم لا یعرفون حالہ وقد اخبرہ اللہ
عن المنافقین بما اخبرہ ووصفہم بما وصفہم
فقال عز وجل واذا رأیتہم تعجبک اجسامہم
وان یقولوا تسمع لقولہم ثم بقوا بعدہ فتقربوا
الی الائمۃ الضلالۃ والدعاۃ الی النار بالزور والکذب
والبہتان فولوہم الاعمال وحملوہم علی رقاب
الناس واکلوا بہم الدنیا وانما الناس مع الملوک
والدنیا الا من عصم اللہ فہذا احد الاربعۃ

عمداً اور قرآن مجید کی تفسیر اپنی رائے سے کرتے ہیں

امیرالمومنین نے میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا تم نے جو سوال کیا اس کا جواب سنو لوگوں کے ہاتھوں میں حق و باطل ہے اور صدق و کذب اور ناسخ و منسوخ اور عام و خاص اور محکم و متشابہ اور حفظ و وہم اور لوگوں نے رسول اللہ کے زمانہ میں ان پر جھوٹ بولا آپ نے خطبہ میں فرمایا لوگو میرے اوپر بہت جھوٹ بولا جا رہا ہے پس جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ بولا اس کی جگہ جہنم میں ہے اور حضرت کے بعد بھی آپ پر جھوٹ بولا گیا

تمہارے پاس احادیث چار طریقہ سے پہنچی ہیں ان کے علاوہ پانچواں طریقہ نہیں اول مرد منافق سے جو ایمان کو ظاہر کرتا ہے اور تصنع سے اسلام قبول کئے ہوئے ہے وہ رسول پر عمداً جھوٹ بولنے کو نہ گناہ سمجھتا ہے نہ اس میں کوئی خرابی سمجھتا ہے۔ اگر لوگ یہ جانتے کہ یہ منافق بڑا جھوٹا ہے تو اس کی بات قبول نہ کرتے اور اس کی تصدیق نہ کرتے لیکن انھوں نے تو یہ کہا یہ رسول اللہ کا صحابی ہے اس نے حضرت کو دیکھا ہے اور ان سے احادیث کو سنا ہے لہٰذا انھوں نے احادیث کو اس سے لے لیا اور وہ اس کے حال سے واقف نہ تھے اور منافقوں کے بارہ میں اللہ نے جو خبر دی ہے وہ دی ہے اور جو اوصاف ان کے بیان کئے ہیں وہ کئے ہیں فرماتا ہے جب اے رسول تم ان کو دیکھتے ہو تو ان کے بھاری بھرکم ڈیل تم کو تعجب میں ڈال دیتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ تم انکی باتیں سنو یہ گروہ آنحضرت کے بعد بھی باقی رہا اب انھوں نے ائمہ ضلالت سے تقرب حاصل کیا اور جہنم کی طرف مکر و فریب سے بلانے والوں سے جا ملے اور حکومت اسلامی انکی سپرد کر دی

اصل فما نزلت علی رسول اللہ ایۃ من القرآن إلا اقرانیھا واملاھا علی فاکتبھا بخطی

اصل وعلمنی تاویلھا وتفسیرھا وناسخھا ومنسوخھا ومحکمھا ومتشابھھا وخاصھا وعامھا ودعا اللہ ان یعطینی فھمھا وحفظھا فما نسیت آیۃ من کتاب اللہ ولا علما املاہ علی وکتبتہ منذ دعا اللہ لی بما دعا وما ترک شیئا علمہ اللہ من حلال ولا حرام ولا امر ولا نھی او شئی کان او یکون ولا کتاب منزل علی احد قبلہ من طاعۃ او معصیۃ الا علمنیہ وحفظتہ فلم انس حرفا واحدا

اصل ثم وضع یدہ علی صدری ودعا اللہ لی ان یملا قلبی علما وفھما وحکما ونورا فقلت یا نبی اللہ بابی انت وامی منذ دعوت اللہ لی بما دعوت لم انس شیئا ولم یفتنی شئی لم اکتبہ افتتخوف علی النسیان فیما بعد فقال لا لست اتخوف علیک النسیان والجھل

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت له ما بال اقوام یروون عن فلان وفلان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یتھمون بالکذب فیجی منکم خلافہ قال ان الحدیث ینسخ کما ینسخ القرآن

قرآن کی کوئی آیت رسول اللہ پر ایسی نازل نہیں ہوئی کہ حضرت نے مجھے پڑھکر نہ سنائی ہو اور اسے لکھوایا نہ ہو میں نے اپنے ہاتھ سے اس کو لکھا ہے

اور مجھے تعلیم کی ہر آیت کی تاویل اور تفسیر اور اس کا ناسخ اور منسوخ اور محکم اور متشابہ اور خاص اور عام اور حضرت نے دعا کی کہ وہ مجھے اس کے سمجھنے اور حفظ کرنے کی صلاحیت عطا فرمائے پس کتاب خدا کی کوئی آیت میں نہیں بھولا اور نہ اس چیز کو جو رسول اللہ نے لکھوائی اور میں نے لکھی اور دعا کی آنحضرت نے میرے لئے جو دعا کی ۔ آنحضرت کو علم عطا ہوا اس میں سے کوئی چیز میرے لئے بغیر بتائے نہ چھوڑی حلال سے ہو یا حرام سے امر سے ہو یا نہی سے طاعت سے ہو یا معصیت سے میں نے اس کو سیکھا اور حفظ کیا اور ایک حرف تک اس کا نہیں بھولا

پھر اپنا ہاتھ میرے سینہ پر رکھا اور اللہ سے میرے لئے یہ دعا کی کہ وہ میرے قلب کو علم و فہم و حکمت و نور سے پر کرے میں نے کہا یا نبی اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں جب سے آپ نے دعا کی ہے میں کوئی بات نہیں بھولا اور جس چیز کو میں نے نہیں لکھا اسے فراموش نہیں کیا کیا آپ کو یہ خوف ہے کہ بعد میں میں بھول جاؤنگا فرمایا نہیں مجھے تمہارے متعلق نسیان و جہل کا خوف ہی نہیں ہے

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کچھ لوگ روایت کرتے ہیں اصحاب کے ایک سلسلہ کے ساتھ رسول اللہ سے اور چونکہ وہ حدیث متواتر ہوتی ہے لہذا ہم ان راویوں کو دروغگو نہیں کہہ سکتے لیکن آپ سے سنتے ہیں تو وہ انکی بیان کردہ حدیث کے خلاف ثابت ہوتی ہے فرمایا آیات قرآنی کی طرح احادیث بھی منسوخ الحکم ہوتی ہیں

قلت لابی عبدالله علیه السلام ما بالی اسئلک عن المسئلة فتجیبنی فیها بالجواب ثم یجیئک غیری فتجیبه فیها بجوابة آخر فقال انا نجیب الناس علی الزیادة والنقصان قال قلت فاخبرنی عن اصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله صدقوا علی محمد ام کذبوا قال بل صدقوا قال قلت فما بالهم اختلفوا فقال اما تعلم ان الرجل کان یاتی رسول الله صلی الله علیه وآله فیسأله عن المسئلة فیجیبه فیها بالجواب ثم یجیبه بعد ذلک ما ینسخ ذلک الجواب فنسخت الاحادیث بعضها بعضا

اصل عن ابی عبیدة عن ابی جعفر علیه السلام قال قال لی یا زیاد ما تقول لو افتینا رجلا ممن یتولانا بشیء من التقیة قال قلت له انت اعلم جعلت فداک قال ان اخذ به فهو خیر له واعظم اجرا

اصل - وفی روایة اخری ان اخذ به اوجر وان ترکه والله اثم

اصل عن زرارة بن اعین عن ابی جعفر علیه السلام قال سألته عن مسئلة فاجابنی ثم جاءه رجل فسأله عنها فاجابه بخلاف ما اجابنی ثم

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا بات ہے کہ ایک مسئلہ میں آپ سے پوچھتا ہوں تو آپ مجھے اس کا ایک جواب دیتے ہیں پھر میرا غیر جب آپ سے یہی مسئلہ پوچھتا ہے تو آپ اس کو دوسرا جواب دیتے ہیں فرمایا ہم جواب دیتے ہیں لوگوں کو کبھی زیادتی کے ساتھ اور کبھی کمی کے ساتھ میں نے کہا اس بنا پر کہ آنحضرت نے کم و زیادہ بیان نہیں کیا اور اصحاب نے ایسا کیا تو انھوں نے رسول کے متعلق سچ کہا یا جھوٹ فرمایا سچ کہا میں نے کہا جب ان کے بیان میں اختلاف ہے ایک کہتا ہے رسول نے یہ بیان فرمایا ہے دوسرا کہتا ہے یہ تو پھر کیا صورت ہوگی فرمایا تم نہیں جانتے کہ ایک شخص رسول کے پاس آتا ہے اور ایک مسئلہ دریافت کرتا ہے آپ اس کا جواب دیدیتے ہیں اس کے بعد وحی الہی اس حکم کو منسوخ کر دیتی ہے۔ اس کے بعد ایک دوسرا شخص آتا ہے اور وہی بات پوچھتا ہے آپ اسکو ناسخ حکم بتاتے ہیں چونکہ ایک حدیث دوسری حدیث کی ناسخ ہو جاتی ہے لہذا اصحاب کے بیان میں اختلاف ہو جاتا ہے

ابو عبیدہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر نے مجھ سے کہا اے زیاد (نام ابو عبیدہ) تم کیا کہتے ہو اس معاملہ میں کہ ہم فتوی دیں اپنے دوستوں میں سے کسی کو ایسے امر کا جس میں تقیہ ہو۔ میں نے کہا فرزند رسول آپ بہتر جانتے ہیں فرمایا اگر وہ اس پر عمل کرے گا تو اس کے لئے بہتر ہوگا اور باعث اجر عظیم۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اگر اس پر عمل کرے گا تو اجر پائے گا اور اگر ترک کرے گا تو واللہ گنہگار ہوگا

زرارہ بن اعین سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے میں نے ایک مسئلہ پوچھا حضرت نے اس کا جواب دیا پھر ایک اور شخص آیا اور یہی مسئلہ پوچھا آپ نے میرے جواب کے علاوہ

جاء رجل آخر فاجابه بخلاف ما اجابني واجاب صاحبي فلما خرج الرجلان قلت یا ابن رسول الله رجلان من اهل العراق من شیعتکم قدما یسألان فاجبت کل واحد منهما بغیر ما اجبت به صاحبه فقال یا زرارة ان هذا خیر لنا ولکم ولو اجتمعتم علی امر واحد لصدقکم الناس علینا ولکان اقل لبقائنا وبقائکم قال ثم قلت لابي عبد الله علیه السلام شیعتکم لو حملتموهم علی الاسنة او علی النار لمضوا وهم یخرجون من عندکم مختلفین قال فاجابني بمثل جواب ابیه

اصل سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول من عرف انا لا نقول الا حقا فلیکتف بما یعلم منا خلاف ما یعلم فلیعلم ان ذلک دفاع منا عنه

اصل عن ابي عبد الله علیه السلام قال سألته عن رجل اختلف فیه رجلان من اهل دینه في امر کلاهما یرویه احدهما یأمر باخذه والآخر ینهاه عنه کیف یصنع فقال یرجئه حتی یلقی من یخبره فهو في سعة حتی یلقاه

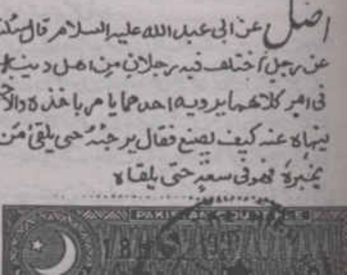

جواب دیا پھر ایک اور شخص آیا اس کو میرے جواب سے مختلف جواب دیا اور دوسرے کے جواب سے بھی الگ جب وہ دونوں آدمی چلے گئے تو میں نے کہا یابن رسول اللہ یہ دونوں عراقی آپ کے پرانے شیعوں میں سے ہیں ان کے سوالوں کے جواب آپ نے الگ الگ کیوں دیئے فرمایا اے زرارہ یہی بہتر ہے ہمارے اور تمہارے لئے اگر تم ایک ہی امر پر جمع ہو جاؤ تو مخالف تم کو اپنی مجلس سے نکال دیں گے اور پھر تم ہمارے پاس کہتے آؤ گے کہ خروج کیجئے اس طرح ہمارا اور تمہارا دنیا میں رہنا کم ہو جائے گا اس کے بعد میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ آپ کے شیعہ ایسے پکے ہیں کہ آپ حکم دیں کہ جنگ میں نیزوں پر سینے تان دیں یا آگ میں کود پڑیں تو وہ آپ کے حکم سے منہ نہ پھیریں گے پھر کیا وجہ کہ وہ آپ سے مختلف جواب سنیں پس حضرت نے وہی جواب دیا جو ان کے والد نے دیا تھا

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا جو شخص یہ جانتا ہے کہ ہم نہیں کہتے مگر حق تو اس کو چاہیے کہ اکتفا کرے اس پر جو ہم سے جانتا ہے اور اگر ہم سے کوئی بات ایسی سنے جو حکم اللہ کے خلاف ہو تو سمجھ لے کہ ہم نے تم سے دشمنوں کے ضرر کا دفع چاہا ہے (یعنی بصورت تقیہ اس کو بیان کیا ہے)

روایت ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے راوی کہتا ہے میں نے پوچھا امام علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق جس کے دو دینی بھائیوں نے ایک امر کے متعلق دو مختلف حدیثیں بیان کیں ایک سے کرنے کا حکم ثابت ہوتا ہے اور دوسرے سے نہی ایسی صورت میں وہ کیا کرے فرمایا اس کو چاہیے کہ عمل میں تاخیر کرے یہاں تک کہ ایسے شخص سے ملے جو امر واقع سے آگاہ کر سکے اس کے ملنے تک

اصل و فی روایۃ اخری بایہما اخذت من باب التسلیم وسعک

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ارایتک لو حدثتک بحدیث العام ثم جئتنی من قابل فحدثتک بخلافہ بایہما کنت تاخذ قال قلت کنت اخذ بالاخیر فقال لی رحمک اللہ

اصل قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام اذا جاء حدیث عن اولکم وحدیث عن آخرکم بایہما ناخذ فقال خذوا بہ حتی یبلغکم عن الحی فان بلغکم عن الحی فخذوا بقولہ ثم قال ابو عبد اللہ علیہ السلام انا واللہ لا ندخلکم الا فیما یسعکم و فی حدیث آخر خذوا بالاحدث

اصل سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن رجلین من اصحابنا بینہما منازعۃ فی دین او میراث فتحاکما الی السلطان والی القضاۃ ایحل ذلک قال من تحاکم الیہم فی حق او باطل فانما تحاکم الی الطاغوت وما یحکم لہ فانما یاخذ سحتاً و ان کان حقاً ثابتاً لہ لانہ اخذہ بحکم الطاغوت

تاخیر عمل جائز ہوگی
اور ایک روایت میں صاحب الزماں علیہ السلام سے ہے کہ ان دونوں روایتوں میں سے کسی ایک پر عمل کرے اس لحاظ سے کہ یہ امام مفترض الطاعۃ کا قول ہے نہ اس اعتبار سے کہ ایک قول کو دوسرے پر ترجیح دے کر

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک شیعہ سے فرمایا کہ اگر میں تم سے اس سال ایک حدیث بیان کروں اور دوسرے سال جب آؤ تو اس کے خلاف بیان کروں تو تم کس پر عمل کرو گے؟ میں نے کہا آخر والی پر امام نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے گا (یعنی پہلی روایت بنا بر تقیہ تھی)

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا اگر کوئی حدیث ہم پہلے اماموں سے پہنچے مثلاً امام زین العابدین اور دوسری ان کے بعد والے امام سے (امام محمد باقر) تو ہم کس پر عمل کریں فرمایا عمل کرو بعد والی پر جب تک کہ زندہ امام سے دوسری حدیث تم تک پہنچے جب یہ زندہ امام سے ملے تو اس پر عمل کرو۔ پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم نے بعد والے امام اور زندہ امام کے قول پر عمل کرنے کو اس لئے کہا کہ ہم ہر عزیز کو تم سے دور رکھنا چاہتے ہیں اور اگر احتمال عزیز ہو جو جس پر جا ہو عمل کرو اور ایک روایت میں ہے کہ جو تازہ تر حدیث ہو اس پر عمل کرو

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اپنے اصحاب میں سے ایسے دو شخصوں کے بارہ میں پوچھا جو آپس جھگڑا کرنے والے ہیں قرض میں یا میراث میں وہ اپنا مقدمہ لے گئے شیطان صفت بادشاہ یا غیر عادل قاضی کے پاس آیا یہ جائز ہے ان کے لئے فرمایا جو حکم بنائے گا ان کو حق یا باطل میں وہ مقدمہ لے جائے گا ایک شیطان صفت کے پاس

THE HIG

وقد امروا ان یکفروا به قال الله تعالیٰ یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا به

اصل قال ینظران الی من کان منکم ممن قد روی حدیثنا ونظر فی حلالنا وحرامنا وعرف احکامنا فلیرضوا به حکماً فانی قد جعلته علیکم حاکماً فاذا حکم بحکمنا فلم یقبله منه فانما استخف بحکم الله وعلینا رد والراد علینا الراد علی الله وهو علی حد الشرک بالله

اصل قلت فان کان کل رجل اختار رجلاً من اصحابنا فرضیا ان یکونا الناظرین فی حقهما واختلفا فیما حکما وکلاهما اختلفا فی حدیثکم قال الحکم ما حکم به اعدلهما وافقههما واصدقهما فی الحدیث واورعهما ولا یلتفت الی ما یحکم به الآخر

اصل قال قلت فانهما عدلان مرضیان عند اصحابنا لا یفضل واحد منهما علی الآخر قال ینظر الی من کان فی روایتهم عنا فی ذلک الذی حکما به المجمع علیه من اصحابک فیؤخذ به من حکمنا ویترک الشاذ الذی لیس بمشهور عند اصحابک فان المجمع علیه لا ریب فیه

اور جو وہ حکم دے گا وہ رشوت کے تحت ہوگا اگرچہ مدعی کے لئے حق ثابت ہو کیونکہ وہ فیصلہ شیطان سے لیا گیا ہے۔ حالانکہ اس سے کفر کرنے (بچنے) کا حکم دیا گیا ہے خدا فرماتا ہے وہ چاہتے ہیں اپنا محاکمہ شیطان کی طرف لے جائیں حالانکہ خدا نے ان کو حکم دیا ہے کہ وہ شیطان کے فریب میں نہ آئیں

فرمایا ان دونوں نزاع کرنے والے شیعوں کو چاہیئے کہ وہ اپنا معاملہ لے جائیں تم میں سے اس شخص کی طرف جو ہماری حدیث روایت کرتا ہے اور ہمارے حلال و حرام کو جانتا ہے اور ہمارے احکام کو پہچانتا ہے ان کو چاہیئے کہ اس کے فیصلہ پر راضی ہو جائیں اگر اس کو قبول نہ کیا تو توہین کی حکم خدا کی اور ہماری تردید کی اور جس نے ہماری تردید کی اس نے اللہ کی تردید کی اور وہ اللہ کے ساتھ شرک ہے

میں نے کہا اگر دونوں میں سے ہر ایک ایک آدمی کو حَکم انتخاب کرلے ہمارے اصحاب میں سے اور وہ دونوں اس بات پر راضی ہو جائیں کہ ان دونوں کے حق کے بارہ میں غور کریں گے پھر مختلف ہو ان کا حکم اور آپ حضرت کی حدیث کے بارہ میں بھی مختلف ہوں تو کیا کیا جائے فرمایا ان میں سے اس کے حکم کو مانا جائے جو دونوں میں زیادہ عادل ہو اور زیادہ توفیق دیا ہوا ہو اور بیان حدیث میں زیادہ صادق ہو اور زیادہ متقی پرہیزگار ہو۔ اور دوسرے کے حکم کی طرف توجہ نہ کی جائے

میں نے کہا اگر وہ دونوں یکساں عادل ہوں اور ہمارے اصحاب ان دونوں کو پسند کرتے ہوں اور ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دی جاتی ہو تو کیا ہو فرمایا یہ تمہارے شیعوں سے معلوم کیا جائے کہ کون سی حدیث ہماری ان میں زیادہ مانی جاتی ہے اسی پر عمل کیا جائے اور جو شاذ ہے

وانما الامور ثلاثة امر بین رشدہ فیتبع وامر
بین غیہ فیجتنب وامر مشکل یرد علمہ الی
اللہ والی رسولہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم حلال بیّن وحرام بیّن وشبہات
بین ذلک فمن ترک الشبہات نجا من المحرمات
ومن اخذ بالشبہات ارتکب المحرمات وہلک
من حیث لا یعلم

اصل فان کان الخبران عنکما مشہورین قد
رواہما الثقات عنکم قال ینظر فما وافق حکمہ حکم الکتاب
والسنہ وخالف العامہ فیوخذ بہ ویترک
ما خالف حکمہ حکم الکتاب والسنہ ووافق العامہ
قلت جعلت فداک ارایت ان کان الفقیہان
عرفا حکمہ من الکتاب والسنہ ووجدنا احد الخبرین
موافقا للعامۃ والآخر مخالفا لہم فبای الخبرین
یوخذ قال ما خالف العامہ ففیہ الرشاد

اصل قلت جعلت فداک فان وافقہما الخبران
جمیعا قال ینظر الی ما ہم الیہ امیل حکامہم وقضاتہم
فیترک ویوخذ بالآخر قلت فان وافق حکامہم الخبرین

اور تمہارے اصحاب میں زیادہ مشہور نہیں اسے چھوڑ دیا جائے
کیونکہ جس پر بہت سے لوگوں کا اتفاق ہو اس میں شک نہ ہوگا
اور امور شرعیہ تین قسم کے ہیں اول وہ کہ جن کی رشد و راستی
صراحتہ قرآن و حدیث میں بیان کر دی گئی ہے ان پر عمل کیا
جائے دوسرے وہ امور جن کی گمراہی بیان کر دی گئی ہے
ان سے اجتناب کیا جائے تیسرے جو مشکل ہیں اور ان کی صراحت
نہیں ان میں اللہ اور رسول کی طرف رجوع کی جائے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ حلال بیان کر دئے گئے
وہ واضح ہیں حرام بیان کر دئے گئے وہ واضح ہیں رہے
ان کے درمیان شبہات پس جس نے ان کو ترک کیا نجات
پائی محرمات سے اور جس نے ان پر عمل کیا وہ مرتکب محرمات
ہوا اور نادانی کی صورت میں وہ ہلاک ہوا
راوی نے کہا اگر آپ دونوں (امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ)
سے دو حدیثیں مشہور ہوں اور ثقہ حضرات نے ان دونوں
کی روایت بھی کی ہو تو کیا کیا جائے فرمایا یہ دیکھا جائے گا
کہ کونسی حدیث کتاب و سنت کے مطابق اور رائے عامہ
کے خلاف ہے جو موافق کتاب و سنت ہوگی اس پر عمل کیا جائے
گا اور ترک کیا جائے گا اس حدیث کو جو کتاب و سنت
کے خلاف ہوگی اور رائے عامہ کے موافق
راوی کہتا ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں اگر دو فقیہ
اس حدیث کے حکم کو کتاب و سنت سے حاصل کریں اور
ہم ان میں سے ایک کو عام لوگوں کے موافق پائیں اور دوسری
کو مخالف تو کس خبر پر عمل کریں فرمایا جو عامہ کے خلاف
ہوگی ہدایت اس میں ہوگی۔
میں نے کہا اگر مخالفوں کے دونوں گروہ دونوں خبروں کے موافق
ہوں تو کیا کیا جائے فرمایا یہ دیکھا جائے گا کہ ان کے حکام
و قاضی کس خبر کی طرف زیادہ مائل ہیں اس کو چھوڑ کر دوسرے

جمیعا قال اذا کان ذلک فارجه حتی تلقی امامک فان الوقوف عند الشبهات خیر من الاقتحام فی الهلکات

ہر عمل کیا جائے میں نے کہا اگر وہ سب دونوں خبریں دلیر موافق ہوں تو کیا ہو فرمایا توقف کرو کیونکہ شبہات کی صورت میں عمل سے رک جانا بہتر ہے ہلاکت میں پڑنے سے

باب بست و سویم اخذ بالسنّہ و شواہد کتاب

اصل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان علی کل حق حقیقۃ و علی کل صواب نوراً فما وافق کتاب اللہ فخذوہ وما خالف کتاب اللہ فدعوہ

فرمایا حضرت رسولِ خدا نے ہر ایمان کی علامت ہے اعمال صالح سے اور درستی ہے محکمات قرآن سے پس جو حدیث کتاب خدا کے موافق ہو اسے لے لو اور جو مخالف کتاب ہو اسے چھوڑ دو۔

اصل سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن اختلاف الحدیث یرویہ من نثق بہ قال اذا ورد علیکم حدیث فوجدتم لہ شاھداً من کتاب اللہ او من قول رسول اللہ صلعم والا فالذی جاءکم بہ اولی بہ

میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا اختلاف حدیث کے بارہ میں کہ جن کو ایسے لوگ بیان کرتے ہیں جن پر آپ کا اعتماد ہے تو اس صورت میں کیا ہو فرمایا اگر اس حدیث کی تصدیق کتاب خدا یا قول رسول سے ہوتی ہے تو اسے لے لو ورنہ اس کو رد کر دو

اصل سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول کل مردود الی الکتاب اللہ والسنہ و کل حدیث لا یوافق کتاب اللہ فھو زخرف

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر شے کو رد کرو کتاب و سنت کی طرف ہر وہ حدیث جو موافق کتاب اللہ نہ ہو دروغ ہے

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام مالم یوافق الحدیث القرآن فھو زخرف

فرمایا صادق آل محمد نے جو حدیث موافق قرآن نہ ہو وہ جھوٹ ہے

اصل خطب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال ایھا الناس ما جاءکم عنی یوافق کتاب اللہ فانا قلتہ وما جاءکم یخالف کتاب اللہ فلم اقلہ

حضرت رسولِ خدا نے خطبہ میں فرمایا جو حدیث میری تمہارے سامنے آئے اگر وہ کتاب خدا کے موافق ہے تو میری ہے اور اگر مخالف کتاب خدا ہے تو میری نہیں

اصل سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول من خالف کتاب اللہ و سنۃ محمد فقد کفر

میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا جس نے کتاب خدا اور سنت محمد کی مخالفت کی اس نے کفر کیا۔

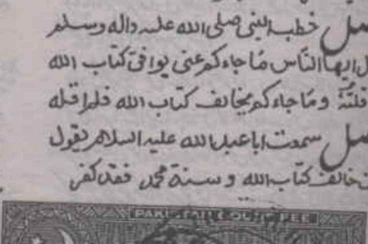

اصل عن الفضل بن یسار قال سمعت ابا جعفرؑ یقول العلم علمان فعلم عند الله مخزون لم یطلع علیه احداً من خلقه و علم علمه ملائکته و رسله فما علمه ملائکته و رسله فانه لا یکذب نفسه ولا ملائکته ولا رسله و علم عنده مخزون یقدم منه ما یشاء و یؤخر منه ما یشاء و یثبت ما یشاء

اصل عن الفضیل قال سمعت اباجعفرؑ یقول من الامور امور موقوفة عند الله یقدم منها ما یشاء و یؤخر منه ما یشاء

اصل عن ابی بصیر عن ابی عبد اللهؑ قال ان لله علمین علم مکنون مخزون لا یعلمه الا هو من ذلک یکون البداء و علم علمه ملائکته و رسله و انبیاءه فنحن نعلمه

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام قال ما بدا لله فی شیء الا کان فی علمه قبل ان یبدو له

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان الله لم یبد له من جهل

اصل عن منصور بن حازم قال سالت اباعبد الله علیه السلام هل یکون الیوم شیء لم یکن فی علم الله بالامس قال لا من قال هذا فاخزاه الله قلت ارایت ما کان و ما هو کائن الی یوم القیامة الیس

فرمایا علم الہی میں تھا خارج میں کوئی وجود نہ تھا

راوی کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ علم کی دو قسمیں ہیں ایک علم تو وہ ہے جو خدا کے پاس ہے اور کسی دوسرے کو اس پر اطلاع نہیں اور ایک علم جو اس نے اپنے ملائکہ اور مرسلین کو دیا ہے اور جو اس نے فرشتوں اور رسولوں کو علم دیا ہے تو اس میں وہ نہ اپنے نفس کی تکذیب کرتا ہے اور نہ اپنے ملائکہ اور مرسلین کی اور جو علم اس کے پاس محفوظ ہے اس میں وہ جس چیز کو چاہتا ہے مقدم کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے موخر کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ثابت کرتا ہے

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا کچھ امور ایسے ہیں جن کا علم صرف اللہ کو ہے وہ جسے چاہتا ہے مقدم کرتا ہے جسے چاہتا ہے موخر کرتا ہے

راوی کہتا ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ کے علم کی دو قسمیں ہیں ایک علم مکنون و مخزون ہے خدا کے سوا اس کو کوئی نہیں جانتا اور اسی سے بداء کا تعلق ہے اور ایک وہ علم ہے جو اس نے اپنے ملائکہ اور مرسلین و انبیا کو دیا ہے۔ ہمارے علم کا تعلق اسی سے ہے

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کسی چیز میں اللہ کے لئے بداء واقع نہیں ہوا مگر یہ کہ اس کے ظاہر ہونے سے پہلے وہ اس کے علم میں تھا۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا کو جہالت سے کبھی بداء واقع نہیں ہوا

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا کوئی امر آج ایسا ہے جس کا علم ایک دن پہلے خدا کو نہ ہو فرمایا نہیں جو ایسا کہے خدا اس کو ذلیل کرے گا میں نے کہا کیا جو کچھ ہو چکا اور جو قیامت تک ہونے والا ہے وہ سب

فی علم الله قال بلی قبل ان یخلق الخلق

اصل عن مالک الجهنی قال سمعت اباعبدالله ع
یقول لو علم الناس ما فی القول بالبداء من الاجر
ما فتروا عن الکلام فیه

اصل عن مرازم بن حکیم قال سمعت اباعبدالله
علیه السلام یقول ما تنبأ نبی قط حتی یقر لله بخمس
خصال بالبداء والمشیئة والسجود والعبودیة
والطاعة

اصل عن ابی عبدالله علیه السلام قال ان
الله عز و جل اخبر محمدا صلعم بما کان منذ کانت الدنیا
وبما یکون الی انقضاء الدنیا واخبره بالمحتوم من
ذلک واستثنی علیه فیما سواه

اصل عن الریان بن الصلت قال سمعت الرضا
یقول ما بعث الله نبیا الا بتحریم الخمر وان یقر لله
بالبداء

اصل عن معلی بن محمد قال سئل العالم کیف علم الله
قال علم وشاء واراد وقدر وقضی وامضی فامضی
ما قضی وقضی ما قدر وقدر ما اراد فبعلمه کانت
المشیة وبمشیته کانت الارادة وبارادته کان
التقدیر وبتقدیره کان القضاء وبقضائه کان
الامضاء والعلم متقدم علی المشیة والمشیة
ثانیة والارادة ثالثة والتقدیر واقع علی القضاء
بالامضاء فلله تبارک وتعالی البداء فیما علم متی شاء
وفیما اراد لتقدیر الاشیاء فاذا وقع القضاء بالامضاء
فلا بداء فالعلم فی المعلوم قبل کونه والمشیة

علم الٰہی میں ہے فرمایا بے شک مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے
ہر بات کا اسکو علم تھا

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر لوگ جانتے کہ
اقرار بدا میں کتنا ثواب عظیم ہے تو وہ اس کے متعلق گفتگو
کرنے سے روگردانی نہ کرتے کیونکہ وہ ایمان بالغیب ہے

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کوئی نبی نبی نہیں
بنایا گیا مگر پانچ چیزوں کا اقرار کرنے کے بعد بدا، مشیت
سجدہ۔ بندگی اور اطاعت

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے آگاہ کیا حضرت
رسولخدا کو جب سے دنیا بنی اور جب تک ختم ہوگی تمام باتوں سے
اور خبر دی حضرت کو وقت معین پر ہونے والی چیزوں سے
اور مستثنیٰ کیا ماسوا کو یعنی کچھ باتیں ایسی تھیں کہ ان کا
علم حضرت کو نہ دیا گیا

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام کو فرماتے سنا
خدا نے نہیں مبعوث کیا کسی نبی کو مگر یہ کہ اس پر شراب کو حرام
کیا اور بدا کا اس سے اقرار لیا

راوی نے پوچھا کیونکر جانا اللہ نے نظام مخلوقات کو آیا
ایجاد سے قبل علم تھا یا بعد میں ہوا فرمایا اس نے جانا
چاہا ارادہ کیا اندازہ کیا حکم دیا اس کو جاری کیا پس
جاری کیا جس کا حکم دیا اور جو حکم دیا اس کا اندازہ کیا اور
جو اندازہ کیا ارادہ کیا پس علم کے ساتھ اس کی مشیت
ہے اور مشیت کے ساتھ ارادہ ہے اور ارادہ کے ساتھ
اندازہ ہے اور اندازہ کے ساتھ حکم ہے اور حکم کے ساتھ
اجراء ہے۔ پس علم مقدم ہے مشیت پر، مشیت کا نمبر دوسرا ہے
اور ارادہ کا تیسرا اور تقدیر یعنی اندازہ واقع ہوتا ہے
حکم بالاجراء پر پس خدا کے لئے بداء ہے علم میں جبکہ اس کی مشیت ہو

و قال هذا لا ادري وقال انا ادري فاشهد ان عليا كان قيم القرآن وكانت طاعته مفترضة وكان الحجة على الناس بعد رسول الله صلعم وان ما قال في القرآن فهو حق فقال رحمك الله

اصل قد كان عند ابي عبد الله عليه السلام جماعة من اصحابه منهم حمران بن اعين و محمد بن نعمان وهشام بن السالم والطيار وجماعة فيهم هشام بن الحكم وهو شاب فقال ابو عبد الله يا هشام الا تخبرني كيف صنعت بعمرو بن عبيد وكيف سالته فقال هشام يا ابن رسول الله اني اجلك واستحييك ولا يعمل لساني بين يديك فقال ابو عبد الله اذا امرتكم بشيء فافعلوا قال هشام بلغني ما كان فيه عمرو بن عبيد و جلوسه في مسجد البصرة فعظم ذلك علي فخرجت اليه ودخلت البصرة يوم الجمعة فاتيت مسجد البصرة فاذا انا بحلقة كبيرة فيها عمرو بن عبيد و عليه شملة سوداء متزر بها من صوف و شملة مرتد بها والناس يسالونه فاستفرجت الناس فافرجوا لي ثم قعدت في آخر القوم على ركبتي ثم قلت ايها العالم اني رجل غريب تاذن لي في مسئلة فقال لي نعم فقلت له

کہا ابن مسعود کہ وہ عالم ہے۔ عمر کہ وہ عالم ہیں حذیفہ کہ وہ بھی عالم ہیں۔ میں نے کہا کیا سب قرآن کے عالم ہیں انھوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا پھر میں کسی کو یہ کہتے کیوں نہیں پاتا کہ پورے قرآن کا علم رکھنے والا بجز علی کوئی نہیں۔ میں قرآن کے سوا ایک کو بھی ایسا نہیں پاتا۔ اگر قوم میں عالم قرآن ہوتے تو ایسا کیوں ہوتا ایک کہے میں یہ نہیں جانتا دوسرا کہے میں یہ نہیں جانتا اور علی کہیں میں جانتا ہوں پس میں گواہی دیتا ہوں کہ علی عالم و محافظ قرآن ہیں اور لوگوں پر حجت ہیں رسول کے بعد اور جو کچھ انھوں نے قرآن کے متعلق بتایا ہے وہ حق ہے۔ یہ سنکر امام علیہ السلام نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے

امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اصحاب کی ایک جماعت حاضر تھی جن میں حمران بن اعین و محمد بن نعمان و ہشام بن سالم اور طیار اور ہشام بن الحکم بھی تھے ہشام بن الحکم ایک جوان آدمی تھے حضرت ابو عبد اللہ (امام) نے فرمایا اے ہشام ذرا بتاؤ تو عمرو بن عبید سے تم نے کیا گفتگو کی تھی اور کیا کیا سوال کئے تھے۔ ہشام نے کہا یا ابن رسول اللہ آپ کا احترام میری نظر میں بہت زیادہ ہے۔ حیا مانع ہے اور آپ کے سامنے بولنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ حضرت نے فرمایا جو میں نے حکم دیا ہے اس کو بجا لاؤ۔ ہشام نے کہا مجھے پتہ چلا کہ عمرو بن عبید مسجد بصرہ میں وعظ کیا کرتا ہے۔ یہ امر مجھ پر براشت گزرا میں کوفہ سے چلا اور جمعہ کے روز بصرہ پہنچا۔ پھر مسجد بصرہ میں آیا میں نے دیکھا ایک بہت بڑا حلقہ جمع ہے اور عمرو بن عبید معتزلی ان میں بیٹھا ہے سیاہ عمامہ باندھے ہوئے اونی ازار پہنے ہوئے اور اونی چادر اوڑھے ہوئے لوگ اس سے سوال کر رہے ہیں میں لوگوں کو ہٹاتا بچاتا آگے بڑھا اور آخر صف میں دو زانو ہو بیٹھا میں نے کہا اے عالم میں مرد مسافر ہوں تجھ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں

ألكَ عين ؟ فقال يا بُنيَّ أيّ شيء هذا من سؤال
وشيء تراه كيف تسأل عنه فقلت هكذا مسألتي
فقالَ يا بنيَّ سَل وإن كانت مسألتك حمقاء قلتُ
اجبني فيها قال لي سَل قلتُ الكَ عين قال نعم قلتُ
مَا تصنعُ بها قالَ أرى بها الألوان والأشخاص
قلتُ فلكَ انفٌ قالَ نعم قلتُ مَا تصنع به قالَ
اشمّ به الرائحة قلت الكَ فم قال نعم قلت ما تصنع
به قال اذوق به الطعم قلت فلكَ أذن قال نعم
قلتُ مَا تصنع بها قال اسمعُ بها الصوت قلتُ
الكَ قلبٌ قال نعم قلتُ فما تصنع به قال اميز به
كلّما ورد على هذه الجوارح والحواس . قلتُ او
ليسَ في هذه الجوارح غنى عن القلب فقال لا
قلتُ وكيف ذلكَ وهي صحيحة سليمة قالَ يا
بنيَّ انّ الجوارحَ اذا شكّت في شيء شمّته اورأته
اوذاقته اوسمعته ردّته الى القلب فيستيقنُ
اليقين ويبطل الشك قال هشام فقلتُ له فانما
اقام الله القلب لشك الجوارح قال نعم قلتُ لابدّ
من القلب والا لم تستيقن الجوارح قالَ نعم
فقلت له يا ابامروان فالله تباركَ وتعالى لم يترك
جوارحكَ حتى جعل لها اماماً يصحح لها الصحيح و
يتيقن به ما شك فيه ويتركُ هذا الخلقَ كلهم
في حيرتهم وشكهم واختلافهم لا يقيم لهم
اماماً يردّون اليه شكهم وحيرتهم ويقيم لكَ
اماماً لجوارحكَ تردّ اليه حيرتكَ وشككَ قال
فسكت ولم يقل لي شيئاً ثم التفت اليّ فقال لي
انت هشام بن الحكم فقلت له لا قال امن جلسائه
فقلت لا قال فمن اين انت قلت من اهل الكوفه

اس نے کہا پوچھو میں نے کہا تمہارے آنکھ ہے اس نے کہا
بیٹا یہ کیسا سوال ہے تم دیکھتے ہو اور پھر یہ سوال کرتے ہو
میں نے کہا میرا سوال ایسا ہی ہے اس نے کہا خیر پوچھو اگرچہ
یہ احمقانہ سوال ہے میں نے کہا جیسا بھی ہے آپ جواب دیجئے
اس نے کہا بہتر پوچھو میں نے کہا
میں - آپ کے آنکھ ہے
عمرو - ہے
میں - آپ اس سے کیا کام لیتے ہیں
عمرو - رنگ اور اجسام کو دیکھتا ہوں
میں - آپ کے ناک بھی ہے   عمرو - ہے میں - اس سے کیا کام لیتے ہیں
عمرو - خوشبو بدبو سونگھتا ہوں
میں - آپ کے کان بھی ہیں
عمرو - ہیں
میں - ان سے کیا کام لیتے ہیں
عمرو - آوازیں سنتا ہوں
میں - آپ کے زبان ہے
عمرو - ہے
میں - اس سے کیا کام لیا جاتا -
عمرو - کھانے کا ذائقہ معلوم ہوتا
میں - آپ کے دل بھی ہے
عمرو - ہے
میں - یہ کیا کام کرتا ہے
عمرو - جب مجھے حواس کے مدرکات میں شک واقع ہوتا
ہے تو دل کی طرف رجوع کرتا ہوں جس سے یقین حاصل
ہو جاتا ہے اور شک دور ہو جاتا ہے
میں - تو خدا نے دل کو حواس کا شک دور کرنے کیلئے بنایا ہے
عمرو - بے شک -

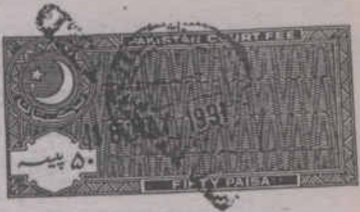

قالَ فانتَ هو ثم ضمّن الیه واقعدنی فی مجلسه
وزال عن مجلسه وما نطق حتی قمت قال فضحک
ابو عبد الله وقالَ یا هشام مَن علّمک هذا
قلتُ شئ اخذته منک والفته فقال هذا
والله مکتوب فی صحف ابراهیم وموسیٰ

اصل عن یونس بن یعقوب قال کنتُ عند
ابی عبد الله علیه السلام فورد علیه رجل من
اهل الشام فقال انی رجل من اهل الشام
انی رجل صاحب کلام وفقه وفرائض قد جئتُ
لمناظرة اصحابک

فقال ابو عبد الله علیه السلام کلامک من کلام
رسول الله او من عندک فقال من کلام رسول
الله ومن عندی

فقال ابو عبد الله علیه السلام فانت اذا شریک
رسول الله صلعم قال لا فسمعت الوحی عن الله

میں - تو بیشک قلب کے اعضا کا شک دور نہیں ہو سکتا

عمرو - بے شک

میں اے ابو مروان جب خدا نے ان چند حواس کو اس نے بغیر امام نہیں چھوڑا کہ ان کا علم صحیح رہے اور یقین حاصل ہو کر شک دور ہو تو بھلا اپنے تمام بندوں کو حیرت، شک اور اختلاف کی حالت میں کیسے چھوڑ دیا اور کوئی ایسا ہادی نہ بنایا کہ ان کے شک و حیرت کو دور کرے اور ان کے اختلاف کو مٹائے - یہ سنکر وہ ساکت ہو گیا اور کچھ نہ کہا پھر میری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا تم ہشام ابن الحکم ہو میں نے کہا نہیں - کہا ان کے مصاحبوں میں سے ہو میں نے کہا نہیں اس نے پوچھا پھر تم کہاں کے رہنے والے ہو میں نے کہا اہل کوفہ سے ہوں - اس نے کہا بس تم وہی ہو پھر مجھے اپنے پاس بٹھلا اور جب تک میں بیٹھا رہا خاموش رہا امام یہ سنکر ہنسے اور فرمایا اے ہشام یہ تمہیں کس نے سکھایا - میں نے کہا یہ تو آپ ہی سے اخذ کر کے ترتیب دیا ہے فرمایا یہی دلیل ابراہیم و موسیٰ کے صحیفوں میں ہے

یونس بن یعقوب سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ایک روز حاضر تھا کہ ایک شامی آیا اور کہنے لگا میں شام کا رہنے والا ہوں اور علم کلام و فقہ و فرائض کا عالم ہوں اس لئے آیا ہوں کہ آپ کے اصحاب سے مناظرہ کروں

حضرت نے فرمایا تیرا کلام رسول کے کلام سے ہوگا یا تیری طرف سے اس نے کہا کچھ رسول کا کلام ہوگا اور کچھ میری طرف سے ہوگا

حضرت نے فرمایا تو اس صورت میں تو رسول اللہ کا شریک بن گیا اس نے کہا نہیں فرمایا تو کیا تو نے اللہ کی وحی سنی ہے

يخبرك؟ قال لا قال فيجب طاعتك كما يجب طاعة رسول الله صلعم قال لا

فالتفت ابو عبد الله عليه السلام الي فقال يا يونس بن يعقوب هذا قد خصم نفسه قبل ان يتكلم ثم قال يا يونس ولو كنت تحسن الكلام كلمته قال يونس فيا لها من حسرة فقلت جعلت فداك اني سمعتك تنهى عن الكلام وتقول ويل لاصحاب الكلام يقولون هذا ينقاد وهذا لا ينقاد وهذا ينساق وهذا لا ينساق وهذا نعقله وهذا لا نعقله فقال ابو عبد الله انما قلت ويل لهم ان تركوا ما اقول وذهبوا الى ما يريدون

جس نے مجھے خبر دی ہے اس نے کہا نہیں فرمایا تو کیا تیری اطاعت رسول کی اطاعت کی طرح واجب ہے کہا نہیں

حضرت نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے یونس بن یعقوب دیکھو اس نے مکالمہ سے پہلے ہی اپنے کو ملزم بنا لیا پھر حضرت نے فرمایا اگر میرے کلام کو تو نے اچھی طرح سمجھ لیا ہے تو اس سے کلام کر پھر فرمایا اے یونس افسوس ہے اس پر کہ تو نے علم کلام کو اچھی طرح حاصل نہیں کیا میں نے کہا آپ نے چونکہ کلام سے روک دیا ہے اور فرمایا ہے کہ وائے ہو اہل کلام پر کہ وہ کہتے ہیں یہاں اختلاف دلیل ہے یہاں نہیں ہے یہاں ظہور دلیل ہے یہاں نہیں یہ ہماری سمجھ میں آتا ہے یہ نہیں آتا یعنی مجادلہ اور مکابرہ کرتے ہیں اور قرآن و حدیث سے روگردانی کر کے کچھ کا کچھ کہتے ہیں بس ایسے کلام سے منع کیا ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا وائے ہو ان لوگوں پر جنہوں نے میرے قول کو ترک کیا اور دوسرے لوگوں کی باتوں کو بیان کرنے لگے

ثم قال لي اخرج الى الباب فانظر من ترى من المتكلمين فادخله قال فادخلت حمران بن اعين فكان يحسن الكلام وادخلت الاحول وكان يحسن الكلام وادخلت هشام بن سالم وكان يحسن الكلام وادخلت فيه الماهر وكان عندي احسنهم كلاما وكان قد تعلم الكلام من علي بن الحسين صلوات الله عليه

پھر مجھ سے فرمایا دروازہ پر جاؤ اور دیکھو متکلمین میں سے جو نظر آئے اس کو بلاؤ پس میں نے بلایا حمران بن اعین کو یہ علم کلام خوب جانتے تھے۔ پھر احول کو بلایا علم کلام کے یہ بھی ماہر تھے پھر ہشام ابن سالم کو بلایا یہ بھی علم کلام سے خوب واقف تھے پھر ماہر آئے میرے نزدیک یہ ان سب سے زیادہ قابل تھے کیونکہ انہوں نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے حاصل کیا تھا

فلما استقر بنا المجلس وكان ابو عبد الله عليه السلام قبل الحج يستقر اياما في جبل في طرف الحرم في فازة له مضروبة قال فاخرج ابو عبد الله عليه السلام راسه من فازته فاذا هو ببعير يخب فقال عليه السلام هشام ورب الكعبة

اس کے بعد ہم سب بیٹھ گئے اس ضمن میں یہ بھی کہہ دوں کہ امام علیہ السلام نے قبل حج کچھ دن حرم کے پاس ایک پہاڑ کے دامن میں گزارے تھے وہاں آپ کے لئے ایک چھوٹا سا خیمہ نصب کر دیا گیا تھا آپ نے اس میں سے سر نکال کر دیکھا تو ایک اونٹ بلبلاتا نظر آیا فرمایا خدا کی قسم یہ ہشام آ رہا ہے

PAKISTAN

... فلما ان هشاما ... رجل من ولد عقيل كان شديد
المحبة ... فورد هشام بن الحكم وهو اول ما اختطت
لحيته وليس فينا الا من هو اكبر سناً منه قال فوسع
له ابو عبد الله عليه السلام وقال ناصرنا بقلبه
ولسانه ويده

ثم قال يا حمران كلم الرجل فظهر عليه حمران،
ثم قال يا طاقي كلمه فظهر عليه الاحول ثم قال
يا هشام بن سالم كلمه فتعارفا ثم قال ابو عبد الله
عليه السلام لقيس الماصر كلمه فاقبل ابو عبد الله يضحك
من كلامهما مما قد اصاب الشامي

فقال للشامي كلم هذا الغلام يعني هشام بن الحكم
فقال نعم فقال لهشام يا غلام سلني في امامة
هذا فغضب هشام حتى ارتعد ثم قال للشامي يا
هذا اربك انظر لخلقه ام خلقه لانفسهم فقال الشامي
بل ربي انظر لخلقه

فقال ففعل بنظره ماذا قال اقام لهم حجة ودليلاً
كيلا يتشتتوا او يختلفوا يتالفهم ويقيم اودهم
ويخبرهم بفرض ربهم قال فمن هو قال رسول الله
صلعم قال هشام فبعد رسول الله قال الكتاب والسنة
قال هشام فهل نفعنا الكتاب والسنة في رفع الاختلاف
عنا قال الشامي نعم قال فلم اختلفنا انا وانت و
صرت الينا من الشام في مخالفتنا اياك قال فسكت
الشامي فقال ابو عبد الله ع للشامي ما لك لا تتكلم
قال الشامي ان قلت لم نختلف كذبت وان قلت
ان الكتاب والسنة يرفعان عنا الاختلاف ابطلت
لانهما يحتملان الوجوه وان قلت قد اختلفنا

ہم کو معلوم ہوا کہ ہشام اولاد عقیل ابن ابو طالب سے ہیں
اور بڑے شدید المحبت انسان ہیں پس ہشام بن ...
وہ سبزہ آغاز تھے اور وہ ہم سب سے کم سن تھے امام نے
ان کو اپنے پہلو میں جگہ دی اور فرمایا ہماری مدد کرتا ہے
قلب اور زبان اور ہاتھ سے

پھر فرمایا اے حمران اس شامی سے مناظرہ کرو وہ اس پر
غالب آگئے پھر فرمایا اے طاقی اب تم بحث کرو وہ بھی اس
پر غالب آئے پھر ہشام بن سالم سے فرمایا اب تم اس کی خبر لو
انھوں نے دونوں سے الگ بحث کی پھر حضرت نے قیس ماصر
کو حکم دیا۔ حضرت ان دونوں کے مکالمہ سے ہنسے۔ شامی
کو ان کے مقابل کامیابی نہ ہوئی اور اس کو اضطراب لاحق ہوا
شامی نے کہا اے لڑکے مجھ سے ان کی امامت میں گفتگو کرو
ہشام کو یہ سنکر غصہ آیا اور انتہائے غیظ میں تھر تھر کانپنے
لگے اور فرمایا اے شخص یہ بتا تیرا رب مخلوق کی کارسازی
زیادہ کر سکتا ہے یا مخلوق خود شامی نے کہا اللہ ہی بہتر کارساز
ہے بہ نسبت مخلوق کے

ہشام نے کہا خدا نے مخلوق کی بہتری کے لئے کیا کیا اس نے کہا
ان کے لئے دلیل اور حجت کو قائم کیا تاکہ وہ متفرق نہ ہوں
اور اختلاف ان میں پیدا نہ ہو اور الفت سے رہیں اور
ان کی کجروی درست ہو جائے۔ ہشام نے کہا وہ کون ہے
شامی نے کہا رسول اللہ پوچھا رسول کے بعد۔ اس نے کہا
کتاب وسنت۔ کہا کیا کتاب وسنت نے ہمارے اختلاف
کو دور کر دیا۔ شامی نے کہا ہاں۔ ہشام نے کہا پھر ہمارے
اور تمہارے درمیان اختلاف کیوں ہے اور تم ہماری
مخالفت میں شام سے یہاں تک کیوں آئے یہ سنکر
وہ شامی چپ ہو گیا امام نے فرمایا بولتے کیوں نہیں
اس نے کہا کیا بولوں اگر کہتا ہوں اختلاف نہیں، ...

وكل صاحب مقالة يدّعي الحق فلم ينفعنا اذن الكتاب

والسنة الا ان لي عليه هذه الحجة فقال ابو عبد الله

عليه السلام سله تجده مليا فقال الشامي يا هذا

من انظر للخلق اربهم ام انفسهم فقال هشام

ربهم انظر لهم منهم لانفسهم فقال الشامي

فهل اقام لهم من يجمع لهم كلمتهم ويقيم اودهم

ويخبرهم بحقهم من باطلهم قال هشام في وقت

رسول الله او الساعة قال الشامي في وقت رسول الله

والساعة من فقال هشام هذا القاعد الذي تشد

اليه الرحال ويخبرنا باخبار السماء والارض وراثة

عن اب عن جد قال الشامي كيف لي ان اعلم ذلك

قال هشام سله عما بدا لك قال الشامي قطعت

عذري فعلي السؤال فقال ابو عبد الله ع يا شامي

اخبرك كيف كان سفرك وكيف كان طريقك كان

كذا وكذا فاقبل الشامي يقول صدقت اسلمت

لله الساعة فقال ابو عبد الله ع بل امنت بالله

الساعة ان الاسلام قبل الايمان وعليه يتوارثون

ويتناكحون والايمان عليه يثابون فقال الشامي

صدقت ثم التفت ابو عبد الله الى حمران فقال

تجري الكلام على الاثر فتصيب والتفت الى هشام

بن سالم فقال تريد الاثر ولا تعرفه ثم التفت

الى الاحول فقال قياس رواغ تكسر باطلا بباطل

الا ان باطلك اظهر ثم التفت الى قيس الماصر فقال

تتكلم واقرب ما تكون من الخبر عن رسول الله ص

ابعد ما تكون منه تمزج الحق مع الباطل وقليل الحق

تو جھوٹ ہے اور اگر یہ کہوں کہ کتاب و سنت اختلاف کو دور کرنے والے ہیں تو یہ بھی صحیح نہیں اور اگر کہتا ہوں کہ ہم میں اختلاف ہے اور ہم میں سے ہر ایک اپنے حق پر ہونے کا مدعی ہے تو ایسی صورت میں کتاب و سنت نے ہمیں فائدہ کیا دیا۔ بے شک اس کی یہ حجت مجھ پر قائم ہوئی حضرت نے فرمایا اے شامی اب یہی سوال تو ہشام سے کر تو اس کو بھرپور پائے گا۔ یہ سنکر شامی نے کہا اے ہشام یہ بتاؤ کہ خدا بندوں کا زیادہ کارساز ہے یا بندے اپنے لئے خود۔ ہشام نے کہا ان کا رب ان کے لئے ان سے زیادہ کارساز ہے۔ شامی نے کہا پس اس نے کوئی ایسی چیز بندوں کے لئے کی ہے جس سے وہ ایک مرکز پر جمع ہو جائیں ان کی کجی دور ہو اور ان کو اپنے حق سے آگاہی ہو۔ ہشام نے کہا رسول کے وقت میں بتاؤں یا اب اس نے کہا اب کے لئے بتاؤ۔ ہشام نے کہا اب حجت خدا یہ ہیں جو تیرے سامنے بیٹھے ہیں دور دور سے لوگ آکر انہی سے آسمان و زمین کی خبریں معلوم کرتے ہیں۔ یہ اپنے باپ دادا کے علوم کے وارث ہیں۔ اس نے کہا میں یہ کیسے جانوں ہشام نے کہا جو تیرا دل چاہے ان سے سوال کر لے۔ شامی نے کہا تم نے مجھے قائل کر دیا اب مجھے سوال کرنا ہے۔ حضرت نے فرمایا اے شامی کیا میں تجھے تیرے سفر کے حالات بتاؤں سن یہ یہ واقعات راہ میں تجھے پیش آئے۔ اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا میں اب اسلام لے آیا فرمایا بلکہ یوں کہو میں اب ایمان لے آیا کیونکہ اسلام قبل ایمان ہے اسلام لانے سے میراث ملتی ہے مناکحت صحیح ہوتی ہے اور ایمان لانے کے بعد اعمال کا ثواب ملتا ہے ہشام نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور آپ

یکفی عن کثیر انت والاحول فقفزا ن جاذم قا ن
قال یونس فظننت واللہ انہ یقول لھشام قریباً مما
قال لھما ثم قال یا ھشام لا تکاد تقع تلوی رجلیک اذا
ھممت بالارض طرت مثلک فلیکلم الناس فاتق
الزلۃ والشفاعۃ من ورائھا انشاء اللہ

اصل عن علی بن الحکم عن ابان قال اخبرنی
الاحول ان زید بن علی بن الحسین علیہما السلام
بعث الیہ وھو مستخف قال فاتیتہ فقال لی یا ابا جعفر
ما تقول ان طرقک طارق منا اتخرج معہ قال قلت لہ
ان کان اباک واخاک خرجت معہ قال فقال لی فانا
ارید ان اخرج اجاھد ھولاء القوم فاخرج معی قال
قلت لا ما افعل جعلت فداک قال فقال لی اترغب
نفسک عنی قال قلت لہ انما ھی نفس واحدۃ فان کان
للہ فی الارض حجۃ فالمتخلف عنک ناج والخارج
معک ھالک وان لا تکن للہ حجۃ فی الارض فالمتخلف
عنک والخارج معک سواء قال فقال لی یا ابا جعفر
کنت اجلس مع ابی علی الخوان فیلقمنی البضعۃ السمینۃ

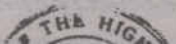

آپ وصی اناؤ جیا ہے۔ پھر حضرت نے نزان سے فرمایا تم نے
اپنے کلام کو جابرونز کے جاری کیا اور اس میں اس لئے کامیاب
ہوئے کہ اس کی سند تکلمات سے تھی پھر احول سے فرمایا تم نے
قیاس سے کام لیا اور باطل کو باطل سے توڑا لیکن تمہارا باطل
زیادہ ظاہر تھا۔ پھر قیس ماصر سے فرمایا تم نے جو کچھ کہا وہ
احادیث رسول سے زیادہ قریب تر تھا اور احادیث مخالف
سے کم یعنی تم نے ان احادیث رسول کو پیش کیا جن کو مخالف نہیں
مانتا تم نے حق و باطل کو ملا کر پیش کیا حالانکہ کم حق باطل کثیر
پر غالب آتا ہے تم اور احول کو دیکھ کر کنارہ پر آنے والے ہو
یونس نے کہا میرا گمان یہ تھا کہ حضرت ہشام کے بارہ میں بھی کچھ
ایسا ہی کہیں گے جیسا کہ ان دونوں کے بارہ میں کہا ہے لیکن
آپ نے فرمایا اے ہشام تم مخالفوں کے قریب میں کبھی نہ آؤ گے
اور پائے ثبات میں تزلزل اور اضطراب نہ ہوگا تم جب بحث
بحث کرتے تو زمین سے بلند ہو کر اس کے اطراف پر خوب نظر
کر لیتے ہو پس اللہ نے چاہا تو اس کے بعد ہر لغزش سے محفوظ رہو گے
ابان سے مروی ہے کہ خبر دی مجھے احول نے کہ زید بن علی بن
الحسین نے کسی کو ان کی تلاش میں بھیجا اس زمانہ میں زید چھپے ہوئے
تھے پس میں ان کے پاس آیا۔ انھوں نے مجھ سے کہا اے ابو جعفر
اگر ہم میں سے کوئی آنے والا تمہارے پاس آئے تو کیا تم اس کے
ساتھ خروج کرو گے میں نے کہا اگر آپ کے باپ یا بھائی ہوں گے
تو میں ان کے ساتھ ضرور خروج کروں گا۔ انھوں نے کہا میرا
ارادہ ہے کہ اس قوم سے جہاد کرنے کو نکلوں لہٰذا تم میرے
ساتھ ہو میں نے کہا میں ایسا نہ کروں گا۔ انھوں نے کہا کیا تم
مجھ سے نفرت کرتے ہو۔ میں نے کہا میری ایک اکیلی جان ہے
آپ کو اس سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اگر روئے زمین پر خدا
کی کوئی حجت (منصوص من اللہ امام) ہے تو آپ سے علیحدگی
کرنے والا ناجی ہے اور آپ کے ساتھ نکلنے والا ہلاک ہونے والا ہے

دوسرا باب طبقات انبیاء و رسل و آئمہ

اصل قالَ ابو عبد اللہ علیہ السّلام الانبیاء و المرسلون علی اربع طبقات فنبیّ منبأ فی نفسہ لا یعدو غیرھا و نبی یری فی النّوم و یسمع الصوت ولا یعاینہ فی الیقظۃ ولم یبعث الی احد وعلیہ امام مثل ما کان ابراھیم علی لوط علیہما السّلام و نبیّ یریٰ فی منامہ ویسمع الصوت ویعاین الملک وقد ارسل الیٰ طائفۃ قلّوا اوکثروا کیونس " وارسلناہ الی الف اویزیدون " قالَ یزیدون ثلاثین الفاً وعلیہ امام والذی یریٰ فی نومہ ویسمع الصّوتَ ویعاینُ فی الیقظۃ وھو امام مثل اولی العزم وقد کان ابراھیم نبیا ولیسَ بامام حتی قال اللہ اِنی جاعلک للناس اماما قالَ ومن ذرّیتی فقال اللہ لاینال عہدی الظّالمین من عبد صنماً او وثناً لایکون اماماً

اصل عن زید الشحام قال سمعتُ ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول انّ اللہ تبارک وتعالیٰ اتخذ ابراھیم عبداً قبل ان یتخذہٗ نبیاً و انّ اللہ اتخذہٗ نبیاً قبل ان یتخذہٗ رسولاً و انّ اللہ اتخذہٗ رسولاً قبل ان یتخذہٗ خلیلاً و ان اللہ اتخذہ خلیلاً قبل

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے انبیاء و مرسلین کے چار طبقے ہیں ایک نبی وہ ہے جس کے نفس کو بذریعہ وحی غیب سے آگاہ کیا گیا ہے دوسرے سے اسکی آگاہی کا تعلق نہیں یعنی فرشتہ اس پر نہیں آیا دوسرے وہ ہے جو خواب میں فرشتہ کو دیکھتا ہے اسکی آواز سنتا ہے اور جاگتے میں نہیں دیکھتا اور وہ کسی کی طرف مبعوث نہیں کیا گیا بلکہ اس کا ایک امام ہوتا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام لوط پر امام تھے اور ایک نبی وہ ہے جو خواب میں دیکھتا ہے اور فرشتہ کی آواز سنتا ہے اور اس کو ظاہر بظاہر دیکھتا ہے اور اسکو بھیجا جاتا ہے ایک گروہ کی طرف کم ہو یا زیادہ جیسے یونس ؑ جن کے متعلق خدا نے کہا ہے اور ہم نے اس کو بھیجا ایک ہزار یا زیادہ کی طرف " اور زیادہ سے مراد تیس ہزار ہیں اور اس پر بھی امام ہوتا ہے اور چوتھے وہ نبی ہے جو بحالت خواب فرشتہ کو دیکھتا ہے اس کا کلام سنتا ہے اس کا وجود بحالت بیداری دیکھتا ہے وہ امام ہوتا ہے جیسے انبیاء اولوالعزم حضرت ابراہیم پہلے نبی تھے امام نہیں تھے پھر خدا نے ان کو امام بنایا انھوں نے کہا اور میری ذریت سے بھی امام بنانا فرمایا اس عہدہ امامت کو ظالم نہ پائیں گے یعنی جس نے بت پرستی کی ہو گی وہ امام نہ ہو گا

زید شحام سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے ابراہیم کو پہلے عبد بنایا پھر نبی اس کے بعد رسول اس کے بعد خلیل

جعلت فداك ما الفرق بين الرسول والنبي والامام
قال فكتب او قال الفرق بين الرسول والنبي والامام
ان الرسول الذي نزل عليه جبرئيل ويسمع كلامه
وينزل عليه الوحي وربما راى في منامه نحو رؤيا ابراهيم
عليه السلام والنبي ربما يسمع الكلام وربما راى الشخص
ولم يسمع والامام الذي يسمع الكلام ولا يرى الشخص

اصل عن الاحول قال سئلت ابا جعفر علیه السلام
عن الرسول والنبي والمحدث قال الرسول الذي
ياتيه جبرئيل قبلاً فيراه ويكلمه فهذا الرسول
واما النبي فهو الذي يرى في منامه نحو رؤيا ابراهيم
ونحو ما كان رأى رسول الله صلعم من اسباب النبوة
قبل الوحي حتى اتاه جبرئيل من عند الله بالرسالة
وكان محمد صلعم حين جمع له النبوة وجاءته الرسالة
من عند الله يجيئه بها جبرئيل ويكلمه قبلاً
ومن الانبياء من جمع له النبوة ويرى في منامه
وياتيه الروح ويكلمه ويحدثه من غير ان يكون
يرى في اليقظة واما المحدث فهو الذي يحدث
فيسمع ولا يعاين ولا يرى في منامه

اصل عن ابي جعفر وعن ابو عبد الله عليهما
السلام في قوله عز وجل وما ارسلنا من قبلك
من رسول ومن نبي ولا محدث الخ قلت جعلت فداك
ليست هذه قرائتنا فما الرسول والنبي والمحدث قال
الرسول الذي يظهر له الملك فيكلمه والنبي الذي

میں آپ پر فدا ہوں کیا فرق ہے رسول و نبی و امام میں
آپ نے جواب میں فرمایا رسول وہ ہے جس پر جبرئیل
نازل ہوں اور وہ ان کا کلام سنے اور اس پر وحی
نازل ہو اور کبھی خواب میں بھی دیکھے جیسے ابراہیم علیہ
السلام کا خواب اور نبی وہ ہے کہ کبھی کلام سنتا ہے اور
کبھی فرشتہ کے وجود کو دیکھتا ہے اور امام وہ ہے کہ
کلام سنتا ہے اور وجود کو نہیں دیکھتا

احول سے مروی ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے
رسول و نبی و محدث کا فرق پوچھا فرمایا رسول وہ ہے
جس کے پاس جبرئیل آتے ہیں ظاہر بظاہر وہ انکو دیکھتا ہے
اور کلام کرتا ہے یہ ہے رسول اور نبی وہ ہے جو خواب
میں دیکھتا ہے جیسے ابراہیم نے خواب میں دیکھا یا جیسے رسول
اللہ نے قبل وحی اسباب نبوت کو خواب میں دیکھا پھر
ان کے پاس خدا کی طرف سے رسالت لے کر آئے اور جب
محمد مصطفے پر نبوت و رسالت جمع ہوئیں تو جبرئیل نے ان کے
پاس آکر ظاہر بظاہر کلام کیا اور بعض انبیا ایسے ہیں کہ
جب نبوت ان کو ملی تو انہوں نے خواب دیکھا اور روح
فرشتہ ان کے پاس آیا اور ان سے کلام کیا اور حدیث
بیان کی لیکن انہوں نے بحالت بیداری اس کو نہ دیکھا
اور محدث وہ ہے جو ملائکہ سے ہم کلام ہوتا ہے ان کا
کلام سنتا ہے لیکن اسے دیکھتا نہیں اور نہ خواب میں
نظر آتا ہے۔

راوی کہتا ہے حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق سے
آیہ وما ارسلنا الخ کی تلاوت کرکے پوچھا کیا یہ ہماری قرات
نہیں پس کیا فرق ہے رسول و نبی و محدث میں فرمایا
رسول وہ ہے جس کے پاس ظاہر بظاہر فرشتہ آتا ہے
اور اس سے ہم کلام ہوتا ہے اور نبی وہ ہے

PAKISTAN COURT FEE

يرى في منامه وربما اجتمعت النبوة والرسالة لواحد والمحدث الذي يسمع الصوت ولا يرى الصورة قال قلت اصلحك الله كيف يعلم ان الذي رأى في النوم حق وانه من الملك قال يوفق لذلك حتى يعرفه لقد ختم بكتابكم الكتب وختم بنبيكم الانبياء

کہ خواب میں دیکھتا ہے اور بسا اوقات نبوت و رسالت شخص واحد میں جمع ہوتی ہیں اور محدث وہ ہے کہ آواز سنتا ہے اور صورت نہیں دیکھتا۔ میں نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے وہ کیسے جانتا ہے کہ خواب میں جو دیکھا وہ حق ہے اور یہ فرشتہ کہہ رہا ہے فرمایا بتوفیق الٰہی وہ جان لیتا ہے۔ تمہاری کتاب پر خدائی کتابیں ختم ہو گئیں اور تمہارے نبی پر انبیا ختم ہو گئے

چوتھا باب خدا کی حجت بندوں پر بغیر امام تمام نہیں ہوتی

اصل عن عبد الصالح ع قال ان الحجة لا تقوم على خلقه الا بامام حتى يعرف

اصل عن ابی الحسن الرضا قال ان الحجة لا تقوم لله على خلقه الا بامام حتى يعرف.

اصل قال ابو عبد الله عليه السلام الحجة قبل الخلق ومع الخلق وبعد الخلق

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بغیر امام کی معرفت کرائے خدا کی حجت بندوں پر تمام نہیں ہوتی

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا خدا کی حجت بندوں پر بغیر امام کی معرفت کرائے پوری نہیں ہوتی

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے حجت خلق سے پہلے بھی تھی۔ اس کے ساتھ بھی اس کے بعد بھی

پانچواں باب زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی

اصل - قلت لابی عبد الله علیه السلام تکون الارض ليس فيها امام قال لا قلت يكون امامان قال لا الا واحدهما صامت

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق سے پوچھا ایسا ہو سکتا ہے کہ زمین میں کوئی حجت خدا نہ ہو فرمایا نہیں۔ میں نے کہا کیا دو امام بھی ایک وقت میں ہو سکتے ہیں فرمایا نہیں مگر ایک ان میں سے صامت ہو سکتا ہے۔

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول ان الارض لا تخلوا الا وفیھا امام کی ما ان زاد المومنون شیئاً ردھم وان نقصوا شیئاً اتمہ لھم

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی اس میں ایک امام ضرور رہتا ہے تاکہ مومنین اگر امر دین میں اگر کوئی زیادتی کردیں تو وہ رد کردے اور اگر کمی کریں تو اس کو ان کے لئے پورا کردے

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما زالت الارض الا وللہ فیھا الحجۃ یعرف الحلال والحرام ویدعوا الناس الی سبیل اللہ

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے زمین میں کوئی نہ کوئی حجت خدا سے ضرور رہتا ہے وہ لوگوں کو حلال و حرام کی معرفت کراتا ہے اور ان کو راہ خدا کی طرف بلاتا ہے

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت اتبقی الارض بغیر امام قال لا

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ زمین بغیر حجت خدا کے باقی نہیں رہ سکتی

اصل ۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان اللہ لم یدع الارض بغیر عالم ولولا ذلک لم یعرف الحق من الباطل

فرمایا صادق آل محمد نے خدا نے بغیر عالم کے زمین کو نہیں چھوڑا اور اگر ایسا نہ ہوتا تو حق باطل سے جدا نہ ہوتا

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان اللہ اجل واعظم من ان یترک الارض بغیر امام عادل

فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ذات باری اس سے اجل و اعظم ہے کہ وہ زمین کو بغیر امام عادل کے چھوڑ دے

اصل قال امیر المومنین علیہ السلام اللھم انک لا تخلی الارض من حجۃ لک علی خلقک

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے خداوندا تو زمین کو بغیر اپنی حجت کے اپنے بندوں پر خالی نہیں چھوڑتا

اصل قال ابو جعفر علیہ السلام ما ترک اللہ الارض منذ قبض آدم الا وفیھا امام یھتدی بہ الی اللہ وھو حجتہ علی عبادہ ولا تبقی الارض بغیر امام حجۃ للہ علی عبادہ

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا نے زمین کو جب سے آدم کا انتقال ہوا کبھی اپنی زمین کو بغیر امام کے نہیں چھوڑا یہ امام لوگوں کو اللہ کی طرف ہدایت کرتا ہے اور اس کے بندوں پر اس کی حجت ہوتا ہے۔ زمین کسی وقت وجود امام سے خالی نہیں رہی ۔ یہ حجت خدا ہوتا ہے اس کے بندوں پر

اصل عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام قال قلت اتبقی الارض بغیر امام قال لا قلت فانا نروی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انھا لا تبقی بغیر امام

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کیا زمین بغیر امام باقی رہتی ہے فرمایا نہیں میں نے کہا ہم امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ روایت کرتے ہیں کہ بغیر امام

إلا أن يسخط الله تعالى على أهل الأرض أو على العباد قال لا تبقى إذاً لساخت

زمین باقی نہیں رہتی مگر جب اللہ اہل ارض اور بندوں سے ناراض ہو۔ ایسی صورت میں وہ باقی نہ رہے گی اور ویران ہو جائے گی

اصل عن أبي جعفر عليه السلام قال لو أن الإمام رفع من الأرض ساعة لماجت بأهلها كما يموج البحر بأهله

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اگر ایک ساعت کے لئے بھی امام روئے زمین پر نہ ہو تو زمین اپنے اہل کے اس طرح حرکت میں آئے گی جس طرح کشتی والوں کے لئے دریا میں تموج پیدا ہوتا ہے

اصل سألت أبا الحسن الرضا هل تبقى الأرض بغير إمام قال لا قلت إنا نروي أنها لا تبقى إلا أن يسخط الله عز وجل على العباد قال لا تبقى إذاً لساخت

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا بغیر امام کے زمین باقی رہ سکتی ہے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا ہم روایت کرتے ہیں کہ زمین بے امام نہ ہو گی مگر جب خدا اپنے بندوں سے ناخوش ہو فرمایا اس وقت وہ اضطراب میں آ جائے گی

چھٹا باب اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی ہونگے تو ان میں ایک حجت خدا ہو گا

اصل قال سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول لو لم يبق في الأرض إلا اثنان لكان أحدهما الحجة

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی باقی رہ جائیں گے تو ان میں سے ایک حجت خدا ہو گا

اصل عن أبي عبد الله ع قال لو بقي اثنان لكان أحدهما الحجة على صاحبه

فرمایا امام جعفر صادق ع نے اگر زمین پر دو آدمی بھی ہونگے تو ان میں سے ایک دوسرے پر حجت ہو گا

اصل قال أبو عبد الله عليه السلام لو كان الناس رجلين لكان أحدهما الإمام وقال إن آخر من يموت الإمام لئلا يحتج أحد على الله عز وجل أنه تركه بغير حجة الله عليه

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اگر دو آدمی بھی باقی رہیں گے تو ایک ان میں سے امام ہو گا اور سب سے آخر میں مرنے والا امام ہو گا تاکہ بندوں کی خدا پر یہ حجت نہ ہو کہ اس کو بے حجت خدا چھوڑ دیا گیا

اصل قال سمعت ابا عبد الله علیہ السلام یقول لو لم یبق فی الارض الا اثنان لکان احدھما الحجۃ او الثانی الحجۃ

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق کو فرماتے سنا کہ اگر دو آدمی بھی باقی رہیں گے تو ان میں سے ایک حجت ہوگا یا دوسرا

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لو لم یکن فی الارض الا اثنان لکان الامام احدھما

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اگر زمین پر صرف دو آدمی باقی رہیں گے تو ایک ان میں سے حجت ہوگا

ساتواں باب معرفت امام اور اس کی طرف رجوع

اصل عن ابی حمزۃ قال لی ابو جعفر علیہ السلام انما یعبد اللہ من یعرف اللہ فاما من لا یعرف اللہ فانما یعبدہ ھکذا ضلالا قلت جعلت فداک فما معرفۃ اللہ قال تصدیق اللہ عز وجل وتصدیق رسولہ وموالاۃ علی علیہ السلام والائتمام بہ وبائمۃ الھدی علیھم السلام والبراءۃ الی اللہ عز وجل من عدوھم ھکذا یعرف اللہ عز وجل

ابو حمزہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا عبادت خدا وہ کرتا ہے جو اللہ کی معرفت رکھتا ہے اور جو معرفت نہیں رکھتا وہ ضلالت کے ساتھ عبادت کرتا ہے میں نے پوچھا اللہ کی معرفت کیا ہے فرمایا اللہ کی اور اس کے رسول کی تصدیق اور علی علیہ السلام سے دوستی اور انکی اور دیگر ائمہ ہدیٰ کو امام جاننا اور ان کے دشمنوں سے اظہار براءت کرنا۔ اس طرح معرفت باری تعالیٰ حاصل ہوتی ہے

اصل عن ابن اذینۃ حدثنا غیر واحد عن احدھما علیھما السلام انہ قال لا یکون العبد مومنا حتی یعرف اللہ ورسولہ والائمۃ کلھم وامام زمانہ ویرد الیہ ویسلم لہ ثم قال کیف یعرف الآخر وھو یجھل الاول

ابن اذینہ سے مروی ہے کہ ایک سے زیادہ لوگوں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا جب تک اللہ اور اسکے رسول اور تمام ائمہ کو نہ پہچانے اور اپنے امام زمانہ کو بھی اور اپنے معاملات انکی طرف رجوع کرے اور اپنے کو انکے سپرد کرے پھر فرمایا جو اول سے جاہل ہے وہ آخر کو کیا جانے گا

اصل عن زرارۃ قال قلت لابی جعفر علیہ السلام اخبرنی عن معرفۃ الامام منکم واجبۃ علی جمیع الخلق فقال ان اللہ عز وجل بعث محمدا صلعم الی الناس اجمعین رسولا وحجۃ اللہ علی جمیع خلقہ

زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقرؑ سے کہا کہ مجھے معرفت امام کے متعلق بتلائیے کیا وہ واجب ہے تمام مخلوق پر فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ کو بھیجا تمام لوگوں کی طرف رسول اور اپنی حجت بنا کر تمام مخلوق پر۔

ثم يعطس ثلاثا يشير باصبعه بالتحميد و يقع مسرورا مختونا و رباعيتاه من فوق واسفل و ناباه وضاحكاه و من بين يديه مثل سبيكة الذهب نور و يقيم يومه و ليلته تسيل يداه ذهبا وكذلك الانبياء اذا ولدوا وانما الاوصياء اعلاق من الانبياء

پھر تین بار چھینکتا ہے اور انگلی سے حمد الٰہی کا اشارہ کرتا ہے وہ مسرور و ختنہ شدہ پیدا ہوتا ہے اس کے چار دانت اوپر کے نیچے کے ہوتے ہیں اور دو دانت اوپر اور ایسے ہی نیچے کے اور اس کے سامنے کا حصہ سونے کی طرح چمکتا ہے دن میں یا رات میں اور جب انبیاء پیدا ہوتے ہیں تو یہی صورت ہوتی ہے اوصیاء انبیاء کا ہی حصہ ہیں

الاصل روى غير واحد من اصحابنا لا تتكلموا في الامام فان الامام يسمع الكلام و هو في بطن امه فاذا وضعته كتب الملك بين عينيه وتمت كلمة ربك صدقا وعدلا لا مبدل لكلمات الله وهو السميع العليم فاذا قام بالامر رفع له في كل بلدة منار ينظر منه الى اعمال العباد

ہمارے بہت سے اصحاب نے بیان کیا کہ امام کے متعلق کلام نہ کرو کیونکہ امام شکم مادر میں کلام کرتا ہے اور جب پیدا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھتا ہے تمت کلمۃ ربک الخ جب عہدہ امامت پر ظاہر ہوتا ہے تو ہر شہر میں اس کے لئے ایک نورانی مینار بلند کیا جاتا ہے جس کے ذریعہ سے وہ لوگوں کے اعمال دیکھتا ہے

الاصل قال دخلت على ابي الحسن الرضا فقلت له جعلت فداك قد اكثر الناس في العمود قال فقال لي يا يونس ما تراه اتراه عمودا من حديد يرفع لصاحبك قال قلت ما ادري قال لكنه ملك موكل بكل بلدة يرفع الله به اعمال تلك البلدة قال فقام ابن فضال فقبل راسه وقال رحمك الله يا ابا محمد لا تزال تجيء بالحديث الحق الذي يفرج الله به عنا

راوی یونس کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا اکثر لوگ عمود کے بارہ میں سوال کیا کرتے ہیں فرمایا اے یونس تم نے کیا سمجھا۔ کیا تم یہ سمجھے ہو کہ وہ ستون لوہے کا ہے جو تمہارے امام کے لئے بلند کیا جاتا ہے۔ میں نے کہا میں کچھ نہیں جانتا فرمایا وہ ایک فرشتہ ہے جو ہر شہر پر معین ہے اس کے ذریعہ سے خدا ہر شہر کے اعمال کو بلند کرتا ہے جن کو امام دیکھتا ہے یونس کہتا ہے یہ سن کر ابن فضیل نے حضرت کے سر کو بوسہ دیا اور کہا اے ابو محمد اللہ آپ پر رحم کرے اور آپ ہمیشہ ایسی احادیث بیان کرتے رہیں جن سے ہم کو خوشی حاصل ہو

الاصل عن ابي جعفر عليه السلام قال للامام عشر علامات يولد مطهرا مختونا واذا وقع على الارض وقع على راحته رافعا صوته بالشهادتين ولا يجنب وتنام عينه ولا ينام قلبه ولا يتثاءب ولا يتمطى

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا امام کی بارہ علامتیں ہیں اول یہ کہ وہ پاک و طاہر پیدا ہوتا ہے ختنہ کیا ہوا ہوتا ہے جب شکم مادر سے نکلتا ہے تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھتا ہے اور بلند آواز سے کلمہ شہادتین پڑھتا ہے جنب نہیں ہوتا

اصل قال امیر المومنین ان للہ نهراً دون عرشه ودون النهر الذی دون عرشه نور نوره وان فی حافتی النهر روحین مخلوقین . روح القدس وروح من امره وان للہ عشر طینات خمسة من الجنة وخمسة من الارض ففسر الجنان وفسر الارض ثم قال ما من نبی ولا ملک من بعد جبله الا نفخ فیه من احدی الروحین وجعل النبی من احدی الطینتین قلت لابی الحسن الاول ما الجبل فقال الخلق غیرنا اهل البیت ان اللہ عزوجل خلقنا من عشر طینات نفخ فینا من الروحین جمیعاً فاطیب بها طیباً

روی غیره عن ابی الصامت قال طین الجنان جنة عدن وجنة الماوی وجنة النعیم والفردوس والخلد وطین الارض من مکة والمدینة والکوفة وبیت المقدس والحایر

اصل عن ابو حمزہ ثمالی قال سمعت ابا جعفر علیه السلام یقول ان اللہ خلقنا من اعلی علیین وخلق قلوب شیعتنا مما خلقنا وخلق ابدانهم من دون ذلک فقلوبهم تهوی الینا لانها خلقت مما خلقنا ثم تلا هذه الآیه کلا ان کتاب الابرار لفی علیین وما ادرک ما علیون کتاب مرقوم یشهده المقربون وخلق عدونا من سجین وخلق قلوب شیعتهم مما خلقهم منه وابدانهم من دون ذلک فقلوبهم تهوی الیهم لانها خلقت مما خلقوا منه ثم تلا هذه الآیه کلا ان کتاب الفجار لفی سجین وما ادراک ما سجین کتاب مرقوم

امیر المومنین نے فرمایا عرش الٰہی کے پاس ایک نہر ہے اور اور عرش الٰہی کے نزدیک ایک نور ہے جس نے اس نہر کو روشن بنا دیا ہے اور اس نہر کے دونو طرف دو روحیں خلق فرمائی ہیں روح القدس اور روح من امرہ اور خدا نے دس طینتیں خلق فرمائی ہیں پانچ جنت سے ہیں اور پانچ زمین سے پھر آپ نے دونو کی تفسیر بیان کی اور فرمایا۔ جو کوئی نبی یا فرشتہ اس کے بعد پیدا ہوا اس میں ان دو نور روحوں میں ایک روح ڈالی جاتی ہے اور اسی ایک روح سے نبی بنایا جاتا ہے راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا جبل سے کیا مراد ہے فرمایا ہم اہلبیت سے غیر کی خلقت۔ خدا نے ہماری خلقت دسوں طینتوں سے کی ہے اور ہم میں دو نو روحیں پھونکی ہیں اور انکو پوری پاکیزگی عطا کی ہے ۔ ابو صامت نے روایت کی ہے کہ جنت کی پانچ مٹی سے مراد جنت عدن۔ جنت نعیم۔ جنت الماوی۔ جنت الفردوس اور جنت الخلد ہے اور طینت ارض سے مراد مکہ۔ مدینہ۔ کوفہ۔ بیت المقدس اور حایر (کربلا) ہے

ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے ہم کو علیین سے پیدا کیا ہے اور ہمارے شیعوں کے قلوب کو اسی مٹی سے پیدا کیا جس سے ہم کو پیدا کیا اور ان کے ابدان کو دوسری مٹی سے یہی وجہ ہے کہ ان کے دل ہماری طرف مائل ہیں کیونکہ وہ ہماری مٹی سے بنے ہیں پھر یہ آیت تلاوت کی نیکوں کی کتاب علیین میں ہے اور تم کیا جانو علیین کیا ہے وہ کتاب مرقوم ہے جس کے گواہ مقرب لوگ ہیں اور ہمارے دشمن سجین سے پیدا کئے گئے ہیں اور ان کے مردوں کے دل انہی کی مٹی سے اور بدن اور مٹی سے اسی لئے ان کے دل انکی طرف مائل ہیں پھر یہ آیت پڑھی ۔کتاب فجار سجین میں ہے اور تم کیا جانو سجین کیا ہے وہ کتاب مرقوم ہے ۔

اصل سالتُ ابا عبد اللہ علیہ السلام عن قول اللہ عزّ وجلّ الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا فقال ابو عبد اللہ علیہ السلام استقاموا علی الائمۃ واحد بعد واحد تتنزل علیہم الملائکۃ ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آیہ الذین قالوا ربنا اللہ کے متعلق فرمایا حضرت نے اس سے مراد یہ ہے ائمہ کی امامت پر یکے بعد دیگرے ملائکہ ان پر نازل ہوتے ہیں اور کہتے ہیں نہ آیندہ کا خوف کرو نہ پچھلی باتوں کا غم ہم کو اس جنت کی بشارت دی جاتی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے

تیئسواں باب ائمہ معدن علم شجرہ نبوت اور مختلف ملائکہ ہیں

اصل عن ابی الجارود قال قال علی بن الحسین علیہ السلام ما ینقم الناس منا فنحن واللہ شجرۃ النبوۃ ومعدن العلم ومختلف الملائکۃ

ابو الجارود نے حضرت علی ابن الحسین سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا لوگ ہماری فضیلت کے کیوں منکر ہیں ہم واللہ شجرہ نبوت ہیں۔ علم کی کان ہیں اور ملائکہ کے آنے جانے کی جگہ ہیں۔

اصل۔ عن جعفر بن محمد عن ابیہ قال قال امیر المومنین علیہ السلام انا اہل البیت شجرۃ النبوۃ وموضع الرسالۃ ومختلف الملائکۃ وبیت الرحمۃ ومعدن العلم

امام جعفر صادق نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہم اہل بیت شجرہ نبوت مقام رسالت اور ملائکہ کے آنے جانے کی جگہ۔ رحمت کا گھر اور علم کی کان ہیں۔

اصل عن خیثمہ قال قال لی ابو عبد اللہ علیہ السلام یا خیثمہ نحن شجرۃ النبوۃ وبیت الرحمۃ ومفاتیح الحکمۃ ومعدن العلم وموضع الرسالۃ ومختلف الملائکۃ وموضع سر اللہ ونحن ودیعۃ اللہ فی عبادہ ونحن حرم اللہ الاکبر ونحن ذمۃ اللہ ونحن عہد اللہ فمن وفی بعہدنا وفی بعہد اللہ ومن خفرہا فقد خفر ذمۃ اللہ وعہدہ

خیثمہ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا اے خیثمہ ہم شجرہ نبوت ہیں اور بیت رحمت ہیں اور باب حکمت کی کنجیاں ہیں۔ علم کی کان ہیں اور رسالت کا مقام ہیں اور ملائکہ کے اترنے کی جگہ ہیں اور مقام سر الہی ہیں اور ہم اللہ کی ودیعت ہیں اس کے بندوں میں ہم اللہ کا حرم اکبر ہیں ہم اللہ کی طرف سے اس کے دین کی بقا کے ذمہ دار ہیں ہم اللہ کے عہد ہیں پس جس نے ہمارے عہد کو پورا کیا اس نے خدا کے عہد کو پورا کیا اور جس نے اسے توڑا اس نے اللہ کے ذمہ اور عہد کو توڑا۔

۴۳واں باب ائمہ کے سوا کسی نے پورا قرآن جمع نہیں کیا ان کے پاس کل قرآن کا علم تھا

اصل عن جابر قال سمعت اباجعفرؑ یقول ما ادعی احد من الناس انہ جمع القرآن کلہ کما انزل الا کذاب وما جمعہ وحفظہ کما نزلہ اللہ تعالیٰ الا علی بن ابی طالب والائمۃ من بعدہ علیہم السلام

جابر سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا سوائے جھوٹے کے اور کسی نے موافق تنزیل پورے قرآن کے جمع کرنے کا دعوی نہیں کیا سوائے علی بن ابی طالب اور ان کے بعد کے ائمہ علیہم السلام کے موافق تنزیل نہ کسی نے اس کو جمع کیا اور نہ حفظ کیا۔

اصل عن ابی جعفر انہ قال ما یستطیع احد ان یدعی ان عندہ جمیع القرآن کلہ ظاہرہ وباطنہ غیر الاوصیاء

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کسی کی یہ طاقت نہیں کہ یہ دعوی کرے کہ اس کے پاس ظاہر و باطن قرآن کا پورا پورا علم ہے سوائے اوصیاء علیہم السلام کے

اصل قال سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول ان من علم ما اوتینا تفسیر القرآن واحکامہ وعلم تغییر الزمان وحدثانہ اذا اراد اللہ بقوم خیرا اسمعہم ولو اسمع من لم یسمع لولی معرضا کان لم یسمع ثم امسک ہنیئۃ ثم قال ولو وجدنا اوعیۃ او مستراحا لقلنا واللہ المستعان

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ جو علم ہم کو دیا گیا ہے وہ تفسیر قرآن اور اس کے احکام کے متعلق ہے اور زمانہ کے تغیرات اور حوادث کے متعلق ہے جب خدا کسی قوم سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو اپنی آیات کے متعلق سمجھاتا ہے اور جو سنتا نہیں تو اس کے سمجھنے سے روگردانی کرتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں۔ پھر امام کچھ دیر کے لئے خاموش رہے پھر فرمایا اگر ہم کچھ ایسے لوگ پاتے ہیں جو زبان بند رکھتے ہیں یا آرام طلبی میں ہیں تو ہم ان کو سمجھاتے ہیں اگرچہ ان پر بات کا اثر ہو یہ محض اتمام حجت کے لئے ہوتا ہے اور اللہ سے مدد چاہتے ہیں

اصل قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول واللہ انی لاعلم کتاب اللہ من اولہ الی آخرہ کانہ فی کفی فیہ خبر السماء وخبر الارض وخبر ما کان وخبر

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا میں کتاب اللہ کا اول سے آخر تک جاننے والا ہوں گویا وہ میری مٹھی میں ہے اس میں آسمان و زمین کی خبر ہے اور

مَا هُوَ كَائِنٌ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ

جو کچھ ہو چکا اور جو ہونے والا ہے خدا فرماتا ہے اس میں ہر شے کا بیان ہے۔

اصل۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال الذی عندہ علم من الکتاب انا اٰتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک قال ففرج ابو عبد اللہ بین اصابعہ فوضعہا فی صدرہ ثم قال وعندنا واللہ علم الکتاب کلہ

راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام کے آیہ قال الذی عندہ علم من الکتاب کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے اپنی اپنی انگلیوں کو کھول کر سینہ پر رکھا اور فرمایا واللہ ہمارے پاس کل کتاب کا علم ہے

اصل قلت لابی جعفر قل کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم ومن عندہ ام الکتاب قال ایانا عنی وعلی اولنا وافضلنا وخیرنا بعد النبی

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آیہ قل کفی باللہ شہیدا الخ میں من عندہ علم الکتاب سے جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے اس سے کون مراد ہے فرمایا اس سے مراد ہم ہیں اور علی ہم سے اول وافضل ہیں اور آنحضرت کے بعد سب سے بہتر

---

۳۵ واں باب ائمہ علیہم السلام کو اسم اعظم دیا گیا

اصل۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان اسم اللہ الاعظم علی ثلاثۃ وسبعین حرفا وانما کان عند اٰصف منہا حرف واحد فتکلم بہ فخسف بالارض ما بینہ وبین سریر بلقیس حتی تناول السریر بیدہ ثم عادت الارض کما کانت اسرع من طرفۃ العین ونحن عندنا من الاسم الاعظم اثنان وسبعین حرفا وحرف واحد عند اللہ تبارک وتعالٰی استاثر بہ فی علم الغیب عندہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم

امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا اسم اعظم الٰہی کے ۷۳ حرف ہیں آصف برخیا وزیر سلیمان کے پاس صرف ایک حرف تھا اسی سے انھوں نے کلام کیا پس ان کے اور تخت بلقیس کے درمیان زمین سمٹ گئی یہاں تک کہ انھوں نے تخت کو اپنے ہاتھ سے اٹھالیا اور طرفۃ العین میں زمین جیسی تھی ویسی ہی ہو گئی۔ ہمارے پاس اس اسم اعظم کے بہتر حرف ہیں اور ایک حرف اللہ کے پاس ہے اسی سے ممتاز ہوا وہ علم غیب میں اور نہیں ہے طاقت وقوت مگر عظیم المرتبت خدا سے

اصل قال سمعت اباعبد اللہ علیہ السلام یقول ان عیسی بن مریم اعطی حرفین کان یعمل بہما

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عیسی مریم کے پاس دو حرف تھے انہی دونوں سے وہ اعجاز دکھلاتے تھے

واعطى موسىٰ اربعة احرف واعطى ابراهيم ثمانية احرف واعطى نوح خمسة عشر حرفاً واعطى آدم خمسة وعشرين حرفاً وان الله تعالىٰ جمع ذلك كله لمحمد ﷺ وان اسم الله الاعظم ثلاثة وسبعون حرفاً اعطى محمد اثنين وسبعين حرفاً وحجب عنه حرف واحد

اور موسیٰ کو چار حرف دئے گئے اور ابراہیم کو ۸ - نوح کو ۱۵ اور آدم کو ۲۵ اور حضرت محمد مصطفیٰ کے لئے خدا نے یہ سب جمع کر دئے خدا کے اسم اعظم میں ۷۳ حرف ہیں ان میں سے آنحضرت کو ۷۲ دئے گئے اور ایک حرف پوشیدہ رکھا گیا

اصل - عن ابی الحسن صاحب العسکری علیہ السلام قال سمعته یقول اسم الله الاعظم ثلاثة وسبعون حرفاً کان عند آصف حرف فتکلم به فانخرقت له الارض فیما بینه وبین سبا فتناول عرش بلقیس ثم انبسطت الارض فی اقل من طرفة عین وعندنا منه اثنان وسبعون حرفاً وحرف عند الله مستاثر به فی علم الغیب

امام حسن عسکری علیہ السلام کے پدر بزرگوار امام علی نقی علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسم اعظم کے ۷۳ حرف ہیں ان میں سے آصف کے پاس صرف ایک حرف تھا جس سے انھوں نے کلام کیا زمین ان کے اور تخت سبا کے درمیان سمٹی اور انھوں نے تخت کو اٹھا لیا پھر وہ طرفۃ العین میں سمٹ گئی اور ہمارے پاس بہتر حرف ہیں اللہ کے پاس وہ ایک حرف ہے جس سے وہ علم غیب میں ممتاز ہے

۳۶ واں باب ائمہ انبیا علیہم السلام کی آیات میں سے ہیں

اصل عن ابی جعفر علیہ السلام قال کانت عصا موسیٰ لآدم فصارت الی شعیب ثم صارت الی موسیٰ بن عمران وانها لعندنا وان عهدی بها آنفاً وهی خضراء کهیئتها حین انتزعت من شجرتها وانها لتنطق اذا استنطقت اعدت لقائمنا علیہ السلام یصنع بها ما کان یصنع موسیٰ وانها لتروع وتلقف ما یافکون وتصنع ما تؤمر به انها حیث اقبلت تلقف ما یافکون یفتح لها شفتان احدهما فی الارض والاخری فی السقف وبینهما اربعون ذراعاً تلقف ما یافکون بلسانها

ابو جعفر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا موسیٰ کا عصا پہلے آدم کو ملا تھا پھر شعیب کے پاس آیا پھر ان سے موسیٰ کو ملا اور وہ ہمارے پاس ہے اور اس عصا سے ہمارا تعلق اس وقت سے ہے جب وہ ہرا تھا اور اپنی اصلی صورت میں اپنے درخت سے جدا ہوا تھا اور بولتا ہے جب اسے بلایا جاتا ہے یہ ہمارے قائم کے لئے مہیا کیا گیا ہے وہ وہی کام انجام دے گا جو موسیٰ نے دکھایا تھا وہ ملہم ہوگا بالہام الٰہی اور نگل جائے گا ان کے فریب کے اسباب کو اور جلا سے حکم دیا جائے گا وہ وہی کرے گا وہ جب آئے گا تو ہڑپ کر جائے گا ان چیزوں کو جس سے لوگ دھوکہ دیتے ہوں گے اس کے دو ہونٹ ہوں گے ایک زمین پر ہوگا دوسرا چھت برابر

اصل سمعت اباعبد الله علیه السلام یقول انما مثل السلاح فینا مثل التابوت فی بنی اسرائیل حیثما دار التابوت دار الملک فاینما دار السلاح فینا دار العلم

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا تبرکات رسول کی مثال ہم میں تابوت بنی اسرائیل کی ہے جہاں تابوت جاتا تھا وہیں حکومت وسلطنت بھی جاتی ہے پس جہاں تبرکات رسول ہیں وہیں دار العلم ہے

اصل عن ابی الحسن الرضا علیه السلام قال کان ابو جعفر علیه السلام یقول انما مثل السلاح فینا مثل التابوت فی بنی اسرائیل حیثما دار التابوت اوتو النبوة وحیثما دار السلاح فینا فثم الامر قلت فیکون السلاح مزایلا للعلم قال لا

امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم میں تبرکات رسول کی مثال تابوت سکینہ کی سی ہے بنی اسرائیل میں جہاں تابوت ہوتا تھا نبوت بھی وہیں ہوتی تھی پس اسی طرح جہاں تبرکات رسول ہیں امامت بھی وہیں ہے۔ میں نے کہا کیا تبرکات مفارق علم ہیں فرمایا نہیں۔

توضیح۔ تابوت بنی اسرائیل کے جہاں کہیں جانے کا مطلب یہ ہے کہ بغیر قہر وجبر گیا ہو۔ جالوت جبراً لے گیا تھا لہٰذا نبوت کا اس سے تعلق نہیں ہو سکتا

۲۹ واں باب ذکر صحیفہ وجفر وجامعہ ومصحف فاطمہ علیہا السلام

اصل عن ابی بصیر قال دخلت علی ابی عبد الله علیه السلام فقلت له جعلت فداک انی اسئلک عن مسئلة ههنا احد یسمع کلامی قال فرفع ابو عبد الله سترا بینه وبین بیت آخر فاطلع فیه ثم قال یا ابا محمد سل عما بدا لک قال قلت جعلت فداک ان شیعتک یتحدثون ان رسول الله علم علیا بابا یفتح له منه الف باب قال فقال یا ابا محمد علم رسول الله علیا الف باب یفتح من کل باب الف باب قال قلت هذا والله العلم قال فنکت ساعة فی الارض ثم قال انه لعلم وما هو بذاک

ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں آپ پر فدا ہوں آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ یہاں کوئی میرا کلام سن تو نہیں رہا۔ حضرت نے وہ پردہ اٹھایا جو اس مکان اور دوسرے مکان کے درمیان تھا۔ میں نے جھانک کر دیکھا حضرت نے فرمایا اب جو تمہارا دل چاہے پوچھو۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ کے شیعہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے علی کو ایک باب علم کا تعلیم دیا جس سے ہزار باب علم کے آپ پر اور منکشف ہو گئے حضرت نے فرمایا اے ابو محمد (کنیت ابو بصیر) رسول اللہ نے علی کو ہزار باب علم کے تعلیم

ثم قال يا ابا محمد وان عندنا الجامعة وما يدريهم
ما الجامعة قال قلت فداك وما الجامعة قال
صحيفة طولها سبعون ذراعا بذراع رسول الله
واملائه من فلق فيه وخط علي بيمينه فيها كل
حلال وحرام وكل شيء يحتاج الناس اليه حتى الارش
في الخدش وضرب بيده الي فقال تاذن لي يا ابا محمد
قال قلت جعلت فداك انما انا لك فاصنع ما شئت
قال فغمزني بيده وقال حتى ارش هذا كانه مغضب
قال قلت هذا والله العلم قال انه لعلم وليس بذاك
ثم سكت ساعة ثم قال وان عندنا الجفر وما يدريهم
ما الجفر قال قلت وما الجفر قال وعاء من ادم
فيه علم النبيين والوصيين وعلم العلماء الذين مضوا
من بني اسرائيل قال قلت ان هذا هو العلم
قال انه لعلم وليس بذاك ثم سكت ساعة ثم قال وان
عندنا لمصحف فاطمة ع وما يدريهم ما مصحف فاطمة
عليها السلام قال قلت وما مصحف فاطمة قال مصحف
فيه مثل قرآنكم هذا ثلاث مرات والله ما فيه من قرآنكم
حرف واحد قال قلت هذا والله العلم قال انه لعلم
وما هو بذاك ثم سكت ساعة ثم قال ان عندنا علم
ما كان وما هو كائن الى ان تقوم الساعة قال قلت
جعلت فداك هذا والله هو العلم قال انه لعلم
وليس بذاك قال قلت جعلت فداك فاي شيء
العلم قال ما يحدث بالليل والنهار الامر من بعد
الامر والشيء بعد الشيء الى يوم القيامة

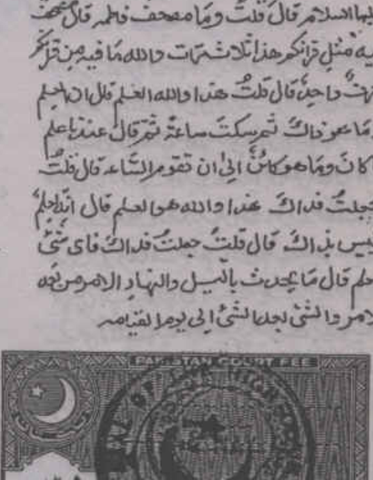

گئے اور ان پر ہر باب سے ہزار باب اور ظاہر ہوئے میں نے
کہا واللہ علم اس کا نام ہے پس حضرت کچھ دیر خاموش رہے
پھر فرمایا اے ابو محمد ہمارے پاس جامعہ ہے لوگ کیا جانیں
جامعہ کیا ہے میں نے کہا حضور بتائیں جامعہ کیا ہے فرمایا
وہ ایک صحیفہ ہے ستر ہاتھ لمبا رسول اللہ کے ہاتھ سے اور
رسول اللہ نے اپنے دہن مبارک سے اس کو بیان فرمایا
اور حضرت علی نے اپنے ہاتھ سے اس کو لکھا اس میں تمام
حلال و حرام کا ذکر ہے اور ہر اس شے کا جس کی احتیاج
لوگوں کو ہوتی ہے یہانتک کہ چھلکے سے خراش کی دیت کا
بھی ذکر ہے پھر آپ نے اپنا دست مبارک میرے اوپر رکھا
اور فرمایا اے ابو محمد مجھے اجازت ہے۔ میں نے کہا میں
آپ پر فدا ہوں میں آپ کا ہوں جو چاہے کیجئے۔ حضرت نے
اپنی دو انگلیوں سے چٹکی لے کر فرمایا اس کی دیت کا بھی
ذکر ہے یہ آپ نے ذرا تند لہجہ میں کہا۔ میں نے کہا واللہ علم
یہ ہے حضرت نے فرمایا صرف اتنا ہی نہیں ہے پھر تھوڑی
دیر خاموش رہ کر فرمایا ہمارے پاس جفر بھی ہے لوگ کیا
جانیں جفر کیا ہے۔ میں نے پوچھا حضور جفر کیا ہے فرمایا وہ
ایک ظرف ہے آدم کے وقت سے جس میں انبیا اور اوصیا
کے علم کا ذکر ہے اور ان تمام علما کے علم کا جو بنی اسرائیل میں
ہو چکے ہیں۔ میں نے کہا بس علم تو یہی ہے فرمایا صرف یہی نہیں
ہے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا ہمارے پاس مصحف
فاطمہ بھی ہے لوگ کیا جانیں وہ کیا ہے میں نے کہا وہ کیا ہے
فرمایا تمہارے اس قرآن سے (بلحاظ تفصیل و توضیح احکام) وہ
مصحف تین گنا زیادہ ہے تمہارے قرآن میں ایک حرف ہے
یعنی اجمال ہے میں نے کہا واللہ علم یہ ہے فرمایا صرف یہی نہیں
پھر خاموش رہ کر فرمایا ہمارے پاس علم ما کان و ما یکون ہے
قیامت تک کے واقعات کا۔ میں نے کہا واللہ علم اس کو کہتے ہیں

فرمایا ہاں اس کے علاوہ بھی ہے۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا جو حادثے رات اور دن میں ہونگے اور جو ایک امر دوسرے کے بعد اور ایک شے دوسری شے کے بعد دنیا میں ہوتی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی ہیں اس کا بھی علم ہے

اصل سمعت ابا عبدالله علیه السلام یقول تظهر الزنادقة فی سنة ثمان وعشرین ومائة وذلک انی نظرت فی مصحف فاطمة علیها السلام قال قلت وما مصحف فاطمة قال ان الله تعالیٰ لما قبض نبیه دخل علی فاطمة علیها السلام من وفاته من الحزن مالا یعلمه الا الله عزوجل فارسل الله الیها ملکا یسلی غمها ویحدثها فشکت ذلک الی امیر المومنین علیه السلام فقال اذا احسست بذلک وسمعت الصوت قولی لی فاعلمته بذلک فجعل امیر المومنین یکتب کلما سمع حتی اثبت من ذلک مصحفا قال ثم قال اما انه لیس فیه شیٔ من الحلال والحرام ولکن فیه علم مایکون

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ سنہ ۱۲۸ ہجری میں ملاحدہ (بعہد بنی عباس) ظاہر ہونگے (جو منکر اسلام و توحید ہونگے) میں نے یہ مصحف فاطمہ میں دیکھا ہے میں نے پوچھا مصحف فاطمہ کیا ہے فرمایا جب رسول اللہ کا انتقال ہو گیا تو جناب فاطمہ پر ہجوم اندوہ و غم ہوا ایسا کہ جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ خدا نے ان کے پاس اس غم میں تسلی دینے کے لئے ایک فرشتہ بھیجا جس نے ان سے کلام کیا حضرت فاطمہ نے یہ واقعہ امیر المومنین سے بیان کیا حضرت نے فرمایا اب جب فرشتہ آئے اور تم اسکی آواز سنو تو مجھے بتانا۔ چنانچہ جب پھر فرشتہ آیا تو حضرت فاطمہ نے آگاہ کیا۔ امیر المومنین علیہ السلام فرشتے کی تمام باتوں کو لکھتے جاتے تھے یہاں تک کہ وہ باتیں اس مصحف میں لکھی گئیں پھر فرمایا اس میں حلال و حرام کا ذکر نہیں بلکہ آئندہ ہونے والے واقعات کا ذکر ہے

اصل سمعت ابا عبدالله یقول ان عندی جفر الابیض قال قلت فای شیٔ فیه قال زبور داؤد وتوراة موسیٰ وانجیل عیسیٰ وصحف ابراهیم والحلال والحرام ومصحف فاطمه ما ازعم ان فیه قرانا وفیه مایحتاج الناس الینا ولانحتاج الی احد حتی فیه الجلدة ونصف الجلدة وربع الجلدة وارش الخدش وعندی جفر الاحمر قال قلت وای شیٔ فی الجفر الاحمر قال السلاح وذلک انما یفتح للدم یفتحه صاحب السیف للقتل فقال له عبدالله

راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میرے پاس صندوق سفید ہے میں نے پوچھا اس میں کیا ہے فرمایا زبور داؤد۔ توریت موسیٰ، انجیل عیسیٰ، صحف ابراہیم حلال و حرام اور مصحف فاطمہ ہے نہیں گمان کرتا میں کہ اس میں قرآن ہے اس میں ہر وہ چیز ہے کہ جس سے لوگ ہماری طرف محتاج ہوں ہم کسی کی طرف محتاج نہیں اس میں (سزا کے لئے) ایک کوڑے نصف کوڑے اور ربع کوڑے تک کا ذکر ہے اور خراش کی دیت کا بھی اور میرے پاس صندوق سرخ ہے میں نے کہا وہ کیا شے ہے فرمایا

الی یعفور اصلحک الله الحسن ھذا ابنوا الحسن فقال ای والله یعرفون اللیل انه لیل والنهار انه نهار ولکنهم یحملهم الحسد وطلب الدنیا علی الجحود والانکار ولو طلبوا الحق بالحق لکان خیراً لهم

اصل - قال ابو عبد الله ان فی الجفر الذی یذکرونه لما یسوؤهم لانهم لا یقولون الحق والحق فیه فالیخرجوا قضایا علی و فرائض ان کانوا صادقین وسلوهم عن الخالات والعمات ولیخرجوا مصحف فاطمه علیها السلام فان فیه وصیة فاطمه ومعه سلاح رسول الله ان الله عزوجل یقول فاتوا بکتب من قبل ھذا او اثارة من علم ان کنتم صادقین

اصل سأل ابا عبد الله لبعض اصحابنا عن الجفر فقال ھو جلد ثور مملوء علماً قال له فالجامعة قال تلک صحیفة طولها سبعون ذراعاً فی عرض الادیم مثل فخذ الفالج فیها کل ما یحتاج الناس الیه ولیس من قضیة الا وھی فیها حتی ارش الخدش قال فمصحف فاطمه قال فسکت طویلاً ثم قال انکم لتبحثون عما تریدون وعما لا تریدون ان فاطمة مکثت بعد رسول الله خمسة وسبعین یوماً کان دخلها حزن شدید علی ابیها

اس میں ہتیار ہیں وہ خونریزی کے لئے کھولا جائے گا کھولے گا اسکو صاحب ذوالفقار (مراد قایم آل محمد) عبداللہ ابی یعفور نے کہا اللہ آپکی نگہبانی کرے کیا اولاد امام حسن اس کو جانتی ہے فرمایا اسی طرح جیسے رات کو جانتے ہیں کہ وہ رات ہے اور دن کو جانتے ہیں کہ وہ دن ہے لیکن حسد ان پر سوار ہے اور طلب دنیا نے ان کو انکار پر آمادہ کر دیا ہے اگر حق کو سچائی کے ساتھ طلب کرتے تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ (اولاد حسنؑ مراد فرقہ زیدیہ) جس جفر کا وہ ذکر کرتے ہیں کہ ان کے پاس ہے وہ وہ چیز ہے جو انہیں آزردہ کرتی ہے وہ حق بات نہیں کہتے حالانکہ اس میں حق ہے ان سے کہو اگر تم سچے ہو تو علی علیہ السلام کے قضایا کو نکالو ان کے میراث کے متعلق مسائل نکالو اور تم ان سے خالوں اور پھوپھیوں کی میراث کے متعلق سوال کرو اور ان سے کہو وہ مصحف فاطمہ نکال کر لائیں اس میں فاطمہ کی وصیت ہے اور اس مصحف کے ساتھ تبرکات رسول ہیں خدا فرماتا ہے اگر تم سچے ہو تو پہلی کتاب اور علمی آثار لاؤ

بعض اصحاب نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جفر کیا چیز ہے فرمایا وہ بیل کی کھال ہے جو مسائل علمیہ سے بھری ہوئی ہے پوچھا جامعہ کیا ہے فرمایا وہ ایک صحیفہ ہے جس کا طول ستر ہاتھ ہے اور جو لپیٹے جانے کے بعد اونٹ کی ران کی برابر ہو جاتا ہے اس میں وہ تمام باتیں ہیں جن کی لوگوں کو احتیاج ہوتی ہے کوئی فیصلہ ایسا نہیں جو اس میں نہ ہو یہاں تک کہ ہلکے سے زخم کی دیت کا بھی ذکر ہے۔ پھر پوچھا مصحف فاطمہ کیا ہے حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا اس میں ہر وہ چیز

وکان جبریل یاتیھا فیحسن عزاءھا علی ابیھا و
لیطیب نفسھا و یخبرھا عن ابیھا و مکانہ و یخبرھا
بما یکون بعدھا فی ذریتھا وکان علیؑ یکتب ذلک
فھذا مصحف فاطمہ علیھا السلام

اصل سمعت اباعبد اللہ علیہ السلام یقول
عندنا ما لا نحتاج معہ الی الناس لیحتاجون الینا
وان عندنا کتابا املاء رسول اللہ ؐ وخط علی صحیفۃ
فیھا کل حلال وحرام وانکم لتاتونا بالامر فنعرف
اذا اخذ تم بہ ونعرفنا اذا ترکتموہ

اصل قال لابی عبد اللہ علیہ السلام ان الزیدیہ
والمعتزلہ قد اطافوا بمحمد بن عبد اللہ (بن الحسن
بن الحسن بن علی) فھل لہ سلطان فقال واللہ
عندی لکتابین فیھما تسمیۃ کل نبی وکل ملک
یملک الارض لا واللہ محمد بن عبد اللہ فی واحد
منھما

اصل قال دخلت علی ابی عبد اللہ علیہ السلام
فقال یا فضیل اتدری فی ای شئی کنت انظر قبیل
قال قلت لا قال انظر فی کتاب فاطمہ علیھا السلام
لیس من ملک یملک الا وھو مکتوب فیہ باسمہ
واسم ابیہ وما وجدت لولد الحسن فیہ شیئا

ہے جس کو تم تلاش کرتے ہو کرنے کے لیے یا نہ کرنے کے لیے

حضرت فاطمہ بعد وفات رسول ۷۵ دن زندہ رہیں اور ان پر باپ کے غم میں شدید حزن طاری تھا جبریل ان کے پاس آتے تھے اور تعزیت کرتے تھے اور ان کا دل بہلاتے تھے اور انکے پدر بزرگوار کا حال سناتے تھے اور انکی جگہ بتاتے تھے اور وہ تمام واقعات سناتے تھے جو ان کے بعد انکی اولاد کو پیش آنے والے ہیں حضرت علی ان واقعات کو لکھتے جاتے تھے پس یہ ہے مصحف فاطمہ

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ ہمارے پاس وہ چیز ہے کہ ہم اسکی وجہ سے لوگوں کے محتاج نہیں بلکہ لوگ ہمارے محتاج ہیں ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس کو رسول اللہ نے لکھوایا اور حضرت علی نے لکھا اس میں حلال و حرام کا ذکر ہے ہم جانتے ہیں اس امر کو جسے تم شروع کرتے ہو اور جانتے ہیں جب تم ختم کرتے ہو۔

راوی نے امام جعفر صادق ع سے کہا کہ زیدیہ اور معتزلہ (فرقے) محمد بن عبد اللہ (بن الحسن بن الحسن بن علی) کے گرد جمع ہو گئے ہیں پس کیا ان کے پاس امامت کی کوئی دلیل ہے فرمایا واللہ ہمارے پاس دو کتابیں ہیں جن میں ہر نبی کا نام لکھا ہے اور ہر اس بادشاہ کا جو روئے پر کسی علاقہ کا حکمران ہو۔ محمد بن عبد اللہ ان دونو گروہوں میں سے ایک میں بھی نہیں۔

فضیل سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق کی خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ میں تمہارے آنے سے پہلے کیا دیکھ رہا تھا میں نے کہا نہیں فرمایا میں مصحف فاطمہ دیکھ رہا تھا اس میں تمام بادشاہوں کے نام مع ان کے باپ کے نام کے لکھے ہیں میں نے ان میں سے اولاد امام حسن کا کوئی نام نہ دیکھا

تو پھر آنحضرت کے بعد آنے والے لوگوں کے لئے ایسے عالم سے فائدہ حاصل کرنے کا موقع نہ ہوگا جس کا علم بلا اختلاف ہو اور جب یہ صورت صحیح نہ ہوئی تو دوسری صورت ثابت ہوئی یعنی آنحضرت کے بعد ایسا جانشین آپ کا ہونا چاہیے

پس اب سوال یہ ہے کہ حضرت کا خلیفہ عام لوگوں کی طرح ہو جن سے خطا کا صدور جایز ہے اور ان کے علم میں اختلاف ہے یا ایسا نہ ہو بلکہ وہ موید من اللہ ہو اسی طرح جیسے رسول یعنی اس کے پاس فرشتہ آئے اور اس سے وحی کے علاوہ بات کرے اور بغیر رویت کے بھی اور وہ نبوت کے علاوہ تمام باتوں میں مثل رسول ہو۔ کیونکہ جو شخص جایز الخطا ہوگا اس کے حکم میں ضرور اختلاف ہوگا اور اس صورت میں احکام دین میں خلل واقع ہوگا پس لازم آیا کہ خلیفہ بعد رسول راسخ فی العلم ہو اور متشابہات کی تاویل جانتا ہو موید من اللہ ہو خطا اس کے لیے جایز نہ ہو کلام میں اس کے اختلاف وتضاد نہ ہو اور وہ بندوں پر خدا کی حجت ہو

یہ کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ کو جو علم قرآن سے حاصل ہوا وہ کافی تھا لیلۃ القدر میں اس کی تجدید کی کیا ضرورت ہے اس کا جواب یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے - "فیھا یفرق کل امر حکیم امرا من عندنا انا کنا مرسلین" (اس شب قدر میں جدا کیا جاتا ہے ہر امر حکیم وہ امر جو ہماری طرف سے ہے اور ہم بھیجے ہوئے ہیں) یہ آیت دلیل ہے اس کی کہ ہر امر جدا جدا نئے طریقے سے بیان کیا جاتا ہے اور اس کے لئے شب قدر کو مخصوص کیا گیا کہ اس میں ملائکہ اور روح نازل ہوتے ہیں آسمان سے زمین پر ہمیشہ پس ضروری ہے اس کا وجود جس کی طرف ملائکہ کو بھیجا جائے ہر سال اس سے ثابت ہوا غیر نبی کی طرف ملک کا آنا۔

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال بینا ابی جالس وعندہ نفر اذا استضحک حتی اغرورقت عیناہ دموعا ثم قال هل تدرون ما اضحکنی قال فقالوا لا قال زعم ابن عباس انہ من الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا فقلت لہ هل رایت الملائکۃ یا ابن عباس تخبرک بولایتها لک فی الدنیا والآخرۃ مع الامن من الخوف والحزن قال فقال ان اللہ تبارک وتعالی یقول انما المومنون اخوۃ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جبکہ میرے پدر بزرگوار بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے پاس کچھ لوگ بیٹھے تھے آپ اس طرح ہنسے کہ آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے - لوگوں سے فرمایا تم جانتے ہو کہ میں کیوں ہنسا - انھوں نے کہا نہیں فرمایا ابن عباس کا گمان یہ تھا کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جنھوں نے کہا (آیت) "ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اپنے اس قول پر قایم رہے (ابن عباس کا انتقال ۶۸ھ میں ہوا اور امام محمد باقر علیہ السلام ۵۷ھ میں پیدا ہوئے - پس معلوم ہوا کہ یہ گفتگو حضرت کی ابن عباس سے بعد طفولیت تھی) میں نے کہا اے ابن عباس کیا تم نے ملائکہ کو دیکھا ہے کہ انھوں نے تم کو دنیا و آخرت میں مدد دینے کی خبر دی ہو امن میں رہنے کی خوف اور حزن سے اس پر انھوں نے کہا اللہ تو فرماتا ہے مومن سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں

وقد دخل فی هذا جمیع الامة فاستضحکت
ثم قلت صدقت یا ابن عباس انشدک الله هل فی
حکم الله جل ذکره اختلاف قال فقال لا فقلت
ما تری فی رجل قد ضرب رجلا اصابعه بالسیف
حتی سقطت ثم ذهب واتی رجل آخر فاطار کفه
فاتی به الیک وانت قاض کیف انت صانع قال
اقول لهذا القاطع اعطه دیة کفه واقول لهذا المقطوع
صالحه علی ما شئت وابعث به الی ذوی عدل
قلت جاء الاختلاف فی حکم الله عز ذکره ونقضت

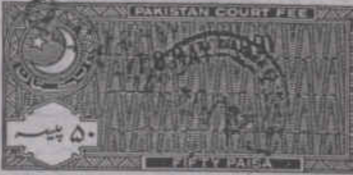

الی الله عز وجل ان یحدث فی خلقه شیئا من الحدود
ولیس تفسیره فی الارض اقطع قاطع الکف اصلا ثم
اعطه دیة الاصابع هکذا حکم الله لیلة ینزل فیها
امره

ان جحدتها بعد ما سمعت من رسول الله فادخلک
الله النار کما اعمی بصرک یوم جحدتها علی ابن ابی طالب
قال فلذلک عمی بصری قال وما علمک بذلک فوالله
ان عمی بصره الا من صفقة جناح الملک قال فاستضحکت
ثم ترکته یومه ذلک لسخافة عقله ثم لقیته فقلت
یا ابن عباس ما تکلمت بصدق مثل امس قال لک
علی بن ابی طالب ان لیلة القدر فی کل سنة وانه
ینزل فی تلک اللیلة امر السنة وان لذلک الامر
-

اور اس حکم میں تمام امت داخل ہے۔ یہ سنکر میں ہنسا
میں نے کہا اے ابن عباس میں تم کو خدا کی قسم دے کر
پوچھتا ہوں کہ کیا خدا کے حکم میں اختلاف ہے۔ انھوں نے
کہا نہیں میں نے کہا تم کیا فیصلہ کرو گے ایسے شخص کے بارے میں
جس نے حملہ کر کے تلوار سے دوسرے شخص کی انگلیاں کاٹ
دیں پھر ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے اس کا ہاتھ
کاٹ دیا۔ یہ شخص اگر تمہارے پاس لایا جائے اور تم کو
قاضی بنایا جائے تو تم کیا فیصلہ کرو گے انھوں نے کہا میں نے
قطع دست کرنے والے سے کہونگا کہ اس مقطوع کے ہاتھ
کی دیت دے اور مقطوع سے کہوں گا کہ دوسرے سے
جس طرح چاہے صلح کرلے اور اس کو بھیجوں گا دو عادل
قاضیوں کے پاس۔ میں نے کہا حکم خدا میں یہ تو اختلاف
پیدا ہو گیا اور تمہارا پہلا قول ٹوٹ گیا (یہ حکم تو از روے
نفس ہوا نہ موافق شرع) نہ خدا کو یہ پسند نہیں کہ وہ مخلوق میں
از قسم حدود کوئی ایسی شے حادث کرے جس کا بیان روے
زمین پر نہو۔ فیصلہ کی صورت یہ ہوگی کہ پہلے ہاتھ قطع کرنے
والے کا ہاتھ کاٹو اور دیت دلاو انگلیوں کی یہ ہے اللہ کا
وہ حکم جو شب قدر میں (ہم پر) نازل ہوا
اگر تم نے رسول اللہ سے سننے کے بعد انکار کیا تو اللہ تم کو
واصل جہنم کرے گا اسی طرح جیسے تم کو فضیلت علی کے انکار
پر اندھا بنا دیا۔ انھوں نے کہا کیا اس پر میری بینائی گئی ہے
فرمایا ہمیں اس کا علم ہے۔ بخدا میں اندھا نہیں ہوا مگر فرشتہ
کے پر مارنے سے فرمایا میں اس کی بات پر ہنسا اور میں نے اسکی
کمزوری عقل پر نظر رکھکر اس روز چھوڑ دیا دوسرے روز
پھر میں ان سے ملا میں نے کہا تم نے کل سے زیادہ سچا کلام
پہلے نہیں کہا تم سے علی بن ابی طالب علیہ السلام نے کہا
کہ ہر سال شب قدر آتی ہے اس میں ملائکہ تمام سال کے معاملات

ولاة بعد رسول الله فقلت من هم قال أنا
واحد عشر من صلبي ثم محدثون فقلت لهم كانوا
كان الا مع رسول الله فتبدا الملك الذي
يحدثه فقال كذبت يا عبد الله رأت عيناي
الذي حدثك به علي ولكن دعا قلبه ووقر في سمعه
ثم صفقك بجناحه فعميت قال فقال ابن عباس
ما اختلفنا في شيء فحكمه الى الله فقلت له فهل حكم الله
في حكم من حكمه بامرين قال لا فقلت ههنا هلكت

اصل من ابي جعفر عليه السلام قال قال الله تعالى
في ليلة القدر فيها يفرق كل امر حكيم يقول ينزل
فيها كل امر حكيم والمحكم ليس بشيئين انما هو
شيء واحد فمن حكم بما ليس فيه اختلاف فحكمه
من حكم الله عز وجل ومن حكم بامر فيه اختلاف
فرأى انه مصيب فقد حكم بحكم الطاغوت انه لينزل
في ليلة القدر الى ولي الامر تفسير الامور سنة سنة
يؤمر فيها في امر نفسه بكذا وكذا وفي امر الناس
بكذا وكذا وانه ليحدث لولي الامر سوى ذلك
كل يوم علم الله عز وجل الخاص والمكنون العجيب
المخزون مثل ما ينزل في تلك الليلة من الامر
ثم قرأ ولو ان ما في الارض من شجرة اقلام والبحر

لے کر آتے ہیں۔ بے شک اس امر کے لئے بعد رسول اللہ مجھ
الیان امر ہونے ضروری ہیں تم نے پوچھا تھا وہ کون ہیں حضرت
نے فرمایا تھا میں اور میرے صلب سے گیارہ امام جو
محدث ہیں تم نے کہا سوائے رسول اللہ کے زمانہ کے شب قدر
کو نہیں دیکھا بس وہ فرشتہ تم پر ظاہر ہوا جو ان سے باتیں
کرتا ہے اور اس نے کہا اے عبداللہ تو نے جھوٹ بولا
میری آنکھوں نے دیکھا ہے اس چیز کو جو تجھ سے علی نے بیان
کی تیری آنکھوں نے اس کو نہیں دیکھا لیکن تیرے دل میں
بیٹھ گئی تھی اور وہ کانوں سے سن چکا تھا پس فرشتہ نے
اپنا بازو تجھ پر مارا جس سے تو اندھا ہو گیا ابن عباس نے
کہا اگر ہم کسی چیز میں اختلاف کرتے ہیں تو یہ اللہ کے حکم سے
ہوتا ہے میں نے کہا تو ہمنہ کا حکم بھی اس کا سا حکم ہے جو
مختلف دو امروں کا حکم دیتا ہے انھوں نے کہا ایسا نہیں
میں نے کہا اپنے غلط روئے سے تم بھی ہلاک ہوئے اور دیگران
کو بھی ہلاک کیا

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر
کے بارہ میں فرمایا ہے کہ لوح محفوظ سے جدا کیا جاتا ہے
اس میں ہر امر استوار فرماتا ہے نازل ہوتا ہے اس میں
ہر امر استوار اور محکم دو چیزیں نہیں ہوتیں بلکہ ایک چیز
ہوتی ہے پس جو اس طرح حکم کرے کہ اس میں اختلاف نہ
تو اس کا حکم اللہ کے حکم سے ہوگا اور جو حکم کرے ایسے
امر کے ساتھ جس میں اختلاف ہو اور باوجود اس کے
دو مختلف حکموں کے اپنی رائے اور ظن کو درست سمجھے تو اس
کا حکم شیطانی حکم ہوگا۔ بے شک شب قدر میں نازل
ہوتی ہے ولی امر کی طرف تفصیل تمام سالانہ امور کی
سال بسال اس ولی امر کو حکم دیا جاتا ہے کہ اپنے لئے
ایسا ایسا کرو اور لوگوں کے متعلق ایسا ایسا۔ ولی امر کو ہر روز

يمدّه من بعده سبعة ابحر ما نفدت كلمات الله ان الله عزيز حكيم

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام قال كان علی بن الحسین صلوات الله علیه یقول انّا انزلناه فی لیلة القدر۔ صدق الله عزوجل انزل الله القرآن فی لیلة القدر وما ادراك ما لیلة القدر قال رسول الله لا ادری قال الله عزوجل لیلة القدر خیر من الف شهر لیس فیه لیلة القدر قال لرسول الله هل تدری لم هی خیر من الف شهر قال لا قال لانها تنزل فیها الملائكة والروح باذن ربهم من كل امر واذا اذن الله عزوجل بشئ فقد رضیه سلام هی حتی مطلع الفجر یقول تسلم علیك یا محمد ملائكتی وروحی سلامی من اول ما یهبطون الی مطلع الفجر ثم قال فی بعض كتابه واتقوا فتنة لا تصیبن الذین ظلموا منكم خاصة فی انا انزلناه فی لیلة القدر وقال فی بعض كتابه وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابكم ومن ینقلب علی عقبیه فلن یضر الله شیئا وسیجزی الله الشاكرین ۔ یقول فی الایة الاولی ان محمداً حین یموت یقول اهل الخلاف لامر الله عزوجل مضت لیلة القدر مع رسول الله فهذه فتنة اصابتهم خاصة وبها ارتدوا علی اعقابهم

ہر روز خدا کی طرف سے علم حاصل ہوتا رہتا ہے خاص خاص امور اور پوشیدہ اسرار کے متعلق اسی طرح جیسے شب قدر میں ہر امر اس پر نازل ہوتا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی ۔ اگر روئے زمین کے تمام اشجار قلم بن جائیں اور سات سمندر سیاہی تب بھی اللہ کے کلمات تمام نہ ہوں گے بے شک اللہ عزیز و حکیم ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ علی بن الحسین علیہ السلام فرماتے ہیں ہم نے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا ۔ سچ فرمایا خدائے عزوجل نے کہ اس نے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا ۔ اور فرمایا اے رسول تم جانتے ہو شب قدر کیا ہے حضرت نے فرمایا میں نہیں جانتا ۔ خدا نے فرمایا وہ ان ہزار مہینوں سے بہتر ہے جن میں شب قدر نہ ہو ۔ رسول اللہ سے یہ بھی فرمایا کہ تم یہ بھی جانتے ہو کہ شب قدر ہزار مہینوں سے کیوں بہتر ہے ۔ حضرت نے کہا نہیں ۔ فرمایا اس کہ اس میں ملائکہ اور روح اپنے رب کے حکم سے نازل ہوتے ہیں ہر امر کو لے کر اور خدا جب اذن دیتا ہے کسی شے کا تو وہ اس سے راضی ہوتا ہے اس رات میں سلامتی ہے صبح کے طلوع ہونے تک ۔ خدا فرماتا ہے اے محمد تم پر میرے ملائکہ اور روح میرا سلام کہتے ہیں جب سے وہ زمین پر اترتے ہیں صبح کے طلوع تک اور ایک جگہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے ۔ ڈرو اس فتنہ سے جو ظالم لوگوں سے تم تک پہنچے سورۂ انا انزلناہ کے متعلق یعنی آخر کار منافق اس سے انکار کریں گے ۔ اور دوسری آیت میں فرماتا ہے محمد رسول ہیں ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے پس اگر وہ مر جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو کیا تم اپنے پچھلے پاؤں پلٹ جاؤ گے اور جو پلٹ جائے تو وہ ہرگز اللہ کو کوئی نقصان نہ پہنچائے گا اور اللہ شکر کرنے والوں کو بدلہ دے گا ۔ پہلی آیت میں خدا نے یہ ظاہر فرمایا ہے

كما انه كان رسول الله صلعم مع خديجه مستترا حتى امر بالاعلان قال السائل ينبغى لصاحب هذا الدين ان يكتم قال بلى قال اوما كتم على بن ابى طالب يوم اسلم مع رسول الله حتى ظهر امره قال بلى قال فكذلك امرنا حتى يبلغ الكتاب اجله

اصل عن ابى جعفر عليه السلام قال لقد خلق الله جل ذكره ليلة القدر اول ما خلق الدنيا ولقد خلق فيها اول نبى يكون واول وصى يكون ولقد قضى ان يكون فى كل سنة ليلة يهبط فيها بتفسير الامور الى مثلها من السنة المقبلة من جحد ذالك فقد رد على الله عز وجل علمه لانه لا يقوم الانبياء والرسل والمحدثون الا ان تكون عليهم حجة بما ياتيهم فى تلك الليلة مع الحجة التى ياتيهم بها جبرئيل قلت والمحدثون ايضا ياتيهم جبرئيل او غيره من الملائكة عليهم السلام قال اما الانبياء والرسل صلى الله عليهم فلا شك ولابد لمن سواهم من اول يوم خلقت فيه الارض الى اخر فناء الدنيا ان تكون على اهل الارض حجة ينزل ذلك فى تلك الليلة الى من احب من عباده

وايم الله لقد نزل الروح والملائكة بالامر فى ليلة القدر على آدم وايم الله ما مات آدم الا وله وصى وكل من بعد آدم من الانبياء فقد اتاه الامر فيها ووضع لوصيه من بعده

یہ ایسا ہی ہے جیسے رسول اللہ جناب خدیجہ کے ساتھ پوشیدہ عبادت کرتے تھے جب تک اعلان کا حکم نہ ہوا سائل نے کہا تو کیا اس دین والے کے لئے اپنی عبادت چھپانا لازم ہے فرمایا ہاں کیا علی بن ابی طالب نے رسول اللہ کے ساتھ اپنی عبادت اعلان رسالت کے وقت تک نہیں چھپائی اس نے کہا یہ صحیح ہے فرمایا بس یہی معاملہ ہمارا ہے جب تک کہ کتاب اپنی مدت کو پہنچے (یعنی قائم آل محمد کے ظہور تک)

ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے شب قدر کو پیدا کیا اور اس میں سب سے پہلے نبی اور سب سے پہلے وصی کو پیدا کیا اور اسکی مشیت نے یہ چاہا کہ ہر سال یہ رات ہو اور اس میں آنے والے سال کے جملہ امور تفصیل سے بتا دئے جائیں جو اس سے انکار کرے گا اس نے علم الٰہی کی تردید کی کیونکہ انبیا و مرسلین و محدثین قائم کرتے ہیں لوگوں پر حجت اس چیز سے جو ان تک پہنچتی ہے اس رات میں۔ یہ امور جبرئیل ان کے پاس لاتے ہیں۔ میں نے کہا کیا محدث وغیرہ کے پاس بھی جبرئیل آتے ہیں اور دیگر ملائکہ فرمایا انبیا و مرسلین کے بارہ میں تو کوئی شک ہی نہیں ان کے علاوہ بھی دنیا کے آغاز سے اس کے خاتمہ تک خدا کی کوئی حجت روئے زمین پر ضرور رہے گی اور ہر شب قدر میں امر الٰہی نازل ہو گا اس شخص پر جس کو خدا اپنے بندوں میں سب سے زیادہ دوست رکھتا ہے۔

خدا کی قسم شب قدر میں ملائکہ اور روح امر الٰہی کو لے کر آدم پر نازل ہوئے اور قسم خدا کی جب آدم مرے تو ان کے وصی ان کی جگہ ہوئے اسی طرح آدم کے بعد جو انبیا بھی آئے تو شب قدر میں ان کے پاس امر الٰہی آیا اور ان کے بعد ان کے اوصیا کے پاس۔

والیم الله إن کان النبی لیؤمر فیما یأتیه من الامر
فی تلک اللیلة من آدم إلی محمد ان اوص الی فلان
ولقد قال الله فی کتابه لولاة الامر من بعد محمد صلعم
خاصة وعد الله الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات
لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم
الی قوله واولئك هم الفاسقون یقول استخلفکم
لعلمی ودینی وعبادتی بعد نبیکم کما استخلف
وصاة آدم من بعده حتی یبعث النبی الذی
یلیه ۰ لا یشرکون بی شیئا ۰ یقول ۰ یعبدوننی
بایمان لا نبی بعد محمد فمن قال غیر ذلك ۰ فاولئك
هم الفاسقون ۰ فقد مكن ولاة الامر بعد محمد
بالعلم ونحن هم

فاسئلونا فان صدقناکم فاقروا وما انتم بفاعلین
اما علمنا فظاهر واما ابان اجلنا الذی یظهر فیه
الدین منا حتی لا یکون بین الناس اختلاف
فان له اجلا من ممر اللیالی والایام اذا اتی ظهر
وکان الامر واحدا ۰ وایم الله لقد قضی الامر ان
لا یکون بین المؤمنین اختلاف ولذلك جعلهم
شهداء علی الناس لیشهد محمد علینا ولنشهد
علی شیعتنا ولتشهد شیعتنا علی الناس

اور خدا کی قسم آدم سے لے کر محمد مصطفیٰ تک اس رات میں
جس کے پاس نبی امر الٰہی آیا اس کو حکم دیا گیا کہ وہ فلاں شخص
کو وصیت کرے خدا نے اپنی کتاب میں آنحضرت کے بعد والیان
امر کے متعلق فرمایا ہے تم میں جو لوگ ایمان لائے ہیں اور
انھوں نے نیک اعمال کئے ہیں خدا نے ان سے وعدہ
کیا ہے کہ وہ ان کو روئے زمین کا خلیفہ اسی طرح بنائے گا
جس طرح ان سے پہلوں کو بنایا ہے الی قولہ وہی لوگ
فاسق ہیں یعنی خدا فرماتا ہے میں تم کو تمہارے نبی کے بعد
اسی طرح خلیفہ بناؤں گا اپنے علم و دین اور عبادت کے
لئے جس طرح اوصیائے آدم کو بنایا تھا یہاں تک کہ خدا نے
ان کے بعد ختم المرسلین کو مبعوث کیا (تاکہ) میرے ساتھ
عبادت میں کسی کو شریک نہ کریں ۔ فرماتا ہے ۔ میری عبادت
کریں ۔ ایمان کے ساتھ ۔ محمد کے بعد کوئی نبی نہیں پس جو لوگ
اس کے خلاف کہیں گے ۔ وہ فاسق ہیں ۔ پس خدا نے آنحضرت
کے بعد والیان امر کو علم پر قدرت دی اور وہ ہم ہیں
پس ہم سے پوچھو جو پوچھنا ہے اگر ہم سچ کہیں (کہ وقت
اظہار دین ابھی نہیں آیا) تو ہماری صداقت کا اقرار کرو
لیکن تم ایسا کرنے والے نہیں (یہ ان شیعوں سے خطاب ہے
جو تقیہ نہیں کرتے تھے) پس ہمارا عالم ہونا اور ہمارے غیر کا
جاہل ہونا ظاہر ہے لیکن وہ وقت جب ہم سے دین ظاہر
ہوگا اور لوگوں کے درمیان اختلاف باقی نہ رہے گا اس
کے لئے ایک وقت معین ہے راتوں اور دنوں کے گزرنے
کے بعد جب وقت آئے گا تو دین ظاہر ہوگا اور اس وقت
صرف ایک ہی دین ہوگا ۔ پس خدا کی قسم یہ امر طے ہو گیا ہے
کہ مومنوں کے درمیان اختلاف نہ رہے گا اور اسی لئے
لوگوں پر انکو گواہ بنایا ہے تاکہ محمد ہم پر گواہ ہوں اور ہم اپنے
شیعوں پر گواہ ہوں اور ہمارے شیعہ لوگوں پر گواہ بنیں

ابى الله ان يكون فى حكمه اختلاف او بين علمه تناقض
ثم قال ابو جعفر عليه السلام فضل ايمان المومن بجملة انا انزلناه
وبتفسيرها على من ليس مثله فى الايمان بها كفضل
الانسان على البهائم وان الله عز وجل ليدفع بالمومن
بها عن الجاحدين لها فى الدنيا لكمال عذاب الآخرة
لمن علم انه لا يتوب منهم ما يدفع بالمجاهدين عن
القاعدين ولا اعلم ان فى هذا الزمان جهاداً الا
الحج والعمرة والجوار

اصل قال قال رجل لابى جعفر يا ابن رسول
الله لا تغضب علىّ قال لماذا قال لما اريد ان
اسألك عنه قال قل قال ولا تغضب قال
ولا اغضب قال ارايت قولك فى ليلة القدر
وتنزل الملائكة والروح فيها الى الاوصياء ياتونهم
بامر لم يكن قد علمه او ياتونهم بامر كان رسول الله
يعلمه وقد علمت ان رسول الله مات وليس
من علمه شئ الا وعلىّ له واع قال ابو جعفر مالى
ولك ايها الرجل ومن ادخلك علىّ قال ادخلنى
عليك القضاء لطلب الدين قال فافهم ما اقول
لك ان رسول الله لما اسرى به لم يهبط حتى
اعلمه الله عز وجل علم ما كان وما سيكون

خدا کو یہ بات ناپسند ہے کہ اس کے حکم میں اختلاف ہو یا اس
کے علم میں تناقض ہو جو شخص سورہ انا انزلناہ اور اس کی
تفسیر پر ایمان رکھتا ہے اسکی فضیلت اس شخص پر جو ایمان
میں اس کی مثل نہیں ایسی ہے جیسے انسان کی فضیلت بہائم
پر۔ اللہ تعالیٰ مومنین کے ذریعہ سے ان لوگوں کو دفع کرتا ہے
جو سورہ انا انزلناہ کی تفسیر سے انکار کرتے ہیں اس کے دنیا میں
البتہ انتہائی عذاب آخرت ہے جیسے جانتے ہوئے کہ توبہ
نہیں کرنا اور مجاہدین کے ذریعہ قاعدین سے بلا کو دور نہیں کرتا
میں نہیں جانتا کہ اس زمانہ میں سوائے حج و عمرہ اور مجاورت
امام جہاد اور کیا ہے

راوی کہتا ہے ایک شخص نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا
یا ابن رسول اللہ آپ میرے اوپر غصہ تو نہ کریں گے فرمایا
میں ایسا کیوں کروں گا اس نے کہا میں آپ سے ایک
سوال کروں گا فرمایا کرو اس نے کہا آپ غصہ تو نہ کریں گے
فرمایا نہیں اس نے کہا آپ نے اپنے اس قول پر غور کیا
کہ شب قدر میں ملائکہ اور روح نازل ہوتے ہیں اوصیا
پر اور وہ امر الہی لیکر آتے ہیں جس کا علم ان کو نہیں ہوتا
اور یا ایسا امر لاتے ہیں جس کو رسول اللہ جانتے تھے۔ اور
یہ تو آپ معلوم ہے کہ رسول اللہ مر گئے اور ان کے علم سے
کوئی چیز ایسی نہیں جس کے نگاہ رکھنے والے علی نہیں۔
حضرت نے فرمایا اے شخص تیرے اور میرے درمیان وجہ
اختلاف کیا ہے اور کس نے تجھ کو میرے پاس بھیجا اس نے
کہا حکم خدا نے طلب دین کے لئے بھیجا ہے فرمایا جو کچھ میں
کہتا ہوں اس کو سمجھ رسول اللہ جب معراج میں تشریف
لے گئے تو اس وقت تک زمین پر تشریف نہیں لائے
جب تک خدا نے ان کو آگاہ نہیں کیا ان تمام چیزوں سے
جو ہو چکی ہیں یا جو آئندہ ہونے والی ہیں

اور اگر یہ کہا جائے کہ نزول ملائکہ کسی پر نہیں ہوتا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک شے نازل ہو اور کسی پر نہ ہو۔ عنقریب لوگ ایسا کہیں گے لیکن یہ کہنا لغو ہوگا اور ان کی کھلی گمراہی کی دلیل

اکتالیسواں باب ائمہ کا علم شب جمعہ میں زیادہ ہوتا ہے

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لی یا ابا یحیی ان لنا فی لیالی الجمعۃ لشاناً من الشان قال قلت جعلت فداک ما ذاک الشان قال یوذن لارواح الانبیاء الموتی علیہم السلام و ارواح الاوصیاء علیہم السلام و روح الوصی الذی بین ظہرانیکم یعرج بھا الی السماء حتی توافی عرش ربھا فتطوف بہ اسبوعاً و تصلی عند کل قائمۃ من قوائم العرش رکعتین ثم ترد الی الابدان التی کانت فیھا فتصبح الانبیاء والاوصیاء قد ملؤا سروراً و یصبح الوصی الذی بین ظہرانیکم و قد زید فی علمہ جم الغفیر

اصل قال لی ابو عبد اللہ ذات یوم و کان لا یکنینی قبل ذلک یا ابا عبد اللہ قال قلت لبیک قال ان لنا فی کل لیلۃ جمعۃ سروراً قلت زادک اللہ وما ذاک قال اذا کان لیلۃ الجمعۃ وافی رسول اللہ العرش و وافی الائمۃ علیہم السلام معہ و وافینا معہم فلا ترد ارواحنا الی ابداننا الا بعلم مستفاد ولولا ذلک لانفدنا

راوی کہتا ہے فرمایا مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اے ابو یحییٰ ہمارے لئے جمعہ کی راتوں میں ایک شان عظیم ہوتی ہے۔ میں نے کہا وہ کیا ہے فرمایا مرے ہوئے انبیا کی روحیں اور اوصیائے مردہ کی روحیں اور اس وصی کی روح جو تمہارے سامنے ہے آسمان کی طرف جاتی ہیں اور عرش الٰہی کے مقابل پہنچتی ہیں اور سات دفعہ اس کا طواف کرتی ہیں اور عرش کے ہر پایہ کے پاس دو رکعت نماز پڑھتی ہیں پھر اپنے ابدان کی طرف لوٹائی جاتی ہیں پس انبیا اور اوصیا خوشی سے بھر جاتے ہیں اور صبح کرتا ہے وہ وصی جو تمہارے سامنے ہے اور اس کے علم میں بہت کچھ اضافہ ہو جاتا ہے

مجھ سے ایک دن امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اس سے پہلے حضرت مجھے کنیت سے نہیں پکارتے تھے اے ابا عبد اللہ میں نے کہا لبیک فرمایا ہمارے لئے ہر شب جمعہ میں خوشی ہوتی ہے میں نے کہا اللہ آپ کی خوشی زیادہ کرے یہ کس طرح فرمایا جب شب جمعہ آتی ہے تو رسول اللہ اور ائمہ عرش تک پہنچتے ہیں اور ہم ان کے ساتھ ہوتے ہیں پس جب ہم اپنے ابدان کی طرف لوٹتے ہیں تو ہم کو علم حاصل ہوتا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو ہم ختم ہو جاتے جو ہمارے پاس ہے

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما من
لیلۃ جمعۃ الا ولاولیاء اللہ فیہا سرور قلت کیف
ذلک جعلت فداک قال اذا کان لیلۃ الجمعۃ وافی
رسول اللہ العرش ووافی الائمۃ علیہم السلام و
وافیت معہم فما ارجع الا بعلم مستفاد ولولا ذالک
لنفد ما عندی

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ہر جمعہ کی رات کو
اولیاء خدا کو سرور حاصل ہوتا ہے۔ میں نے کہا یہ کیسے
فرمایا جب شب جمعہ آتی ہے تو رسول اللہ عرش الہی تک
پہنچتے ہیں اور ائمہ بھی میں بھی ان کے ساتھ ہوتا ہوں اور
جب لوٹتا ہوں تو علم حاصل کرکے اگر نہ ہوتا تو وہ بھی
جو کچھ تھا ضائع ہو جاتا

۴۲ واں باب ائمہ علیہم السلام کا علم بڑھتا ہے گھٹتا نہیں

اصل سمعت ابا الحسن علیہ السلام یقول کان
جعفر بن محمد علیہ السلام یقول لولا انا نزداد لانفدنا

اصل قال لی ابو عبد اللہ علیہ السلام یا ذریح
لولا انا نزداد لانفدنا

اصل قال سمعت ابا جعفر یقول لولا انا نزداد
لانفدنا قال قلت تزدادون شیئا لا یعلمہ رسول
اللہ قال اما انہ اذا کان ذلک عرض علی رسول
اللہ ثم علی الائمۃ ثم انتہی الامر الینا

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لیس
یخرج شیء من عند اللہ عزوجل حتی یبدأ برسول
اللہ ثم بامیر المومنین ثم واحد بعد واحد لکیلا
یکون آخرنا اعلم من اولنا

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ فرمایا امام جعفر صادق
علیہ السلام نے کہ اگر ہمارا علم بڑھتا نہ رہتا تو ختم ہو جاتا

فرمایا صادق آل محمد نے کہ اگر ہمارا علم بڑھتا نہ رہتا تو ہم
اسے ختم کر دیتے

راوی کہتا ہے میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو یہ کہتے سنا
اگر ہمارا علم زیادہ نہ ہوتا رہتا تو البتہ ہم اسے ختم کر دیتے
میں نے کہا کیا ایسا علم بھی آپ کو حاصل ہوتا ہے جو
رسول اللہ کو نہ ہو فرمایا صورت یہ ہے پہلے رسول پر پیش
ہوتا ہے پھر ائمہ پر اور پھر منتہی ہوتا ہے ہماری طرف

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو علم خدا کی طرف
سے آتا ہے اس کی ابتدا رسول کی طرف سے ہوتی ہے
پھر امیر المومنین کے پاس آتا ہے پھر ایک کے بعد دوسرے
کی طرف تاکہ ہمارے آخر کا علم ہمارے اول کے علم سے
آخر کا علم زیادہ نہ ہو

توضیح مذکورہ بالا حدیث میں جو امام علیہ السلام نے غیب ذاتی کی اپنی ذات سے نفی فرمائی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ علی الاطلاق عالم الغیب خدا کے سوا کوئی نہیں رہے انبیاء و مرسلین اور ائمہ تو ان کو بھی غیب ذاتی بالذات نہیں بلکہ وہ اگر کسی چیز پر موقوف ہے جو آئندہ یا ماضی کے متعلق جس چیز کا علم چاہتے ہیں عطا کردیتا ہے ۔

اصل قال سالت اباعبد اللہ علیہ السلام عن الامام یعلم الغیب فقال لا ولکن اذا اراد ان یعلم الشئ اعلمہ اللہ ذلک

سائل نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کیا امام غیب جانتا ہے؟ فرمایا نہیں لیکن جب وہ جاننے کا کسی چیز کے ارادہ کرتا ہے تو خوشی سے آگاہ کر دیتا ہے ۔

۴۵ واں باب ائمہ جب جاننا چاہتے ہیں تو انکو بتا دیا جاتا ہے

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان الامام اذا شاء ان یعلم علم

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام جب چاہتا ہے کہ جانے تو اس کو علم دیدیا جاتا ہے

اصل قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان الامام اذا شاء ان یعلم اُعلم

ترجمہ: ہیرگز!

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام اذا اراد الامام ان یعلم شیئاً اعلمہ اللہ ذلک

ترجمہ: ہیرگز!

۴۶ واں باب ائمہ اپنی موت کا وقت جانتے ہیں اور وہ باختیار خود مرتے ہیں

اصل قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ای امام لا یعلم ما یصیبہ والی ما یصیر فلیس ذلک بحجۃ للہ علی خلقہ

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو امام یہ نہیں جانتا کہ اسے کیا مصیبت پہنچنے والی ہے اور اس کا انجام کار کیا ہوگا تو وہ مخلوق خدا کی رہنمائی نہیں کر سکتا اور خدا کی حجت نہیں ہوسکتا

اصل عن الحسن بن محمد بن بشار قال حدثنی شیخ من اہل قطیعۃ الربیع من العامۃ ببغداد ممن کان ینقل عنہ

حسن بن محمد بن بشار نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ایک بوڑھے نے جو اہل قطیعۃ الربیع سے تھا بغداد میں روایت کی ان لوگوں

قال لي قد رأيت بعض من يقولون بفضله من أهل هذا البيت فما رأيت مثله قط في فضله ونسكه فقلت له من وكيف رأيته قال جمعنا أيام السندي ثمانين رجلاً من الوجوه المنسوبين إلى الخير فأدخلنا على موسى بن جعفر عليهما السلام فقال لنا السندي يا هؤلاء انظروا إلى هذا الرجل هل حدث به حدث فإن الناس يزعمون أنه قد فعل به ويكثرون ذلك وهذا منزله وفراشه موسع عليه غير مضيق ولم يرد به أمير المؤمنين سوءً إنما ينتظر به أن يقدم فيناظر أمير المؤمنين وهذا هو صحيح موسع عليه في جميع أموره فسلوه قال ونحن ليس لنا هم إلا النظر إلى الرجل وإلى فضله وسمته فقال موسى بن جعفر عليه السلام أما ما ذكر من التوسعة وما أشبهها فهو على ما ذكر غير أني أخبركم أيها النفر أني قد سقيت السم في سبع تمرات وأنا غداً أخضر وبعد غد أموت قال فنظرت إلى السندي بن شاهك يضطرب ويرتعد مثل السعفة

احمل أن علي بن الحسين ليلة قبض فيها بالشراب فقال (محمد بن علي) يا أبة اشرب هذا فقال يا بني إن هذه الليلة التي أقبض فيها وهي الليلة التي قبض فيها رسول الله

THE HIGH

سے کہ جن کی زبانوں سے حدیث نقل جاتی ہے حسن کہتے ہیں اس پیر مرد نے کہا کہ میں نے خانوادہ رسالت سے ایک ایسے شخص کو دیکھا جنکی فضیلت کے بیان کرتے تھے اور جن کے مثل میں نے کسی کو فضیلت و عبادت میں نہ پایا۔ میں نے کہا وہ کون تھے اور تم نے ان کو کیسا پایا اس نے کہا سندی ابن شاہک کے عہد میں اسی آدمی ایسے جمع کئے گئے جو خیر کی طرف منسوب تھے ہم کو حضرت موسی بن جعفر کے پاس بھیجا گیا اور ہم سے سندی نے کہا تم سب اس شخص (امام موسی کاظم ع) کو دیکھو کیا کوئی نئی بات پاتے ہو لوگ گمان کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے اور بہت سی باتیں (انکی قید کے متعلق) بیان کرتے ہیں دیکھو کیسا کشادہ گھر ہے اور کیسا اچھا فرش ہے کوئی تنگی نہیں نہ امیر المومنین (ہارون) کا ارادہ ان کو تکلیف پہنچانے کا ہے۔ یہ امیر المومنین سے مناظرہ کے منتظر ہیں۔ دیکھو یہ بالکل صحیح و سالم ہیں اور تمام راحت کے سامان مہیا ہیں اب تم ان سے پوچھ لو۔ راوی کہتا ہے ہمیں کسی طرف توجہ نہ تھی بجز حضرت کی طرف دیکھنے اور انکی فضیلت اور شان علمی پر نظر کرنے کے۔ امام علیہ السلام نے خود ہی فرمایا جو کچھ اس نے سامان راحت وغیرہ کے متعلق کہا وہ ظاہر ہے لیکن میں تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ مجھے سات پھلوں میں پیوست کرکے زہر دیا گیا ہے۔ میرا رنگ کل کو ہرا ہو جائے گا اور کل ہی میں مر جاؤں گا۔ میں نے سندی بن شاہک کی طرف دیکھا وہ پریشان تھا اور بید کی طرح کانپ رہا تھا جس رات کو حضرت علی بن الحسین کا انتقال ہوا امام محمد باقر علیہ السلام پینے کے لئے پانی لائے اور کہنے لگے بابا جان یہ پانی پی لیجئے فرمایا بیٹا اسی رات میں میری روح قبض ہوگی یہ وہی رات ہے جس میں رسول اللہ نے انتقال فرمایا تھا۔

اصل قال قلت للرضا ان امیر المومنین ع قد عرف قاتله والليلة التی یقتل فیها والموضع الذی یقتل فیه وقوله الذی لما سمع صیاح الاوز فی الدار صوائح تتبعها نوائح وقول ام کلثوم لو صلیت الليلة داخل الدار وامرت غیرك یصلی بالناس فابی علیها وکثر دخوله وخروجه تلك الليلة بلا سلاح وقد عرف علیه السلام ان ابن ملجم لعنه الله قاتله بالسیف کان هذا مما لم یجز تعرضه فقال ذلك کان ولکنه خیر فی تلك الليلة لتمضی مقادیر الله عز وجل

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ امیر المومنین علیہ السلام اپنے قاتل کو پہچانتے تھے اور اس رات کو بھی جانتے تھے جس میں قتل کئے گئے اور اس جگہ کو بھی جہاں مقتول ہوئے اور گھر میں جو قازیں تھیں انکی چیخ پکار بھی سنی جن کی فریاد کے بعد نوحہ خوانی ہوئی اور ام کلثوم کا یہ قول بھی سنا کہ آج کی رات آپ گھر ہی میں نماز پڑھ لیتے۔ کسی کو حکم دیجئے کہ وہ آپ کی جگہ نماز پڑھا دے مگر حضرت نے انکار کیا اور آپ ادائے نوافل کے لیے بغیر ہتھیار بار بار آتے جاتے بھی رہے آپ اپنے قاتل کو بھی پہچانتے تھے تلوار سے قتل ہونے کو بھی جانتے تھے پھر آپ نے اپنے کو کیوں نہ بچایا امام رضا علیہ السلام نے فرمایا یہ ٹھیک ہے لیکن حکم قضاء و قدر جو کچھ تھا اس کو بجا لانا ہی بہتر تھا۔

اصل عن ابی الحسن موسیٰ علیہ السلام قال ان الله عز وجل غضب علی الشیعة فخیرنی نفسی او هم فوقیتهم والله بنفسی

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا اللہ تم غضبناک ہوا ہمارے شیعوں پر (بہ سبب ترک تقیہ) پس اختیار دیا مجھے اپنے اور انکے قتل ہونے کے درمیان پس میں نے اپنی جان دے کر ان کو بچا لیا

اصل عن مسافر ان ابا الحسن الرضا قال له یا مسافر هذه القناة فیها حیتان قال نعم جعلت فداك فقال انی رایت رسول الله البارحة وهو یقول یا علی ما عندنا خیر لك

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اپنے خادم مسافر سے اے مسافر اس کاریز میں مچھلیاں ہیں میں نے کہا ہاں آپ پر فدا ہوں فرمایا میں نے شب گزشتہ رسول اللہ کو خواب میں یہ کہتے سنا اے علی جو ہمارے پاس ہے (بہشت) وہ تیرے لئے بہتر ہے۔

یہ اشارہ تھا اس طرف کہ جب حضرت کی قبر کھودی گئی تو اس میں پانی نکلا جس میں مچھلیاں تھیں۔

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام قال کنت عند ابی فی الیوم الذی قبض فیه فاوصانی باشیاء فی غسله وفی کفنه وفی دخوله قبره فقلت یا اباه

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جس روز میرے پدر بزرگوار کا انتقال ہوا میں انکی خدمت میں تھا انھوں نے اپنے غسل و کفن اور قبر میں اتارنے وغیرہ کے

وﷲ ما رأيتك منذ اشتكيت احسن منك اليوم ما رأيت عليك اثر الموت فقال يا بنى اما سمعت علی ابن الحسین علیه السلام ینادی من وراء الجدار ان یا محمد تعال عجل

متعلق وصیت فرمائی میں نے کہا بابا جان واللہ جب سے آپ بیمار ہوئے ہیں آج آپ کی حالت ہر روز سے بہتر ہے ہم کو آثار موت آپ میں نہیں پاتا فرمایا بیٹا کیا تم نے نہیں سنا کہ علی بن الحسین علیہ السلام پس دیوار سے فرما رہے ہیں اے محمد آؤ۔ جلدی کرو

اصل عن ابی جعفر علیه السلام قال انزل الله تعالی النصر علی الحسین علیه السلام حتی کان ما بین السماء والارض ثم خیر النصر او لقاء الله فاختار لقاء الله

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا خدا نے امام حسین علیہ السلام پر اپنی نصرت نازل کی یہاں تک کہ فرشتے ما بین آسمان و زمین آ گئے پھر اختیار دیا نصرت قبول کرنے اور خدا سے ملاقات کرنے کے درمیان۔ حضرت نے ملاقات الہی کو اختیار کیا

۴۷ واں باب ائمۂ علم ما کان و ما یکون کو جانتے ہیں اور ان پر کوئی شے پوشیدہ نہیں

اصل عن سیف التمار قال کنا مع ابی عبد الله ؑ جماعة من الشیعة فی الحجر فقال علینا عین فالتفتنا یمنة و یسرة فلم نر احداً فقلنا لیس علینا عین قال ورب الکعبة ورب البنیة ثلاث مرات لو کنت بین موسی والخضر علیهما السلام لاخبرتهما انی اعلم منهما ولانبأتهما بما لیس فی ایدیهما لان موسی والخضر علیهما السلام اعطیا علم ما کان ولم یعطیا علم ما یکون وما هو کائن حتی تقوم الساعة وقد ورثناه من رسول الله وراثة

سیف تمار سے مروی ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس شیعوں کی ایک جماعت کے ساتھ ایک حجرہ میں تھے حضرت نے فرمایا کوئی جاسوس تو نہیں ہم نے داہنے بائیں دیکھ کر کہا کوئی نہیں۔ حضرت نے فرمایا قسم ہے رب کعبہ کی اور یہ تین بار فرمایا اگر میں موسیٰ و خضر کے زمانہ میں ہوتا تو میں بتاتا ان کو کہ میں ان دونوں سے زیادہ عالم ہوں اور آگاہ کرتا اس سے جو وہ نہیں جانتے کیونکہ موسیٰ و خضر وہ جانتے تھے جو ہو چکا ہے آئندہ کے متعلق ان کو علم نہیں دیا گیا تھا اور نہ جو قیامت تک ہونے والا ہے اور ہم نے یہ علم رسول اللہ سے ورثہ میں پایا ہے۔

اصل قال ابو عبد الله علیه السلام انی لاعلم ما فی السموات وما فی الارض واعلم ما فی الجنة واعلم

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے میں جانتا ہوں جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور جانتا ہوں جو جنت میں ہے اور جانتا ہوں

اصل عن ابن قياما الواسطي وكان من الواقفة قال دخلت على علي بن موسى عليهما السلام فقلت له يكون امامان قال لا الا واحدهما صامت فقلت له هو ذا انت ليس لك صامت ولم يكن ولد له بعد۔ ابو جعفر بعد

ابن قیاما مذہب واقفیہ رکھتا تھا اس نے بیان کیا کہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور عرض کی کیا ایک وقت میں دو امام ہوتے ہیں فرمایا ہاں مگر ان میں ایک صامت ہوتا ہے، یعنی اس کا حکم جاری نہیں ہوتا۔ میں نے کہا کیا آپ امام ہیں۔ درانحالیکہ آپ کے لئے امام صامت نہیں امام محمد تقی اس وقت تک پیدا نہ ہوئے تھے

فقال لي والله ليجعلن الله مني ما يثبت به الحق واهله ويمحق به الباطل واهله، فولد له بعد سنة ابو جعفر عليه السلام فقيل لابن قياما الا تقنعك هذه الآية فقال اما والله انها لآية عظيمة ولكن كيف اصنع بما قال ابو عبد الله عليه السلام في ابنه

مجھ سے حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ عطا کرے گا مجھے وہ لڑکا جو حق کو اور اس کے اہل کو ثابت و برقرار رکھے گا اور باطل و اہل باطل کو مٹا دے گا چنانچہ ایک سال بعد امام محمد تقی علیہ السلام پیدا ہو گئے۔ ابن قیاما سے لوگوں نے کہا کیا تم اس علامت امامت پر قانع ہو گے اس نے کہا یہ آیت تو عظیم الشان ہے لیکن میں کیا کروں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے فرزند امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے متعلق کیا فرمایا ہے،

توضیح ابن قیامہ کا اشارہ اس حدیث کی طرف ہے جس کو کشی نے نقل کیا ہے بروایت یحییٰ بن القاسم کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا منا ثمانية محدثون سابعهم القائم (ہم میں آٹھ محدث ہیں جن سے فرشتہ کلام کرے) (مع امام موسیٰ کاظم سات امام اور ایک جناب فاطمہ) اور ان کا ساتواں قائم ہوگا) اس سے واقفیہ فرقہ والوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ امامت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام پر ختم ہو گئی اور مہدی آخر الزماں وہی ہیں۔ لیکن انہوں نے اس حدیث کا مطلب غلط سمجھا ہے۔ اول تو اس حدیث کی صحت میں کلام ہے کیونکہ راوی مجہول ہے اور اگر صحیح بھی مان لیا جائے تو اس سے مراد یہ ہے کہ ہم لوگوں سے سلسلہ کر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تک آٹھ محدث ہوئے ان کے ساتویں یعنی یہ سلسلہ محدثین امام جعفر صادق ہیں چنانچہ وہ اس وقت امر امامت پر قائم تھے اور یہ مسلم ہے کہ ہر امام اپنے وقت میں قائم آل محمد ہوتا ہے یعنی دین اس سے قائم رہتا ہے۔ امام مہدی علیہ السلام کے متعلق نصوص جداگانہ ہیں لیس واقفیہ کا سلسلہ امامت کو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام پر ختم کر دینا غلط ہے کیونکہ ان کے بعد کے ائمہ کے متعلق بہ کثرت احادیث ہیں۔

اصل عن الوشاء قال اتيت خراسان وانا واقف فحملت معي متاعاً وكان معي ثوب في شيء في بعض الرزم ولم اشعر به ولم اعرف مكانه فلما قدمت مرو نزلت في بعض منازلها لم اشعر الا ورجل مدني

راوی کہتا ہے میں خراسان میں آیا اور میں واقفی تھا میرے ساتھ کچھ سامان تھا جس میں کچھ جیب کی قسم کا کپڑا بھی تھا جس کا مجھے علم نہ تھا اور نہ یہ پتہ تھا کہ کس گٹھری میں ہے جب میں مقام مرو میں پہنچا تو ایک مکان میں اترا۔ ایک شخص مدنی جو مرو کا باشندہ تھا میرے پاس آیا

ثم انصرف حتى جاء البيت فبعث رسولا الى محمد
بن جبن بجهينه يقال له الاشقر على ليلتين من
المدينه فبشره وعلمه الله من طرفه وجه حاجته
و ما طلب ثم عاد بعد ثلاثه ايام فوقفنا بالباب
ولم نكن نحجب اذا جئنا فابطا الرسول ثم اذن
لنا فدخلنا عليه فجلست في ناحيه الحجره ودنا ابي
اليه فقبل راسه ثم قال جعلت فداك قد عدت
اليك راجيا مؤملا قد انبسط رجائي وأملي
ورجوت الدرك لحاجتي

پھر میرے باپ اپنے گھر آ گئے اور انھوں نے اپنے بیٹے
محمد (نفس زکیہ) کے پاس پیغام بھیجا وہ قبیلہ جہینہ کے پہاڑ
پر جسے اشقر کہتے ہیں مقیم تھے یہ مقام مدینہ سے دو رات
کے فاصلہ پر ہے۔ انکو خوشخبری دی اور بتایا کہ امام
جعفر صادق علیہ السلام سے تمہارے معاملہ میں کامیابی
حاصل کر لی ہے۔ تین دن کے بعد ہم باپ بیٹے پھر امام
علیہ السلام کے دروازہ پر آئے اور اس سے پہلے جب
ہم آتے تھے تو کوئی رکاوٹ نہ ہوتی تھی تو دربان نے روکا
پھر ہمارے لئے اجازت حاصل کی ہم اندر آئے میں حجرہ کے
ایک گوشہ میں بیٹھ گیا اور میرے والد حضرت کے قریب
بیٹھے اور کہنے لگے میں آپ پر فدا ہوں میں آپ کے پاس
امید دل سے بھرا ہوا آیا ہوں اور مجھے قوی امید ہے
کہ میری حاجت آپ سے ضرور پوری ہوگی۔

فقال له ابو عبد الله عليه السلام يا ابن عم اني
اعيذك بالله من التعرض لهذا الامر الذي امسيت
فيه واني لخائف عليك ان يكسبك شرا فجرى
الكلام بينهما حتى افضى الى ما لم يكن يريد و
كان من قوله باي شئ كان الحسين احق بها من الحسن
فقال ابو عبد الله رحم الله الحسن ورحم الحسين

امام علیہ السلام نے فرمایا اے میرے چچا زاد بھائی
میں تم کو پناہ میں دیتا ہوں اللہ کی اس امر کے متعلق
جس پر غور و فکر کرنے میں تم راتیں گزار رہے ہو اور
ڈر رہا ہوں اس بات سے کہ اس امر میں آپ کو شر سے
تعلق نہ ہو جائے۔ اس کے بعد ان کے درمیان ترش گفتگو
ہوئی اور میرے باپ کو جو نہ کہنا چاہئے تھے وہ کہہ گزرے
انھوں نے کہا امر امامت میں کس وجہ سے امام حسین کو
امام حسن پر ترجیح ہوئی یہی کہا وجہ کہ امامت کا سلسلہ بجائے
امام حسن کے امام حسین کی اولاد کی طرف منتقل ہوا۔ امام علیہ
السلام نے فرمایا اللہ کی رحمت نازل ہو امام حسن اور امام حسین پر

وكيف ذكرت هذا قال لان الحسين عليه السلام
كان ينبغي له اذا عدل ان يجعلها في الحسن من
ولد الحسن فقال ابو عبد الله عليه السلام ان
الله تبارك وتعالى لما ان اوحى الى محمد صلعم

اور تم نے یہ بات کیوں کہی انھوں نے کہا اس لئے کہ
از روئے انصاف امامت بڑے بھائی کی اولاد میں
چلنی چاہئے تھی امام علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوند
عالم نے وحی کی حضرت رسول خدا کو

باب ۸ ۔ کراہیت التوقیت

یعنی امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا وقت معین کرنے کی

۱ ۔ اصل عن ابی حمزۃ الثمالی قال سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول ان اللہ تبارک و تعالٰی وقّت ھذا الامر فی السبعین فلما ان قتل الحسین علیہ السلام اشتد غضب اللہ علی اھل الارض فاخرہ الی اربعین ومائۃ فحدثناکم فاذعتم الحدیث فکشفتم قناع الستر ولم یجعل اللہ بعد ذلک وقتا عندنا ویمحو اللہ مایشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب قال ابوحمزۃ فحدثت بذلک ابا عبد اللہ علیہ السلام فقال قد کان ذلک

ابوحمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کہتے سنا کہ اے ثابت (نام ابوحمزہ) اللہ نے ہمارے اور شیعوں کے لئے فراخی اور حکومت آئمہ کا زمانہ ۷۰ کو معین کیا تھا چونکہ امام حسین علیہ السلام شہید کردیے گئے لہذا خدا کا غضب نازل ہوا ستر کی اہل زمین پر پس تاخیر کی ان ستر کی رسوائی کے لئے ۱۴۰ تک پس ہم نے بیان کیا تم سے اپنے اسرار کو تم نے فتر کردیا ہماری باتوں کو اور کھول دیا ہمارے بھیدوں کو اس کے بعد خدا نے کوئی وقت معین نہ کیا اور اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے ابوحمزہ نے کہا میں نے یہ حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کی آپ نے فرمایا ایسا ہی ہے

توضیح ۔ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کے متعلق اپنی کتاب مرآۃ العقول میں جو تحقیق فرمائی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے یہ حدیث صحیح ہے ۔ شیخ نے کتاب الغیبت میں اور اکمال الدین صدوق میں بھی ایسا ہی ہے ۔ راوی نے کہا میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ ۷۰ھ تک کا زمانہ بلا و مصیبت کا ہے اس کے بعد سکون و اطمینان ہوگا دنیا کے شیعوں کو ، ابوحمزہ نے کہا کہ ۷۰ تو گذر چکے اس کے بعد ہم نے اطمینان دیکھا نہیں امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اے ثابت اللہ تعالٰی نے ظہور حق کے لئے وقت مقرر کیا تھا اور ائمہ اثنا عشر میں سے کسی امام کے عہد میں باطل پر اس کا غلبہ ظاہر کیا تھا ۔ ذکر شدہ بار ہویں امام کا ظہور ۔ یہ امر امور بدائیہ میں سے ہے اور ۷۰ھ سے امام حسین کا تعلق اس طرح ہوگا جبکہ مراد لی جائے واقعہ کربلا کی چیز جاذ کی ابتدا کیونکہ امام حسین نے اپنے حق کی طلب کا سلسلہ چند سال پہلے شروع کر دیا تھا اور امام رضا علیہ السلام کی ولیعہدی کا ذکر ۱۴۰ھ میں ہے ۔ میں (علامہ مجلسی) کہتا ہوں کہ تواریخ مشہورہ کے لحاظ سے یہ حساب ٹھیک نہیں بیٹھتا کیونکہ شہادت امام حسین ۶۱ھ میں ہوئی اور امام رضا علیہ السلام خراسان تشریف لے گئے ۲۰۰ھ ہاں اس صورت میں یہ صحیح ہوگا جب کہ ان سنین کا تعلق ابتدائے تاریخ بعثت سے ہو نہ کہ وقت ہجرت سے ۔ خروج حسین کا درحقیقت آغاز ہوا تھا معاویہ کے مرنے سے چند سال پہلے کیونکہ اہل کوفہ نے مراسلت شروع کر دی تھی اسی زمانہ میں اور دوسرے واقعہ کے متعلق

اشارہ ہے خروج زید بن علی کے متعلق جو ۱۲۲ھ میں ہوا اگر ابتداء بعثت سے لیا جائے تو یہ زمانہ ۱۳۰ سال ہوتا ہے اور یہ زمانہ قریب ہوتا ہے اس زمانہ کے جس کا ذکر حدیث میں ہے، اگر وہ فتح پا لیتے تو یقیناً آل محمد کو خوش کرنے کا وعدہ پورا کرتے

اور زیادہ واضح بات یہ ہے کہ حدیث میں یہ اشارہ ہے حکومت بنی امیہ کے ختم ہونے یا ان کے کمزور پڑ جانے یا ابو مسلم خراسانی کے غلبہ کی طرف اس نے چند خط امام امام جعفر صادق کو حضرت کی بیعت کرنے کے متعلق لکھے لیکن بمصالح کثیرہ آپ نے قبول نہ کیا۔ یہ سبب ہوا امر امامت میں انکی طرف رجوع کرنے کا لیکن شیعوں سے چونکہ کتمان امر میں کوتاہی ہوئی اور امام کی پوری تائید نہ ہو سکی لہذا حکومت کے معاملہ میں تاخیر واقع ہوئی۔ سفاح عباسی کی بیعت ۱۳۲ھ میں ہوئی اور مرو میں ابو مسلم کا داخلہ اور خلافت کی بیعت لینا ۱۳۰ میں تھا اور خروج ابو مسلم خراسان کی طرف ۱۲۸ھ میں تھا اور یہ سب سال موافق ہجرت ہیں اگر ان کو بعثت رسول کے وقت سے لیا جائے تو حدیث میں بیان کردہ سنین سے پوری پوری موافقت ہو جاتی ہے

اور اگر سنہ ہجری ہی مراد ہوں جیسا کہ مشہور ہے تو یہ اشارہ ہوگا ظہور مختار کی طرف کیونکہ ان کا ارادہ استیصال بنی امیہ کا تھا اور حق کو اپنے مرکز کی طرف لوٹانے کا وہ ۶۷ھ میں قتل کئے گئے۔ اور دوسرا امر یعنی ۱۴۰ھ والا تو یہ امام جعفر صادق کے امامت کے ظہور کے متعلق ہوگا اور ان کے شیعوں کے شرق و غرب میں پھیل جانے کے متعلق اور ان کے اقارب کی ایک جماعت کا خروج خلفائے عباسیہ پر۔ اس خبر کی صحت کے لئے ایسے امور کے ظہور کے تلاش کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ ۷۰ھ کو شہادت حسین سے موافق کرنے کی کیونکہ یہ بیان ہے تقدیرات کمیئنہ کا جن کا تعلق لوح محو و اثبات سے ہے اور ان تغیرات سے جو ان میں واقع ہوں اگرچہ انکی کیفیت وجہت معلوم نہ ہو۔ اور کہا گیا ہے کہ یہ بیان بطور استعارہ تمثیلیہ ہے اور مقصود یہ ہے کہ اگر علم الہیٰ قتل حسین اس وقت میں نہ ہوتا تو امر فراخی کو ۷۰ھ میں ظاہر کرتا اور اگر اس کے علم میں شیعوں کا اسرار خفیہ بیان کرنا نہ ہوتا تو اس کی دوسری حدیث میں ظاہر کرتا»۔ بداء کا مسئلہ پہلے بیان ہو چکا۔

صاحب صافی شارح اصول کافی اس حدیث کی توضیح میں لکھتے ہیں کہ ۷۰ھ زمانہ امامت امام زین العابدین علیہ السلام ہے اسی زمانہ میں عبداللہ بن زبیر نے مکہ میں دعویٰ خلافت کیا تھا اور مروان بن الحکم نے شام میں چونکہ باہمی کشمکش اور حکومت کو ان دونوں کی استقلال نہ تھا لہذا اس دور میں امام اور ان کے شیعوں کو فی الجملہ اطمینان نصیب ہو گیا تھا امیر المومنین نے اسی کی خبر دی ہے اسی لئے لفظ ابخاء بلفظ نکرہ ذکر فرمایا ہے۔ ابو حمزہ کے خیال میں یہ خبر ظہور امام مہدی کی تھی (حالانکہ ایسا نہ تھا اور شہادت امام حسین ۶۱ھ میں ۷۰ھ سے پہلے ہوئی۔ رہا ۱۴۰ھ کا واقعہ تو یہ زمانہ حکومت منصور دوانقی کا تھا اور ابتدا میں اسکی حکومت کو استقلال نہ تھا امام اور انکے شیعوں کو اس وقت فراغت اور اطمینان حاصل ہو گیا تھا۔ یہ وہ وقت تھا کہ محمد بن عبداللہ نے خروج کیا تھا اور منصور اپنا شہر بنانے اور بغداد کو بسانے کی فکر میں تھا ۱۱۴ھ وہ قبل وفات محمد باقر علیہ السلام اور قبل وفات امام جعفر صادق علیہ السلام ہے کیونکہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی وفات ۱۴۸ھ میں ہوئی ہے اور یہ حدیث قبل ۱۴۰ھ صادر ہوئی لیں اس قسم کی احادیث بطور استعارہ تمثیلیہ ہیں۔ مراد یہ ہے کہ وقت ظہور دولت آل محمد معلوم نہیں اسقدر معلوم ہے کہ اگر قتل حسین نہ ہوتا تو یہ ظہور ۷۰ھ میں ہوتا اور اگر شیعہ اسرار امامت فاش نہ کرتے تو ۱۴۰ھ میں ہوتا۔ بہر حال حدیث مذکور کا تعلق شیعوں کے فی الجملہ اطمینان حاصل کرنے سے ہے نہ کہ ظہور حضرت حجت

ثم اوما بیده الی صدره - الی ولایتنا ثم قال و ذلک فاریک الصادین عن دین الله ثم نظر الی ابی حنیفة و سفیان الثوری فی ذلک الزمان وهم حِلق فی المسجد فقال هولاء الصادون عن دین الله بلا هدی من الله و کتاب مبین ان هولاء الاخابث لو جلسوا فی بیوتهم فجال الناس فلم یجدوا احداً یخبرهم عن الله تبارک و تعالیٰ و عن رسوله

پھر اپنے ہاتھ سے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ہماری ولایت کی طرف آئیں پھر فرمایا اے سدیر میں تم کو دکھاؤں دین خدا سے روکنے والے پھر ابو حنیفہ اور سفیان ثوری کی طرف دیکھ کر فرمایا اس زمانہ میں یہ بھی مسجد میں مریدوں کے حلقہ میں بیٹھتے ہیں۔ فرمایا یہ ہیں روکنے والے دین خدا سے بغیر الہدا اور کتاب مبین کی ہدایت کے۔ یہ اخابث جب اپنے گھروں میں بیٹھتے ہیں تو لوگ ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں لیکن یہ ان کو نہ خدا کے متعلق کوئی خبر دیتے ہیں نہ رسول کے متعلق۔

اصل قال سمعت ابا جعفر و رأی الناس بمکة بما یعملون قال فقال فعال کفعال الجاهلیة اما والله ما امروا بهذا و ما امروا الا ان یقضوا تفثهم و لیوفوا نذورهم فیمروا بنا لیخبرونا بولایتهم و یعرضوا علینا نصرتهم۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے جب لوگوں کو مکہ میں مناسک حج بجا لاتے دیکھا تو فرمایا یہ لوگ بھی زمانہ جاہلیت کی طرح عمل کرنے والے ہیں خدا کی قسم صرف اسی کا حکم ان کو نہیں دیا گیا بلکہ یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے نفسوں کی کثافت دور کریں اپنی نذروں کو وفا کریں۔ ہمارے پاس آئیں ہماری محبت کا اعلان کریں اور اپنی نصرت کو ہمارے لئے پیش کریں

باب ۹۶ ملائکہ ائمہ کے گھر میں آتے ہیں ان کے فرش پر قدم رکھتے ہیں اور ان کے پاس خبریں لاتے ہیں

اصل عن مسمع کردین البصری قال کنت لا ازید علی اکلة باللیل و النهار فربما استاذنت علی ابی عبدالله و اجد المائدة قد رفعت لعلی لا اراها بین یدیه فاذا دخلت دعا بها فاصیب معه من الطعام و لا اتاذی بذلک و اذا عقبت بالطعام عند غیره لم اقدر علی ان اقر و لم انم من النفخة فشکوت ذلک الیه و اخبرته بانی اذا اکلت عنده لم اتاذ به فقال

راوی کہتا ہے میں دن اور رات میں ایک بار سے زیادہ نہیں کھایا کرتا تھا۔ میں امام جعفر صادق کی خدمت میں ایسے وقت جاتا کہ دستر خوان اٹھ گیا ہوا اور حضرت کے سامنے کھانے کا سامان نہ ہو۔ ایک بار جو میں حضرت کی خدمت میں آیا تو آپ نے دستر خوان بچھوایا اور میں نے حضرت کے ساتھ کھایا لیکن مجھے کوئی تکلیف نہ ہوئی لیکن اگر کسی اور کے ساتھ کھا لیتا تو بے چین رہتا اور نفخ کی وجہ سے نیند نہ آتی۔ اس کی خبر میں نے حضرت کو دی فرمایا

يا ابا سيار انك تأكل طعام قوم صالحين تصافحهم الملائكة على فرشهم قال قلت ويظهرون لكم قال فمسح يده على بعض صبيانه فقال هم الطف بصبياننا منا بهم

اے ابو سیار تم کھاتے ہو ان لوگوں کا کھانا جو خدا کے نیک بندے ہیں ملائکہ ان کے فرشوں پر آ کر ان سے مصافحہ کرتے ہیں میں نے کہا کیا وہ آپ پر ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت نے اپنے ایک لڑکے کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا اور فرمایا وہ ہمارے بچوں پر ہم سے زیادہ مہربانی کرتے ہیں

توضیح - باب دوم کی ایک حدیث میں بتایا گیا ہے کہ ائمہ ملائکہ کو نہیں دیکھتے اور اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ دیکھتے ہیں۔ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مرآۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ یہاں مراد یہ ہے کہ فرشتہ کو اصلی صورت میں نہیں دیکھتے

اصل عن الحسين بن ابي العلاء قال قال ابو عبد الله عليه السلام يا حسين وضرب بيده الى مساور في البيت مساور طال ما اتكت عليها الملائكة وربما التقطنا من زغبها

راوی کہتا ہے کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اے حسین اور اپنا ہاتھ گھر کے ایک تکیہ پر مار کر کہا یہ ہے وہ جس پر ملائکہ نے دیر تک تکیہ کیا ہے اور بسا اوقات ہم نے ان کے پروں کے ریزوں کو چنا ہے

اصل عن ابي حمزة الثمالي قال دخلت على علي بن الحسين فاحتبست في الدار ساعة ثم دخلت البيت وهو يلتقط شيئا وادخل يده في الستر فناوله من كان في البيت فقلت جعلت فداك هذا الذي اراك تلتقطه اي شيء هو قال فضلة من زغب الملائكة نجمعه اذا خلونا نجعله سيحا لاولادنا فقلت جعلت فداك وانهم ليأتونكم فقال يا ابا حمزة انهم ليزاحمونا على تكأتنا

ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں حضرت علی بن الحسین کی خدمت میں حاضر ہوا کچھ دیر مجھے باہر رکنا پڑا پھر میں اندر داخل ہوا دیکھا کہ حضرت کوئی چیز چن رہے ہیں اور پردہ کے اندر ہاتھ سے ان کو دے رہے ہیں جو گھر میں ہیں میں نے کہا یہ کیا چیز آپ چن رہے ہیں فرمایا یہ ملائکہ کے پروں کے ریشے ہیں۔ ان کے جانے کے بعد جب ہم خلوت میں ہوتے ہیں تو ان کو جمع کر کے اطفال کے لئے تعویذ بناتے ہیں۔ میں نے کہا حضور کیا وہ آپ کے پاس آتے ہیں فرمایا ہم اپنے تکیوں سے حرکت کر نہیں پاتے کہ وہ آ جاتے ہیں

اصل عن ابي الحسن عليه السلام قال سمعته يقول ما من ملك يهبطه الله في امر ما يهبطه الا بدأ بالامام فعرض ذلك عليه وان مختلف الملائكة من عند الله تبارك وتعالى الى صاحب هذا الامر

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ جو فرشتہ زمین پر کسی امر کے لئے اترتا ہے وہ امام وقت کے پاس ضرور آتا ہے اور اس امر کو اس کے سامنے پیش کرتا ہے۔ خدا کی طرف سے ملائکہ امام وقت کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں

باب ۹۸ ائمہ اپنی حکومت میں داؤد و سلیمان کی طرح بغیر بیّنہ کے فیصلہ کرتے ہیں۔

اصل عن ابی عبیدة الحذاء قال کنا زمان ابی جعفر حین
قبض نتردد کالغنم لا راعی لها فلقینا سالم بن ابی حفصة
فقال لی یا ابا عبیدة من امامك فقلت ائمتی من آل محمد
فقال هلکت و اهلکت اما سمعت انا وانت ابا جعفر
یقول من مات ولیس علیه امام مات میتة جاهلیة
فقلت بلی لعمری و لقد کان قبل ذلك بثلاث او نحوها
دخلت علی ابی عبد الله فرزق الله المعرفة فقلت لابی
عبد الله علیه السلام ان سالما قال لی کذا و کذا قال
فقال یا ابا عبیدة انه لا یموت منا میت حتی یخلف
من بعده من یعمل بمثل عمله و یسیر بسیرته و یدعو الی
ما دعا الیه یا ابا عبیدة انه لم یمنع ما اعطی داود ان
اعطی سلیمان ثم قال یا ابا عبیدة اذا قام قائم آل محمد
حکم بحکم داود و سلیمان لا یسأل بینة

اصل عن ابان قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام
یقول لا تذهب الدنیا حتی یخرج رجل منی یحکم
آل داود ولا یسأل بینة یعطی کل نفس حقها

ابو عبیدہ سے مروی ہے کہ جب امام محمد باقر علیہ السلام کا انتقال
ہوا تو میں موجود تھا ہم اس طرح متردد تھے جیسے وہ بکری جس
کا چرواہا نہ ہو۔ ہم سے سالم ابن ابی حفصہ نے ملاقات کی وہ
مجھ سے کہنے لگا اب تمہارا امام کون ہے میں آل محمد کے امام
اس نے کہا تم خود بھی ہلاک ہوئے اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا
کیا تم نے نہیں سنا کہ امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے جو
کوئی ایسی حالت میں مر گیا کہ اس کا کوئی امام نہیں تو وہ کفر کی موت
مرا میں نے کہا اپنی جان کی قسم ضرور ایسا ہی ہے اور اس سے
پہلے بھی وہ دو تین مرتبہ ایسا کہہ چکا تھا۔ میں امام جعفر صادق
علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور عرض کی سالم ایسا ایسا کہتا ہے
فرمایا اے ابو عبیدہ ہم میں سے جب کوئی مرتا ہے تو ضرور اپنے
بعد ایسے شخص کو چھوڑ جاتا ہے جو اسی کی مثل عمل کرنے والا ہو اور
اسی کی سی سیرت رکھتا ہو اور اسی کی طرح خدا کی طرف بلانے
والا ہو اے ابو عبیدہ - جو داؤد کو خدا نے عطا کیا تھا اس کے
پانے میں سلیمان کے لئے کوئی چیز مانع نہیں ہوئی - پھر فرمایا اے
ابو عبیدہ جب قائم آل محمد کا ظہور ہو گا تو وہ داؤد و سلیمان
کی طرح بغیر گواہ لئے مقدمات کا فیصلہ کریں گے

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا
کہ جب تک دنیا چلتی رہے گی ایک شخص مجھ سے اس کے خاتمہ
سے پہلے ظاہر ہو گا جو آل داؤد کی طرح حکومت کرے گا
اسے مقدمات کے فیصلہ میں گواہ کی ضرورت نہ ہوگی وہ ہر شخص کو اس کا حق دیگا

باب ۱۰۶ نادر

اصل عن ایوب بن نوح قال عطس یومًا و انا عنده فقلت جعلت فداک ما یقال للامام اذا عطس قال یقولون صلی الله علیک

راوی کہتا ہے ایک دن امام کو چھینک آئی۔ میں نے پوچھا جب امام کو چھینک آئے تو کیا کہنا چاہیے فرمایا یوں کہیں

الله کا تم پر درود ہو

اصل عن ابی عبد الله ؑ قال سالہ رجل عن القائم یسلم علیہ بامرۃ المومنین ؑ قال لا ذاک اسم سمّی الله بہ امیر المومنین ؑ لم یسم بہ احد قبلہ ولا یسمّی بہ بعدہ الا کافر قلت جعلت فداک کیف یسلم علیہ قال یقولون السلام علیک یا بقیۃ الله ثم قرأ بقیۃ الله خیر لکم ان کنتم مومنین

راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ قائم آل محمد کو امیر المومنین کہہ سکتے ہیں فرمایا نہیں یہ نام الله نے امیر المومنین کا رکھا ہے اس سے پہلے یہ نام اور کسی کا نہیں ہوا اور آپ کے بعد اس نام سے موسوم ہوگا تو کافر۔ میں نے کہا پھر قائم آل محمد کو کیا کہیں فرمایا السلام علیک یا بقیۃ الله پھر یہ آیت پڑھی بقیۃ الله تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایمان لانے والے ہو

اصل عن جابر عن ابی عبد الله علیہ السلام قال قلت لہ لم سمّی امیر المومنین قال الله سماہ و ھکذا انزل فی کتابہ واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظھورھم ذریتھم واشھدھم علی انفسھم الست بربکم وان محمداً رسولی وان علیاً امیر المومنین

جابر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا حضرت علی کا نام امیر المومنین کیوں ہوا فرمایا کتاب خدا میں یوں ہی ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ——

توضیح۔ قرآن میں ان محمداً رسولی و ان علیاً امیر المومنین نہیں۔ پس یا تو یہ جامع قرآن نے حذف کر دیا ہے یا پھر یہ مضمون حدیث قدسی ہے۔

باب ۱۰۷ ولایت کے متعلق نکات و لطائف

اصل عن سالم الحناط قال قلت لابی جعفر ؑ عن قول الله تبارک و تعالی نزل بہ الروح الامین علی قلبک لتکون من المنذرین بلسان عربی مبین قال ھی الولایۃ لامیر المومنین

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا مجھے بتلائیے اس آیت کے متعلق نازل کیا روح الامین نے تیرے قلب پر تاکہ تو عام عربی زبان میں لوگوں کو ڈرائے فرمایا یہ امیر المومنین کی ولایت کے بارہ میں ہے۔

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوماً جہولا قال ہی ولایۃ امیر المومنین

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل والذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم. قال آمنوا بما جاء بہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ من الولایۃ ولم یخلطوہا بولایۃ فلان وفلان فہو الملبس بالظلم

اصل قال سئلت ابا عبد اللہ عن قول اللہ عز وجل فمنکم مومن ومنکم کافر فقال عرف اللہ ایمانہم بولایتنا وکفرہم بہا یوم اخذ علیہم المیثاق فی صلب آدم وہم ذر

اصل عن ابی الحسن فی قول اللہ عز وجل یوفون بالنذر الذی اخذ علیہم من ولایتنا

اصل عن ابی جعفر فی قول اللہ عز وجل ولو انہم اقاموا التوراۃ والانجیل وما انزل الیہم من ربہم قال الولایہ

اصل عن ابی جعفر فی قولہ تعالیٰ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ قال ہم الائمۃ علیہم السلام

اصل عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ ومن یطع اللہ ورسولہ (فی ولایۃ علی و

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ "ہم نے امانت کو آسمان وزمین اور پہاڑوں پر پیش کیا انھوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اسے اٹھا لیا درانحالیکہ وہ بڑا ظالم اور جاہل ہے" فرمایا یہ امانت ولایت امیر المومنین ہے

راوی نے آیہ "جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ مخلوط نہیں کیا" کا مطلب امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اس ولایت پر جو رسول لے کر آئے اور اس اپنے ایمان کو فلاں فلاں کی ولایت سے مخلوط نہ کیا کیونکہ وہ ظلم سے مخلوط کی ہوئی ہے

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا تم میں سے کچھ مومن ہیں اور کچھ کافر فرمایا خدا نے معرفت کرائی ان کے ایمان کی ہماری ولایت سے اور اس سے انکار کرنے والوں کی جس روز ان سے عہد لیا تھا جبکہ وہ صلب آدم میں بصورت ذرہ تھے

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے آیہ یوفون بالنذر کے متعلق کہ مراد یہ ہے کہ ان سے ہماری ولایت کا عہد لیا گیا

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ توریت وانجیل پر قائم رہتے اور اس پر جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل کیا گیا ہے (قرآن کے لئے بہتر تھا) فرمایا اس سے مراد ولایت ہے

آیہ قل لا اسئلکم کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ اجر ہم ائمہ کی محبت ہے جو ذوی القربیٰ رسول ہیں

ابو بصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ من یطع اللہ ورسولہ کے متعلق فرمایا اس سے مراد ولایت علی ع

و ولایة الائمة من بعدہ) فقد فاز فوزاً عظیما هکذا نزلت

اصل رفعه الیهم فی قول الله عزوجل وما کان لکم ان تؤذوا رسول الله (فی علی والائمة) کالذین آذوا موسیٰ فبراه الله مما قالوا

اصل عن علی بن عبد الله قال سأله رجل عن قوله تعالیٰ فمن اتبع هدای فلا یضل ولا یشقی قال من قال بالائمة واتبع امرهم ولم یجوزوا طاعتهم

اصل عن احمد بن محمد بن عبد الله رفعه فی قوله تعالیٰ لا اقسم بهذا البلد وانت حل بهذا البلد ووالد وما ولد قال امیر المومنین وما ولد من الائمة علیهم السلام

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام فی قول الله تعالیٰ واعلموا انما غنمتم من شیء فان لله خمسه وللرسول ولذی القربیٰ قال امیر المومنین والائمة علیهم السلام

اصل قال سألت ابا عبد الله علیه السلام عن قول الله عزوجل وممن خلقنا امة یهدون بالحق وبه یعدلون قال هم الائمة.

اصل عن عبد الرحمن بن کثیر عن ابی عبد الله فی قوله تعالیٰ هو الذی انزل علیک الکتاب منه آیات محکمات هن ام الکتاب قال امیر المومنین والائمة واخر متشابهات قال فلان وفلان فاما الذین فی قلوبهم زیغ اصحابهم واهل ولایتهم فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاویله

احسان کے بعد دیگر ائمہ کی ولایت) پس اس کو بڑی بڑی کامیابی ہوئی۔ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی

راوی نے ائمہ کی اسناد سے بیان کیا ہے کہ آیہ "تمہارے لئے جائز نہیں کہ رسول اللہ کو اذیت دو (علی اور ائمہ کے بارہ میں) جیسے اذیت دی تھی موسیٰ کو امت موسیٰ نے (گوسالہ پرستی میں یعنی موسیٰ ہارون کی نصیحت پر عمل نہ کرکے) پس بری ہے اللہ اس چیز سے جو انہوں نے بیان کیا

راوی کہتا ہے کہ امام سے سوال کیا کسی نے اس آیت کے متعلق "جس نے اتباع کیا میری ہدایت کا وہ نہ گمراہ ہوا اور نہ شقی ہوا" امام نے فرمایا مراد یہ ہے کہ جس نے ائمہ کے حکم پر عمل کیا اور انکی اطاعت کو نہ چھوڑا وہ گمراہ نہ ہوا

راوی نے آیہ "قسم کھاتا ہوں میں اس شہر کی درحالیکہ تم اس میں چلتے پھرتے ہو اور قسم ہے ایک باپ کی اور بیٹے کی" امام سے دریافت کیا فرمایا والد سے مراد ہیں امیر المومنین اور ما ولد سے مراد ہیں ائمہ علیہم السلام

آیہ - جان لو جو مال غنیمت تم کو ملے تو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول اور ذوی القربیٰ کا ہے" کے متعلق امام سے سوال کیا گیا فرمایا ذوی القربیٰ سے مراد ہیں امیر المومنین اور دیگر ائمہ

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ "ہم نے ایک امت ایسی پیدا کی ہے جو حق کی ہدایت کرتے ہیں اور عدل سے کام لیتے ہیں" فرمایا وہ ائمہ ہیں

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ "وہ وہ ہے جس نے تجھ پر کتاب کو نازل کیا اس میں کچھ آیات محکمات ہیں اور وہی اصل کتاب ہیں" فرمایا اس سے مراد ہیں امیر المومنین اور ائمہ "اور باقی متشابہات ہیں" فرمایا ان سے مراد ہیں فلاں و فلاں "اور جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے" ان سے مراد ہیں ان کے اصحاب دوست جو متشابہات کا اتباع کرتے ہیں فتنہ کی خواہش میں اور اس کی تاویل کرنے کے

وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ امير المومنين عليه السلام والائمة عليهم السلام

اصل عن ابی جعفرؑ فی قوله تعالیٰ "ام حسبتم ان تترکوا ولما یعلم اللّٰه الذین جاهدوا منکم ولم یتخذوا من دون اللّٰه ولا رسوله ولا المومنین ولیجة" یعنی امیر المومنین علیه السلام والائمة علیهم السلام یعنی امیر المومنین علیه السلام لم یتخذوا الولائج من دونهم

اصل عن ابی عبد اللّٰه علیه السلام فی قوله تعالیٰ "وان جنحوا للسلم فاجنح لها" قلت ما السلم قال الدخول فی امرنا

اصل عن ابی جعفر فی قوله تعالیٰ "لترکبن طبقاً عن طبق" قال یا زرارة اولم ترکب هذه الامة بعد نبیها طبقاً عن طبق فی امر فلان وفلان وفلان

اصل قال سألت ابا الحسن عن قول اللّٰه عزوجل "ولقد وصلنا لهم القول لعلهم یتذکرون" قال امام الی امام

اصل عن ابی جعفر علیه السلام فی قوله تعالیٰ "قولوا آمنا باللّٰه وما انزل الینا" قال انما عنیٰ بذلک علیا وفاطمة والحسن والحسین وجرت بعدهم فی الائمة علیهم السلام ثم یرجع القول من اللّٰه فی الناس فقال "فان آمنوا (یعنی الناس) بمثل ما آمنتم به (یعنی علیا وفاطمة والحسن والحسین والائمة علیهم السلام) فقد اهتدوا وان تولوا فانما هم فی شقاق"

"اور نہیں جانتے اس کی تاویل مگر اللہ اور راسخون فی العلم" اور اس سے مراد ہیں امیر المومنین اور دیگر ائمہ

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ "کیا تم نے یہ گمان کیا کہ تم یوں ہی چھوڑ دیے جاؤ گے اور اللہ نے ابھی ان لوگوں کو ممتاز نہیں کیا جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا ہے اور خدا اور اس کے رسول اور مومنین کے سوا اور کسی کو اپنا راز دار نہیں بنایا" یعنی امیر المومنین علیہ السلام۔ اور ان لوگوں نے ائمہ کے سوا کسی کو راز دار نہیں بنایا۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ "اگر وہ کفار و مشرکین صلح کی طرف مائل ہوں تو تم ان سے صلح کر لو" راوی کہتا ہے میں نے پوچھا سلم کیا ہے فرمایا ہمارے امر میں داخل ہونا

آیہ "تم ضرور ایک مصیبت سے دوسری مصیبت میں پھنسو گے" کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کیا یہ امت اپنے نبی کے بعد فلاں فلاں فلاں کے پھندے میں پھنس کر ایک مصیبت کے بعد دوسری مصیبت میں نہیں پھنسی

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے آیہ "ہم نے اپنے قول کا اتصال کر دیا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں" فرمایا وہ ایک امام سے دوسرے امام تک کا سلسلہ ہے

آیہ "کہو ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو ہم پر نازل کیا گیا ہے" فرمایا اس سے مراد ہیں علی و فاطمہ اور حسن و حسین اور جاری ہوا یہ امر بعد میں ائمہ علیہم السلام کے لئے پھر خدا کی طرف سے رجوع ہوتا ہے یہ قول لوگوں کی طرف فرمایا "اگر وہ لوگ ایمان لائیں اسی طرح جیسے تم ایمان لائے یعنی علی و فاطمہ اور حسن و حسین اور دیگر ائمہ علیہم السلام تو وہ ہدایت یافتہ ہوں گے اور اگر انہوں نے روگردانی کی تو یہ بھی اور تفرقہ پردازی ہو گی۔

اصل عن ابی جعفر فی قوله تعالیٰ اِنَّ اَولی الناسِ بابراهیم للذین اتّبعوه و هذا النبی والذین آمنوا قال هم الائمة علیهم السلام ومن اتّبعهم

اصل قال قلتُ لابی عبد الله علیه السلام قولهٗ عزّ وجلّ واُوحیَ اِلیّ هذا القرآن لاُنذرکم به ومن بلغ قال من بلغ ان یکون اماماً من آل محمد فهو ینذر بالقرآن کما انذر به رسول الله

اصل عن ابی جعفر فی قولِ الله عزّ وجلّ ولقد عهدنا اِلی آدم من قبلُ فنسی ولم نجد لهٗ عزماً قال عهدنا الیه فی محمد والائمة من بعده فترک ولم یکن له عزم انّهم هکذا وانما سمّی اولوالعزم اولی العزم لانّه عهد الیهم فی محمد والاوصیاء من بعده والمهدی و سیرته واجمع عزمهم علی انّ ذلک کذلک والاقرار به

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام فی قوله ولقد عهدنا اِلی آدم من قبلُ کلمات فی محمد وعلی وفاطمة والحسن والحسین والائمة علیهم السلام من ذریتهم فنسی هکذا والله نزلت علی محمد

اصل عن ابی جعفر قال اوحی الله اِلی نبیّه فاستمسک بالذی اُوحی الیک انک علی صراطٍ مستقیم قال انک علی ولایة علیّ وعلیّ هو الصراط المستقیم

اصل عن جابر عن ابی جعفر قال نزل جبرئیل بهذه الآیة علی محمد صلعم هکذا [illegible] ان یکفروا بما انزل الله فی علیّ [illegible]

آیہ - اِنَّ اَولی الناس الخ کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ والذین آمنوا سے مراد ائمہ علیہم السلام ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے ان کا اتباع کیا

امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ اُوحیَ اِلیّ الخ کے متعلق فرمایا کہ من بلغ سے مراد یہ ہے کہ آل محمد سے ہر زمانہ میں ایک امام موجود لوگوں کو عذاب خدا سے اسی طرح ڈرائے گا جیسے رسولِ خدا نے ڈرایا تھا

آیہ " اور ہم نے عہد لیا آدم سے پہلے ہی پس وہ بھول گئے اور ہم نے ان میں عزم نہ پایا - کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا وہ عہد محمد اور ان کے بعد والے ائمہ کے متعلق تھا آدم نے اس کو ترک کیا اور ان میں عزم نہ پایا گیا یعنی محمد و آل محمد کے توسل کو ترک کیا بعد میں ان کے توسل سے دعا مانگی اولوالعزم اس لئے انبیا کو کہا کہ انہوں نے حضرت رسولِ خدا اور ان کے اوصیا اور امام مہدی اور ان کی سیرت کے متعلق جو عہد کیا تھا اس پر قائم رہے اور اس کا اقرار کیا

امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ لقد عہدنا کے متعلق فرمایا کہ وہ کلمات تھے محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین اور ان ائمہ کے متعلق جو ان کی ذریت سے ہونے والے تھے آدم ان کو بھول گئے واللہ محمد پر یوں ہی نزول آیت ہوا -

آیہ - اے رسول مضبوطی سے قائم رہو اس پر جو تمہیں وحی کی گئی ہے کہ تم صراط مستقیم پر ہو " امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا کہ اے رسول تم ولایت علی پر قائم ہو اور علی صراط مستقیم ہیں -

آیہ " برا ہے جو انہوں نے خریدا اپنے نفسوں کے لئے بایں طور کہ انکار کیا اس چیز سے جو اللہ نے تم پر نازل کی " اس آیہ کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ علی کے بارہ میں جو نازل کیا گیا تھا سرکشی سے لوگوں نے اس سے انکار کر دیا -

OF THE HIGH COURT
PAKISTAN COURT FEE

اصل قال نزل جبرئیل بهذه الآیة علی محمد هکذا وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا (فی علیؑ) فاتوا بسورة من مثله

اصل عن ابو عبدالله علیه السلام قال نزل جبرئیل علی محمد بهذه الآیة هکذا یا ایها الذین اوتوا الکتاب امنوا بما انزلنا (فی علیؑ) نوراً مبینا

اصل عن ابی جعفر علیه السلام ولو انهم فعلوا ما یوعظون (فی علیؑ) لکان خیراً لهم

اصل عن ابی جعفر فی قول الله عزوجل یا ایها الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافة ولا تتبعوا خطوات الشیطان انه لکم عدو مبین" قال فی ولایتنا

اصل قلت لابی عبدالله قول الله عزوجل بل تؤثرون الحیوة الدنیا" قال ولایتهم " والاخرة خیر و ابقی" قال ولایة امیر المومنین " ان هذا لفی الصحف الاولی صحف ابراهیم و موسی

اصل عن ابی جعفرؑ قال " فکلما جاءکم (محمد) بما لا تهوی انفسکم (بموالاة علیؑ) فاستکبرتم ففریقاً (من ال محمد) کذبتم و فریقاً تقتلون

اصل عن الرضاؑ فی قول الله عزوجل کبر علی المشرکین (بولایة علی) ما تدعوهم الیه (یا محمد من ولایة علی) هکذا فی الکتاب مخطوطة

اصل عن ابی عبدالله علیه السلام فی قول الله عزوجل الحمد لله الذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا الله فقال اذا کان یوم القیامة دعی

راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ " اگر تم شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندہ پر نازل کیا (علیؑ کے بارہ میں) تو تم اس کی مثل ایک سورہ لاؤ"

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جبرئیل رسول پر یہ آیت لے کر نازل ہوئے " اے وہ لوگو جن کو کتاب دی گئی ہے ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے نازل کی ہے (علیؑ کے بارہ میں) بصورت نور مبین "

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اگر وہ کرتے جس کی ان کو نصیحت کی گئی ہے (علیؑ کے بارہ میں) تو ان کے لئے بہتر ہوتا"

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق اے ایمان لانے والو سب کے سب اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے " یہ آیت ہماری ولایت کے متعلق ہے

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ " انھوں نے حیات دنیا کو اختیار کیا (ہمارے دشمنوں سے محبت کر کے) " اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے " اس سے مراد ولایت امیر المومنین ہے

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جب لائے تمہارے پاس (محمد) وہ چیز جس کی خواہش تمہارے نفس نہ کرتے تھے (محبت علیؑ) تو تم نے تکبر کیا اور ایک فریق کو (آل محمد سے) تم نے جھٹلایا اور ایک فریق کو تم نے قتل کیا

امام رضا علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق فرمایا " دشوار ہوا مشرکین پر (امر ولایت علی) جس کی طرف تم نے بلایا (اے محمد کتاب میں ایسا ہی لکھا ہوا ہے)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے آیہ " حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے ہمیں ہدایت کی اگر خدا ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے " کے متعلق فرمایا جب قیامت کا دن ہو گا تو بلایا جائے گا

PAKISTAN COURT FEE

بالنبی و امیر المومنین و بالائمة من ولده علیهم السلام فیتعجبوا الناس فاذا رأیتهم شیعتهم قالوا الحمد لله الذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا الله یعنی هدانا الله فی ولایة امیر المومنین والائمة من ولده علیهم السلام

نبی و امیر المومنین اور ان ائمہ کو جو ان کی اولاد سے ہیں اور ان کو دیگر لوگوں کے سامنے لایا جائے گا پس ان کے شیعہ کہیں گے حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے دین حق کی ہدایت کی اگر ہم کو خدا ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے یعنی خدا نے ہم کو ولایت امیر المومنین اور دیگر ائمہ کی طرف ہدایت کی

اصل عن ابو عبد الله علیه السلام فی قوله تعالیٰ عم یتساءلون عن النبأ العظیم . قال النبأ العظیم الولایة و سألته عن قوله هنالک الولایة لله الحق قال ولایة امیر المومنین

آیہ ۔ لوگ تم سے بڑی خبر کے متعلق پوچھتے ہیں" کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا نبا عظیم سے مراد ولایت ہے میں نے سوال کیا کیا ولایت خدا مراد نہیں فرمایا ولایت امیر المومنین مراد ہے ۔

توضیح ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ کے بعد امیر المومنین کو ولی ماننا ضروری ہے کیونکہ احکام خدا و رسول کی معرفت اور بغیر عمل صحیح بدون معرفت ولایت علی کو تسلیم کئے ممکن نہ ہوگا۔ ولایت امیر المومنین کو تسلیم کرنا خدا کی ولایت کو تسلیم کرنا ہے کیونکہ جو کوئی اپنے شہر کے حاکم کی حکومت کو تسلیم نہیں کرتا وہ درحقیقت بادشاہ وقت کی حکومت کو نہیں مانتا۔

اصل عن ابی جعفرؑ فی قوله تعالیٰ فاقم وجهک للدین حنیفا قال هی الولایة

آیہ ۔ اے رسول دین حنیف پر ثابت قدم رہو" کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اس سے مراد ولایت ہے

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام فی قوله تعالیٰ و نضع الموازین القسط لیوم القیامة قال الانبیاء والاوصیاء علیهم السلام

ابو عبد اللہ علیہ السلام نے آیہ ہم روز قیامت عدل کی ترازو میں رکھیں گے " کے متعلق فرمایا یہ انبیا اور اوصیائے انبیا ہیں

توضیح روز قیامت جو میزان نصب کی جائے گی وہ دنیا کی ترازوؤں جیسی نہ ہوگی ۔ ہر شے کے تولنے کی ایک جداگانہ میزان ہوتی ہے لکڑی کے تولنے کی ترازو اور ہے غلہ تولنے کی اور ، سونا چاندی تولنے کی اور بال جیسی چیزوں کو تولنے کی میزان الگ ہے ۔ اگر بخار تولنا ہو تو اس کی میزان تھرما میٹر ہے اور اگر کسی شعر کا وزن معلوم کرنا ہو تو اس کی میزان الفاظ ہیں ۔ ایسا اگر کسی کی بہادری یا سخاوت تولنی ہو تو رستم و حاتم کی بہادری و سخاوت کو میزان بنایا جائے گا پس اسی طرح کسی امت کے اعمال کی جانچ اس امت کے نبی کے اعمال کو سامنے رکھ کر ہوگی ۔ آنحضرت کی امت کے اعمال کی جانچ حضرت علی اور دیگر ائمہ کے اعمال سے ہوگی کیونکہ ان کا ہر عمل مطابق عمل رسول ہے اسی لئے رسول اللہ نے فرمایا ہے یا علی انت میزان الاعمال و انت صراط المستقیم ۔

اصل قال سئلت ابا عبد الله عن قوله تعالیٰ ائت بقرآن غیر هذا او بدله قال قالوا او بدل علیا

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا تو اس قرآن کے علاوہ دوسرا قرآن لاؤ یا اس کو بدل دو" فرمایا امام نے کہ لوگوں نے اس جواب میں کہا کہ اے رسول علی کو بدل دو (یہی تو عداوت انہی ہے).

اصل عن ادریس بن عبد اللہ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سألتہ عن تفسیر ہذہ الآیۃ ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین قال عنی بہا لم نک من اتباع الائمۃ الذین قال اللہ تبارک وتعالیٰ فیہم السابقون السابقون اولئک المقربون اما تری الناس یسمون الذی یلی السابق فی الحلبۃ مصلی فذلک الذی عنی حیث قال لم نک من المصلین لم نک من اتباع السابقین

اصل عن ابی جعفر فی قول اللہ عز وجل وان لو استقاموا علی الطریقۃ لاسقیناہم ماء غدقا یقول لاشربنا قلوبہم بالایمان والطریقۃ ہی ولایۃ علی بن ابی طالب والاوصیاء علیہم السلام

اصل عن محمد بن مسلم قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن قول اللہ عز وجل الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا فقال ابو عبد اللہ علیہ السلام استقاموا علی الائمۃ واحداً بعد واحد تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون

اصل عن ابی حمزۃ قال سألت ابا جعفر عن قول اللہ تعالیٰ قل انما اعظکم بواحدۃ فقال انما اعظکم بولایۃ علی ہی الواحدۃ التی قال اللہ تبارک و تعالیٰ انما اعظکم بواحدۃ

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل ان الذین امنوا ثم کفروا ثم امنوا ثم ازدادوا کفراً لن تقبل توبتہم قال نزلت فی فلان وفلان

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی۔ (جنت والے دوزخیوں سے پوچھیں گے تمہیں دوزخ کی طرف کیا چیز لے آئی وہ کہیں گے ہم نماز گزار نہ تھے آپ نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ ہم ان ائمہ کے پیرو نہ تھے جن کی شان میں یہ آیت ہے۔ نیکی کی طرف سبقت کرنے والے سبقت ہی کرنے والے ہیں اور وہی خدا کے مقرب ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ گھوڑ دوڑ میں سابق (اگلے گھوڑے کو) سابق کہتے ہیں اور اس سے پیچھے والے کو مصلی کہا جاتا ہے پس مراد یہ ہے کہ وہ کہیں گے کہ ہم سابقین کے پیرو نہ تھے۔

آیہ اگر وہ صحیح راستہ پر رہتے تو ہم ان کو آب خوشگوار سے سیراب کرتے یعنی ان کے دلوں میں ایمان بھر دیتے" کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ طریقہ سے مراد ہے علی علیہ السلام اور ان کے اوصیا کی ولایت

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ - وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے اور پھر وہ اس قول پر ثابت قدم بھی رہے کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا ثابت قدم رہے ایک امام کے بعد دوسرے امام کی ولایت پر ان پر ملائکہ نازل ہو کر کہتے ہیں تم نہ خوف کرو نہ حزن تم بشارت دیئے جاتے ہو اس جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

آیہ "میں تم کو ایک کی نصیحت کرتا ہوں" کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اس ایک سے مراد ولایت علی علیہ السلام ہے

آیہ: جو لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے اور پھر ایمان لائے اور پھر کفر کو زیادہ کیا تو ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی امام جعفر صادق ع نے فرمایا یہ آیت فلاں فلاں کے بارہ میں نازل ہوئی کہ

آمنوا بالنبي في اول الامر وكفروا حيث عرضت عليهم
الولاية حين قال النبي من كنت مولاه فهذا علي مولاه
ثم آمنوا بالبيعة لامير المومنين عليه السلام ثم كفروا حيث
مضى رسول الله فلم يقروا بالبيعة ثم ازدادوا كفرا
باخذهم من بايعه بالبيعة لهم فهولاء لم يبق فيهم من
الايمان شيء

اصل عن ابي عبد الله في قوله تعالى ان الذين ارتدوا
على ادبارهم من بعد ما تبين لهم الهدى فلان
وفلان وفلان ارتدوا عن الايمان في ترك
ولاية امير المومنين قلت قوله تعالى ذلك بانهم
قالوا للذين كرهوا ما نزل الله سنطيعكم في بعض
الامر قال نزلت والله فيهما وفي اتباعهما و
هو قول الله عزوجل الذي نزل به جبرئيل على
محمد ذلك بانهم قالوا للذين كرهوا ما انزل الله
(في علي) سنطيعكم في بعض الامر قال دعوا
بني امية الى ميثاقهم الا يصيروا الامر فينا بعد النبي
ولا يعطونا من الخمس شيئا وقالوا ان اعطيناهم
اياه لم يحتاجوا الى شيء ولم يبالوا ان لا يكون الامر
فيهم فقالوا سنطيعكم في بعض الامر الذي دعوتمونا
اليه وهو الخمس الا نعطيهم منه شيئا وقوله
كرهوا ما نزل الله والذي نزل الله ما افترض على
خلقه من ولاية امير المومنين وكان معهم ابو عبيدة
وكان كاتبهم فانزل الله ام ابرموا امرا فانا مبرمون
ام يحسبون انا لا نسمع سرهم ونجواهم الخ

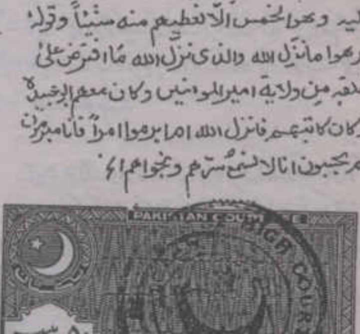

پہلے تو وہ نبی پر ایمان لائے پھر جب ولایت کو ان کے پر پیش
کیا گیا تو منکر ہو گئے نبی نے فرمایا کہ جس کا میں مولا ہوں اس
کا علی مولا ہے تو ایمان لائے اور امیر المومنین کی بیعت کر لی
۔ لیکن رسول کے مرنے کے بعد پھر گئے اور بیعت کا اقرار نہ کیا
پھر بیعت علی کرنے والوں کی پکڑ دھکڑ کرنے پر اپنے کفر کو اور
بڑھا لیا لہذا ایمان کا کوئی حصہ ان میں باقی نہ رہا ۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق
جو لوگ ہدایت کے ظاہر ہونے کے بعد روگردانی کر گئے
فلاں و فلاں و فلاں انہوں نے ترک ولایت امیر المومنین کرکے
ایمان سے روگردانی کی ۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا سورہ
محمد میں اس کے بعد یہ آیت ہے کہ انہوں نے کہا ان لوگوں سے
جنہوں نے خدا کے نازل کردہ حکم سے کراہت ظاہر کی ہم
اطاعت کریں گے بعض امر میں امام نے فرمایا یہ نازل ہوئی ہے
ان دونوں کے بارہ میں اور ان کے تابعین کے بارہ میں اور
جبرئیل امین رسول پر یہ آیت اس طرح لے کر آئے تھے ان لوگوں
نے کراہت ظاہر کی اس امر سے جو خدا نے اپنے رسول پر (علی
کے بارہ میں) نازل کیا تھا ۔ انہوں نے بلایا بنی امیہ کو اپنا وعدہ
پورا کرنے کے لئے تاکہ بعد نبی امر امامت ہماری طرف نہ آئے
انہوں نے خمس سے کوئی چیز ہم کو نہ دی اور کہا اگر ہم انکو
خمس دیں گے تو پھر وہ کسی چیز کے محتاج نہ رہیں گے اور امر امامت
کی بھی ان کی پرواہ نہ کریں گے انہوں نے کہا ہم تمہارے
بعض حکم کی اطاعت کریں گے اور وہ یہ کہ ہم اہلبیت کو خمس میں سے
کچھ نہ دیں گے ۔ یہی مطلب ہے اس آیت کا ۔ انہوں نے امر
منزل من اللہ سے کراہت کی اور وہ امر تھا ولایت علی
کا فرض کرنا ۔ ابو عبیدہ ان دونوں کے ساتھ تھا اور ان کا
کاتب تھا خدا نے یہ آیت نازل کی (زخرف) انہوں نے اپنی حکومت
کو مضبوط کیا ہم بھی انکے لئے داخل جہنم کو مضبوط کرنے والے ہیں وہ جو کچھ
سرگوشیاں کرتے ہیں ہم انکو سننے والے ہیں۔

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل ومن یرد فیہ بالحاد بظلم قال نزلت فیھم حیث دخلوا الکعبۃ فتعاھدوا وتعاقدوا علی کفرھم وجحودھم بما نزل فی امیر المومنین فالحدوا فی البیت بظلمھم الرسول وولیہ فبعداً للقوم الظالمین

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل فستعلمون من ھو فی ضلال مبین، یا معشر المکذبین حیث انبأتکم رسالۃ ربی فی ولایۃ علی والائمۃ علیھم السلام من بعدہ من ھو فی ضلال مبین۔ کذا انزلت وفی قولہ تعالی ان تلووا وتعرضوا فقال ان تلووا الامر وتعرضوا عما امرتم بہ فان اللہ کان بما تعملون خبیراً وفی قولہ فلنذیقن الذین کفروا (بترکھم ولایۃ امیر المومنین) عذاباً شدیداً (فی الدنیا) ولنجزینھم اسوأ الذی کانوا یعملون

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ذلک بانہ اذا دعی اللہ وحدہ (واھل الولایۃ) کفرتم

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ تعالی سأل سائل بعذاب واقع للکافرین (بولایۃ علی) لیس لہ دافع ثم قال ھکذا واللہ نزل بھا جبرئیل علیہ السلام علی محمد۔

PAKISTAN COURT

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورہ حج کی اس آیت کے متعلق "وہ جس نے ارادہ کیا اس میں الحاد و ظلم کا" فرمایا یہ انہی لوگوں کے بارہ میں ہے جو کعبہ میں آکر بیٹھے اور معاہدہ کیا آپس میں کہ ہم انکار کریں گے ان تمام آیات کا جو نازل ہوئی ہیں علی کے بارہ میں پس یقیناً انھوں نے خانہ کعبہ میں اس انکار سے ظلم کیا رسول اور ان کے ولی پر اور ہلاکت ہو ظالم قوم کے لئے۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ "عنقریب تم جان لوگے کہ کھلی گمراہی میں کون ہے" اے جھٹلانے والے گروہ تم کو میں نے ولایت علی اور ائمہ کی ولایت کی اپنے بعد آنے کی خبر دے دی تھی اب کھلی گمراہی میں کون ہے ایسے متعلق کہ یہ آیت اس مضمون کے ساتھ نازل ہوئی تھی اور آیہ "تم نے پیچیدہ کیا اور اعراض کیا" کے متعلق فرمایا کہ جس امر کا تمہیں حکم دیا گیا تھا تم نے اسے دگرگوں کیا اور اس سے روگردانی کی۔ بے شک اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے خبردار ہے اور آیہ "جن لوگوں نے انکار کیا ہے" کے متعلق امام نے فرمایا ولایت امیر المومنین سے۔ "ان کے لئے سخت عذاب ہے (دنیا میں) اور جو کچھ عمل انھوں نے کیا ہے ہم اس کا بدلہ (آخرت میں) دیں گے" فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے (سورہ مومن) اس آیت کے متعلق "یہ اس لئے ہے کہ جب اکیلے خدا کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے" کاش میں وحدہ کے بعد اہل الولایہ بھی تھا

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی "جب ایک سائل نے سوال کیا ایسے عذاب کا جو واقع ہونے والا تھا (ولایت علی) منکروں پر اور جس کا کوئی دفع کرنے والا نہ تھا" امام نے فرمایا واللہ رسول پر اسی طرح یعنی بولایۃ علی کے ساتھ نازل ہوئی تھی۔

اصل عن ابی جعفر فی قولہ تعالےٰ انکم لفی قول مختلف (فی امر الولایۃ) یؤفک عنہ من افک قال من افک عن الولایۃ افک عن الجنۃ

سورہ والذاریات میں اس آیت کے متعلق (اے اہل مکہ) تم لوگ ایسی مختلف بے جوڑ باتوں میں پڑے ہو جس سے وہی پھیرا جاتا ہے جو گمراہ ہو چکا ہے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی کہ قول مختلف کے بعد تھا امر ولایت علی۔ اور یہ بھی فرمایا جو امر ولایت سے پھرا وہ جنت سے پھرا

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قولہ عزوجل فلا اقتحم العقبۃ وما ادراک ما العقبۃ فک رقبۃ یعنی بقولہ فک رقبۃ ولایۃ امیر المومنین فان ذلک فک رقبۃ

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورہ بلد کی اس آیت کے متعلق: پھر وہ گھاٹی پر سے کیوں نہیں گزرا اور تم کیا جانو وہ گھاٹی کیا ہے۔ گردن کا آزاد کرنا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا فک رقبہ سے مراد ہے ولایت امیر المومنین۔

توضیح۔ پوری آیت یہ ہے الم نجعل لہ عینین ولسانا وشفتین وھدیناہ النجدین فلا اقتحم العقبۃ وما ادراک ما العقبۃ فک رقبۃ او اطعام فی یوم ذی مسغبۃ یتیما ذا مقربۃ او مسکینا ذا متربۃ (کیا ہم نے اسے دو آنکھیں اور زبان اور دو لب نہیں دیئے (ضرور دئے) اور اس کو (اچھی بری) دونوں راہیں بھی دکھا دیں پھر وہ گھاٹی پر سے ہو کر کیوں نہیں گزرا اور تم کو کیا معلوم کہ گھاٹی کیا ہے کسی کی گردن کا (غلامی یا قرض سے) آزاد کرنا یا بھوک کے دن رشتہ دار یتیم یا خاکسار محتاج کو کھانا کھلانا) ظاہری معنی تو یہی ہیں جو اوپر لکھے گئے لیکن باطنی معنی یہ ہیں کہ ان آیات میں قریش کے منافقوں کی ضلالت کا بیان ہے کہ انھوں نے رسول کی رسالت کو دل سے نہ مانا اور بعد رسول طلب حکومت میں بہت سامان صرف کیا۔ خدا نے ان کو دو آنکھیں دی تھیں کہ وہ شواہد حقیقہ ربوبیت پر نظر کر کے گمراہی سے بچتے اور بحر دنیا کو بچاتے اور زبان اور ہونٹ دئے تا کہ وہ ہادی زمانہ سے سوال کر کے اپنے شبہات دور کرتے اور قرآن کی آیات کا مطلب دریافت کرتے پس وہ اس گھاٹی سے کیوں نہ گزرے یعنی ولایت امیر المومنین سے کیوں گریز کی اور لوگوں کی گردن کو نار جہنم سے کیوں نہ آزاد کرایا اور جو لوگ علم کے بھوکے تھے یا جن لوگوں کو جو ظالم حکام سے پریشان حال تھے کیوں نہ بچایا۔

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قولہ تعالےٰ بشر الذین امنوا ان لہم قدم صدق عند ربہم قال ولایۃ امیر المومنین

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "بشارت دیدو ان لوگوں کو جو ایمان لائے کہ ان کے لئے سچائی کا قدم ہے ان کے رب کے نزدیک (سورہ یونس) یعنی ولایت امیر المومنین کو تسلیم کر لینے میں انھوں نے راہ راست پر اپنا قدم رکھا خدا نے فرمایا ہے کونوا مع الصادقین پس جو لوگ صادقین یعنی امیر المومنین اور ائمہ طاہرین کے ساتھ ہو گئے وہ راہ راست پر گام زن ہوئے

اصل عن ابی جعفر فی قولہ تعالیٰ ھذان خصمان اختصموا فی ربھم والذین کفروا (بولایۃ علی) قطعت لھم ثیاب من نار

اصل قال سئلت ابا عبداللہ عن قول اللہ نعم ھنالک الولایۃ للہ الحق قال ولایۃ امیر المومنین

اصل عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قولہ عزوجل صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ قال صبغ اللہ المومنین بالولایۃ فی المیثاق

اصل عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قولہ عزوجل رب اغفرلی ولوالدی ولمن دخل بیتی مومناً یعنی الولایۃ من دخل فی الولایۃ دخل فی بیت الانبیاء علیھم السلام وقولہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا یعنی الائمۃ علیھم السلام وولایتھم من دخل فیھا دخل فی بیت النبی ص

اصل عن الرضا علیہ قال قلت قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے "ان دونوں جھگڑا کرنے والوں نے اپنے رب کے بارہ میں جھگڑا کیا۔ تو جن لوگوں نے انکار کیا (ولایت علی سے) ان کے لئے آگ کا لباس ہے"

توضیح۔ سورہ حج کی یہ آیت ہے جس میں اس امر کا بیان ہے کہ جھگڑا کرنے والے دو گروہ ہیں ایک گروہ اس عقیدہ کا ہے کہ اللہ اس دنیا میں مومنوں کی مدد کرتا ہے ایسے امام سے جو عالم جو احکام الٰہی کا اور آخرت کا ثواب اسی امام کی تصدیق پر منحصر ہے اور دوسرا وہ گروہ ہے جس کا عقیدہ ہے کہ رسول کے بعد امت میں اجتہاد کے سوا کچھ نہیں یہ نزاع درحقیقت اپنے رب کے امر میں ہے۔ یہ گروہ چونکہ بحکم خدا و رسول جو ولایت علی کے لئے ہے اس کا منکر ہے لہٰذا اس کے جسم کے مطابق جہنم کا لباس قطع کیا جائے گا

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اس آیت میں ولایت سے مراد ولایت امیر المومنین ہے

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے بارہ میں یہ اللہ کی زینت ہے اور اللہ سے بہتر (ایمان کی) زینت دینے والا کون ہے (سورہ بقرہ) کہ اللہ نے زینت دی ہے مومنین کو ولایت کے ساتھ روز میثاق عالم ذر میں

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے سورہ نوح، پالنے والے مجھے اور میرے والدین کو بخش دے اور جو مومن ہو کر میرے گھر میں داخل ہو" یعنی جو ولایت میں داخل ہوا وہ بیت انبیاء علیہم السلام میں داخل ہوا اور آیہ انما یرید اللہ الخ کے متعلق فرمایا کہ اہلبیت سے مراد ہیں ائمہ علیہم السلام اور جو کوئی انکی ولایت میں داخل ہوا وہ نبی کے گھر میں داخل ہوا۔

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا مطلب ہے اس آیت کا کہ (ہدایت جو) اللہ کے فضل و رحمت

قال بولاية محمد وآل محمد خير مما يجمع هولاء من دنياهم

سے ہے اور چاہیے کہ خوش ہونے والے اس سے خوش ہوں اور وہ بہتر ہے اس چیز سے جسے یہ لوگ جمع کرتے ہیں امام نے فرمایا کہ ولایت محمد و آل محمد بہتر ہے اس چیز سے جسے یہ لوگ جمع کرتے ہیں اپنی دنیا کے لئے۔

اصل عن زید بن الشحام قال قال لی ابو عبد الله علیہ السلام ونحن فی الطریق فی لیلۃ الجمعۃ اقراء فانہا لیلۃ الجمعۃ قرانا فقرات ان یوم الفصل کان میقاتہم اجمعین یوما لا یغنی مولی عن مولی شیئا ولا ہم ینصرون الا من رحم اللہ فقال ابو عبد اللہ نحن واللہ الذی رحم اللہ ونحن واللہ الذی استثنی اللہ لکنا نغنی عنہم

راوی کہتا ہے کہ میں اور امام جعفر صادق علیہ السلام ہم سفر تھے راہ میں جب شب آئی تو مجھ سے فرمایا۔ قرآن پڑھو کہ یہ شب جمعہ ہے میں نے سورہ دخان شروع کی جب اس آیت پر پہنچا "حق و باطل کے فیصلے کے دن ان سب کے لئے وعدہ کی جگہ ہوگی وہ ایسا دن ہوگا کہ آقا اپنے غلام سے دفع ضرر نہ کر سکے گا اور سوائے ان لوگوں کے جن پر اللہ رحم کرے کسی کی مدد نہ کی جائے گی" حضرت نے فرمایا وہ لوگ جن پر رحم کیا جائے گا واللہ ہم ہیں واللہ خدا نے ہمارا ہی استثنا کیا ہے بے شک ہم اپنے تابعین سے دفع ضرر کر سکیں گے۔

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لما نزلت وتعیہا اذن واعیہ قال رسول اللہ ھی اذنک یا علی

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب آیہ تعیہا اذن واعیہ (محفوظ رکھتا اس کو محفوظ رکھنے والا کان) تو حضرت رسولخدا نے فرمایا اے علی وہ تمہارا کان ہے

اصل عن ابی جعفر علیہ السلام قال نزل جبرئیل بہذہ الآیۃ علی محمد ھکذا فبدل الذین ظلموا (آل محمد حقہم) قولا غیر الذی قیل لہم فانزلنا علی الذین ظلموا (آل محمد حقہم) رجزا من السماء بما کانوا یفسقون

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جبرئیل حضرت رسولخدا پر یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے تھے جن لوگوں نے (آل محمد کا حق غصب کیا) انھوں نے بدل دیا اس بات کو جو ان سے کہی گئی تھی ایک دوسری بات سے پس ہم نے ان لوگوں پر جنہوں نے آل محمد کا حق لے لیا تھا آسمان سے اس لئے عذاب نازل کیا کہ وہ بدکار تھے

اصل عن ابی جعفر علیہ السلام قال نزل جبرئیل بہذہ الآیۃ ھکذا ان الذین ظلموا (آل محمد حقہم) لم یکن اللہ لیغفر لہم ولا لیہدیہم طریقا الا طریق جہنم خالدین فیہا ابدا وکان ذلک علی اللہ یسیرا

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جبرئیل اس آیت کو اس طرح لے کر نازل ہوئے جن لوگوں نے ظلم کیا (آل محمد کے حق میں) خدا انہیں نہیں بخشے گا اور سوائے جہنم کے راستہ کے اور کوئی راستہ انکو نہ دکھائے گا وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ پر آسان ہے،

اصل ثم قالَ یا ایها الناس قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم (فی ولایة علی) فآمنوا خیراً لکم وان تکفروا (بولایة علیؑ) فان الله له ما فی السموات والارض

اصل عن ابی جعفرؑ قال هکذا انزلت هذه الآیة ولو انهم فعلوا ما یوعظون به (فی علی) لکان خیراً لهم

اصل قال قلت لابی عبد الله علیه السلام وا وحی الیّ هذا القرآن لانذرکم به ومن بلغ قال من بلغ ان یکون اماماً من آل محمد ینذر بالقرآن کما ینذر به رسول الله

اصل قالَ قراء رجلٌ عند ابی عبد الله قالَ اعملوا فسیری الله عملکم ورسولہٗ والمومنون فقال لیس هکذا هی انما هی والماموذن فنحن الماموذن

پھر فرمایا اے لوگو رسول تمہارے رب کی طرف سے (ولایت علی کے بارہ میں) حق بات لے کر آیا ہے۔ پس ایمان لاؤ کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر (ولایت علی) سے انکار کرو گے تو بے شک جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب خدا کا ہے

فرمایا امام محمد باقرؑ نے یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی اگر وہ عمل کرتے اس امر پر جو (علی کے بارہ میں) انکو بتایا گیا ہے تو ان کے لئے بہتر ہوگا

راوی کہتا ہے میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا "میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں تم کو اسے سنا کر عذاب خدا سے ڈراؤں اور وہ بھی ڈرائے جو اس کی تبلیغ پر مامور ہو یعنی آل محمد میں سے امام ہو تاکہ وہ بھی قرآن سنا کر اسی طرح ڈرائے جس طرح رسول ڈراتے تھے۔

ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے یہ آیت پڑھی۔ عمل کرو (لیکن یہ سمجھتے ہوئے) اللہ تمہارے عمل کو دیکھتا ہے اور اس کا رسول اور مخصوص مومنین " آپ سمجھ گئے کہ مومنین سے یہ عام مومنوں کو سمجھا ہے فرمایا تو نے جو سمجھا ہے وہ غلط ہے مومن کے دو معنی ہیں ایک ایمان لانے والا دوسرے لوگوں کو غلط فتوی وغیرہ سے امان دلانے والا اور یہ وہ ہیں جن کو خدا نے غلطی سے محفوظ رکھا ہے یعنی اللہ و رسول کے ساتھ عام لوگ رویت اعمال خلائق کے گواہ اس دنیا میں کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ خدا نے ان میں یہ طاقت نہیں دی۔ یہ رویت تو صرف ایسے ہی لوگوں سے متعلق ہو سکتی ہے جو صاحب عصمت ہوں اور دنیا کا ہر پردہ انکی آنکھوں کے سامنے سے ہٹا ہوا ہو اور وہ سوائے ائمہ معصومین علیہم السلام کے دوسرے لوگ نہیں ہو سکتے۔

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ھذا صراط علیٌ مستقیم

اصل عن ابی جعفرؑ قال نزل جبرئیل بھذہ الآیۃ ھکذا فابی اکثر الناس (بولایۃ علیؑ) الا کفورا قال جبرئیل علیہ السلام بھذہ الآیۃ ھکذا وقال الحق من ربکم (فی ولایۃ علیؑ) فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر انا اعتدنا للظالمین (آل محمد) نارا

اصل عن ابی الحسن فی قولہ وان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا قال ھم الاوصیاء

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا قرآن میں تو یہ آیت یوں ہے ھذا صراط علیٌ مستقیم لیکن آیت کا نزول یوں ہوا ھذا صراط علیَّ مستقیم

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جبرئیل یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے پس انکار کیا لوگوں نے (ولایت علی) سے پورا پورا انکار - جبرئیل نے فرمایا یہ آیت یوں نازل ہوئی "حق تمہارے رب کی طرف سے ہے (ولایت علیؑ) پس جس کا دل چاہے ایمان لے آئے اور جس کا جی چاہے کافر ہو جائے ہم نے ظالمین (آل محمدؐ) کے لئے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق - مساجد اللہ کی ہیں پس اللہ کے ساتھ اور کسی کو نہ بلاؤ "

امام علیہ السلام نے فرمایا مساجد سے مراد اوصیا ہیں

توضیح علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مرآۃ العقول میں فرماتے ہیں - اس حدیث کے مضمون کے متعلق اخبار کثیرہ وارد ہوئے ہیں محمد بن عباس نے باسناد خود امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق روایت کی ہے کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا ہم ہی اوصیا و ائمہ ایک کے بعد دوسرا ہے لہذا تم ان کے غیر کو نہ بلاؤ ورنہ تم ایسے ہی ہو جاؤ گے جیسے وہ لوگ جو اللہ کے سوا کسی اور کو پکارتے ہیں - علی ابن ابراہیم نے اپنی تفسیر میں امام رضا علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق روایت کی ہے کہ مساجد سے مراد ائمہ علیہم السلام ہیں - میں کہتا ہوں کہ مفسرین نے ان مساجد کے متعلق جن کا ذکر اس آیت میں ہے اختلاف کیا ہے - بعض نے کہا ہے کہ مراد وہ مقامات ہیں جو عبادت کے لئے بنائے گئے ہیں اس پر بعض احادیث دال ہیں - بعض نے کہا ہے مراد مساجد سبعہ ہیں (سات سجدے) جن میں سجدہ کیا جاتا ہے بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد نمازیں ہیں الخ احادیث میں جو تاویل وارد ہوئی ہے اس کی دو صورتیں ہیں - اول یہ کہ مراد

اصل عن ابی جعفرؑ فی قولہ تعالیٰ قل ھذہٖ سبیلی
ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی قال ذاک
رسول اللہ و امیر المومنین والاوصیاء من بعدھم

اصل عن سالم الحناط سالت ابا جعفر علیہ السلامؑ
عن قول اللہ عزوجل فاخرجنا من کان فیھا من المومنین
فما وجدنا فیھا غیر بیت من المسلمین فقال ابو جعفر
آل محمد لم یبق فیھا غیرھم

اصل عن ابی جعفر فی قولہ تعالیٰ فلما راوہ زلفۃ
سیئت وجوہ الذین کفروا وقیل ھذا الذی کنتم بہ تدعون

حضرات ائمہ کے ثبوت وحجت بدہیں خدا نے ان کو محل سجود یعنی
خضوع و تذلل اطاعت اور انقیاد قرار دیا ہے اس صورت
میں تعمیم ہوگی یعنی تمام مقامات مقدسہ مراد ہونگے اور یہ ذکر
اشرف افراد کے بیان کے لئے ہے دوسرے مساجد سے
مراد ائمہ علیہم السلام ہیں یا مساجد سے مراد بیوت معنویہ مراد ہوں
اور وہ اہل ہی حقیقتہً اہل مساجد ہیں جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے
انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ الخ - پس لا تدعوا مع اللہ
احداً کے معنی یہ ہونگے کہ خلیفۃ اللہ کے ساتھ اور کسی کو نہ بلاؤ کیونکہ
ان کا پکارنا یا یاد کرنا درحقیقت اللہ کو پکارنا ہے اور ان کے
غیر کو بلانا یا پکارنا شرک ہے - اس کا ثبوت کہ ان کا عمل اللہ کا
عمل ہے یہ آیت ہے ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ
(اے رسول جو تم سے بیعت کرتے ہیں وہ درحقیقت اللہ سے
بیعت کرتے ہیں -

امام محمد باقر علیہ السلام نے آیت ذیل کے متعلق فرمایا
"اے رسول کہدو کہ یہ میرا راستہ ہے میں دانشمندی کے ساتھ
اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں بھی اور جو میرا پیرو ہے وہ بھی"
اس سے مراد حضرت رسولخدا - امیر المومنین اور بعد میں
آنے والے ان کے اوصیا ہیں

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سورہ
الذاریات کی اس آیت کے متعلق پوچھا -
ہم نے اس قریہ سے مومنین کو (عذاب نازل کرنے سے پہلے
نکال دیا اور ہم نے وہاں ایک مسلمان کے گھر کے سوا اور کوئی
گھر نہ پایا " فرمایا حضرت نے کہ اس امت میں اس کی نظیر
آل محمد ہیں جن کے گھر کے سوا اور کوئی گھر ہدایت خلق کرنے
دنیا میں نہیں -

فرمایا امام محمد علیہ السلام نے سورہ الملک کی اس آیت کے
متعلق " جب انھوں نے (عذاب کو) قریب دیکھا تو کافروں کے چہرے

قال عتدی نزلت فی امیر المومنین واصحابه الذین عملوا ما عملوا یرون امیر المومنین فی اغبط الاماکن لهم فیسیٔ وجوههم ویقال هٰذا الذی کنتم به تدعون الذی انتحلتم نفسه

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام فی قوله لتم وشاهد ومشهود قال النبی و امیر المومنین

اصل سالت ابا الحسن علیه السلام عن قوله لتم فاذن موذن بینهم ان لعنة الله علی الظالمین قال الموذن امیر المومنین

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام فی قوله تعالیٰ وهدوا الی الطیب من القول وهدوا الی صراط الحمید قال ذالک حمزه وجعفر وعبیدة وسلمان والوذر والمقداد بن الاسود وعمار هدوا الی امیر المومنین وقوله حبب الیکم الایمان وزینه فی قلوبکم (یعنی امیر المومنین) وکره الیکم الکفر والفسوق والعصیان الاول والثانی والثالث

بگڑ گئے ان سے کہا گیا یہ وہی ہے جس کے تم خواستگار تھے۔ فرمایا کہ یہ آیت امیر المومنین اور ان لوگوں کے اصحاب کے بارہ میں ہے جنہوں نے کیا جو کچھ کیا جب یہ روز قیامت امیر المومنین سب سے زیادہ اعلیٰ اور قابل غبط مقامات پر دیکھیں گے تو ان کے چہرے بگڑ جائیں گے ان سے کہا جائے گا یہی ہیں وہ جن کے لقب سے تم پکارے جاتے تھے یعنی لوگ تم کو امیر المومنین کہتے تھے اور تم نے اپنے لئے یہ نام رکھ چھوڑا تھا۔

سورہ البروج کی اس آیت کے متعلق شاہد و مشہود (گواہ اور جس کی گواہی دی جائے) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ شاہد سے مراد امیر المومنین ہیں اور مشہود سے مراد حضرت رسولخدا ہیں

سورہ اعراف کی اس آیت کے متعلق امام رضا علیہ السلام نے فرمایا پس ایک اعلان کرنے والے نے ان کے درمیان اعلان کیا کہ بے شک اللہ کی لعنت ظالموں پر ہے اس میں موذن سے مراد ہیں امیر المومنین

امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورہ حج کی اس آیت کے متعلق " انکی رہنمائی کی گئی قول پاک و پاکیزہ کی طرف اور وہ ہدایت کئے گئے ستودہ صراط کی طرف " فرمایا ان ہدایت یافتہ لوگوں سے مراد ہیں حمزہ و جعفر و عبیدہ و سلمان و ابوذر اور مقداد بن الاسود اور عمار ان کی رہنمائی کی گئی امیر المومنین کی طرف

اور سورہ الحجرات کی اس آیت کے متعلق فرمایا " خدا نے ایمان کی محبت تمہارے دلوں میں ڈالی اور اسے تمہارے دلوں کی زینت بنایا (مراد ایمان سے امیر المومنین ہیں) اور برا قرار دیا تمہارے لئے کفر و فسوق و عصیان کو اس سے مراد ہیں فلاں فلاں

اصل سالت اباجعفرؑ عن قوله تعالیٰ ائتونی بکتاب من قبل ھذا او اثارة من علم ان کنتم صادقین قال عنی بالکتاب التوراة والانجیل واثارة من علم فانما عنی بذلک علم الاوصیاء الانبیاء علیھم السلام

اصل سمعت ابا الحسن یقول لما رای رسول اللہ تیماً وعدیا وبنی امیة یرکبون منبرہ افظعہ فانزل اللہ تبارک وتعالیٰ قرآناً یتاسی بہ واذ قلنا للملائکة اسجدوا لادم فسجدوا الا ابلیس ابیٰ ثم اوحیٰ الیہ یا محمد انی امرت فلم اطع فلا تجزع انت اذا امرت فلم تطع فی وصیک

اصل سالنا اباعبد اللہؑ عن قولہ تعالیٰ فمنکم کافر ومنکم مومن فقال عرف اللہ عزوجل ایمانھم بولایتنا وکفرھم بھا یوم اخذ علیھم المیثاق وھم ذر فی صلب آدم

وسالتہ عن قولہ عزوجل اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول فان تولیتم فانما علیٰ رسولنا البلاغ المبین فقال اما واللہ ما ھلک من کان قبلکم وما ھلک من ھلک حتیٰ یقوم قائمنا الا فی ترک ولایتنا وجحود حقنا وما خرج رسول اللہ من الدنیا حتیٰ الزم رقاب ھذہ الامة حقنا واللہ یھدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم

امام محمد باقر علیہ السلام نے سورۂ احقاف کی اس آیت کے متعلق فرمایا "لاؤ تم اس سے پہلے کی کتاب اور علمی آثار اگر تم سچے ہو" اس میں کتاب سے مراد ہے توریت اور انجیل اور آثار علمیہ سے مراد ہیں اوصیائے انبیاء علیہم السلام کا علم

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ جب رسول اللہ نے خواب میں تیم و عدی و بنی امیہ کو اپنے منبر پر چڑھتے دیکھا تو حضرت کو اضطراب لاحق ہوا اللہ تعالیٰ نے ان کی تسلی کے لئے آیت نازل کی جب ہم نے ملائکہ کو سجدہ کا حکم دیا تو انھوں نے سجدہ کر لیا مگر ابلیس نے انکار کر دیا پھر وحی کی اے محمد میں حکم دیا تھا مگر میری اطاعت نہ کی گئی تم غمگین نہ ہو اسی طرح جب تم اپنے وصی کے بارہ میں حکم دو گے تو تمہاری بھی اطاعت نہ کی جائے گی

آیہ "تم میں سے کافر بھی ہیں اور تم میں سے مومن بھی" فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جبکہ سب لوگ صلب آدم میں تھے خدا نے معرفت کرائی ہماری موالات کی پس بعض نے قبول کر لیا اور بعض نے انکار کیا

راوی کہتا ہے میں نے آیہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول (اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اگر تم نے روگردانی کی تو تم جانو ہمارے رسول پر تو کھلم کھلا ہمارے احکام کا تم تک پہنچا دینا ہے" کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا فرمایا واللہ ہلاک ہوئے وہ جو تم سے پہلے تھے اور قائم آل محمد کے ظہور تک جتنی ہلاک ہوں گے لوگ اس بنا پر کہ انھوں نے ہماری ولایت کو ترک کیا اور ہمارے حق سے انکار کر دیا رسول اللہ دنیا سے نہیں گئے مگر ایسی صورت میں کہ اس امت کی گردنوں پر ہمارے حق کا بار رکھ دیا اور اللہ صراط مستقیم کی طرف جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے

اصل عن علی بن جعفر عن اخیہ موسیٰ فی قولہ
تعالیٰ وبئر معطلۃ و قصر مشید قال البئر المعطلۃ
الامام الصامت والقصر المشید الامام الناطق

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قولہ
تعالیٰ ولقد اوحی الیک والی الذین من قبلک لئن
اشرکت لیحبطن عملک قال یعنی ان اشرکت فی الولایۃ
غیرہ بل اللہ فاعبد وکن من الشاکرین یعنی بل اللہ
فاعبد بالطاعۃ وکن من الشاکرین ان عضدتک باخیک
وابن عمک

اصل قال حدثنی جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ
علیہم السلام فی قولہ عز وجل یعرفون نعمۃ اللہ ثم
ینکرونہا قال لما نزلت انما ولیکم اللہ ورسولہ
والذین امنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ
وھم راکعون" اجتمع نفر من اصحاب رسول اللہ
فی مسجد مدینہ فقال بعضہم لبعض ما تقولون
فی ھذہ الایۃ فقال بعضہم ان کفرنا بھذہ
الایۃ نکفر بسایرھا وان امنا فان ھذا ذل حتی
یسلط علینا ابن ابی طالب فقالو قد علمنا ان محمداً
صادق فیما یقول ولکنا نتولاہ ولا نطیع علیاً فیما
امرنا قال فنزلت یعرفون نعمۃ اللہ ثم ینکرونہا
یعرفون یعنی ولایۃ (علی بن ابی طالب) واکثرھم
الکافرون بالولایۃ

سورہ حج کی اس آیت کے متعلق معطل کنواں اور مستحکم
قصر کے متعلق امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ معطل
کنوئیں سے (جس کا پانی نہ لیا جاتا ہو) مراد امام صامت
ہے (یعنی جس کا زمانہ امامت شروع نہیں ہوا) اور قصر
مشید سے مراد ہے امام ناطق (جس کی امامت کا زمانہ ہو)
سورہ زمر کی اس آیت کے متعلق "اے رسول اللہ نے وحی
کی تمہاری طرف اور ان لوگوں کی طرف جو تم سے پہلے تھے
اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل اکارت کر دیا جائے گا"
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ اگر
تم نے شریک کیا ولایت میں اس کے غیر کو ۔ بلکہ اللہ ہی
کی عبادت کرو اور اس کے شکر گزار بندوں میں سے
ہو جاؤ یعنی اللہ ہی کی عبادت اسکی طاعت میں کرو اور
میں نے جو تمہارے بازو کو تمہارے بھائی اور ابن عم
کے ذریعہ سے مضبوط بنا دیا ہے تو اس کا شکریہ ادا کرو
امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد اور دادا سے
سورہ نحل کی اس آیت کے متعلق " وہ نعمت خدا پہچانتے
ہیں پھر اس سے انکار کرتے ہیں" روایت کی ہے کہ جب آیہ
انما ولیکم اللہ الخ نازل ہوئی تو مسجد مدینہ میں اصحاب
رسول جمع ہوئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگا اس
آیت کے بارہ میں کیا کہتے ہو ۔ ایک نے کہا اگر اس آیت
سے انکار کرتے ہیں تو سب ہی سے انکار کرنا پڑے گا
اور اگر ایمان لاتے ہیں تو یہ ہمارے لئے ذلت ہے
کہ علی بن ابی طالب کو ہم پر مسلط کر دیا گیا ہے ہم یہ جانتے
ہیں کہ محمد سچے ہیں لیکن ہم علی کی اطاعت نہ کریں گے
جس کا حکم دیا گیا ہے ۔ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی
وہ اللہ کی نعمت کو پہچاننے کے بعد انکار کر دیتے ہیں پہچانتے
ہیں ولایت علی کو اور اکثر ولایت کا انکار کرتے ہیں

اصل سألت اباجعفر عن قوله تعالیٰ الذین یمشون علی الارض هونا " قال هو الاوصیاء من مخافة عدوهم

اصل عن اصبغ بن نباتة انه سأل امیر المومنین علیه السلام عن قوله تعالیٰ أن اشکر لی ولوالدیک الیّ المصیر فقال الوالدان اللذان اوجب الله لهما الشکر، هما اللذان ولدا العلم وورثا الحکم وامر الناس بطاعتهما ثم قال الله الیّ المصیر فمصیر العباد الی الله والدلیل علی ذالک الوالدان ثم عطف القول علی ابن حنتمة وصاحبه فقال فی الخاص والعام فان جاهداک علی ان تشرک بی تقول فی الوصیة وتعدل عمن امرت بطاعته فلا تطعهما ولا تسمع قولهما ثم عطف القول علی الوالدین فقال وصاحبهما فی الدنیا معروفا یقول عرف الناس فضلهما وادع الی سبیلهما وذلک قوله واتبع سبیل من اناب الیّ ثم الیّ مرجعکم فقال الی الله ثم الینا فاتقوا الله ولا تعصی الوالدین فان رضاهما رضی الله وسخطهما سخط الله

سورہ الفرقان کی اس آیت کے متعلق " وہ زمین پر دبے دبے چلتے ہیں" امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا وہ اوصیائے رسول ہیں جو دشمنوں کے خوف سے ایسا کرتے ہیں

اصبغ بن نباتہ نے امیر المومنین سے سورہ لقمان کی اس آیت کے متعلق پوچھا شکر کرو میرا اور اپنے والدین کا اور بازگشت میری ہی طرف ہے فرمایا وہ والدین جن کا شکر اللہ نے واجب کیا ہے جنہوں نے علم کو دیا اور حکمت کا وارث بنایا اللہ نے ان دونو کی اطاعت کا حکم دیا ہے پھر فرمایا بازگشت میری طرف ہے پس یہ مصیر الی اللہ دلیل ہے ان ہی والدین کی طرف پھر آپ نے کلام کا رخ بدلا ابن حنتمہ اور اس کے ساتھی کی طرف اور فرمایا پھر حکم ہے خاص و عام کے لئے اگر وہ شرک باللہ کی طرف تجھے لے جانا چاہیں تو ان کی اطاعت نہ کرو اور انکی بات نہ سن - پھر والدین کے متعلق فرمایا دنیا میں ان کے ساتھ رہو اور اچھا برتاؤ ان کے ساتھ کرو - خدا نے انکی فضیلت کو اس طرح ظاہر کیا اور حکم دیا کہ ان دونو کے (علم و حکمت دینے والے) راستہ کی طرف لوگوں کو بلاؤ اور اتباع کرو اس کے راستہ کا جو میری طرف رجوع کرے - تمہاری بازگشت میری طرف ہے اس کے بعد امام نے فرمایا ہماری طرف

پس اللہ سے ڈرو اور ان والدین کا جو تمکو علم و حکمت کا درس دے کر ہدایت کرنے والے ہیں ان کی نافرمانی نہ کرو اگر وہ راضی ہو گئے تو سمجھو اللہ راضی ہے اور اگر وہ ناراض ہوئے تو بس پھر خدا بھی ناراض ہے

خلاصہ حدیث یہ ہے کہ ماں باپ حقیقی صورت میں جن کی اطاعت ہر حالت میں فرض ہے ہمارے دینی پیشوا ہیں

وانجیل میں پائیں گے یعنی ذکر نبی و وصی اور قائم آل محمد جو
جو امر بالمعروف و نہی عن منکر کرنے والے ہیں اور منکر وہ ہے
جو انکار کرے فضیلت امام کا اور اس کی امامت کا۔
اور آیہ یحل لھم الطیبات (حلال کرتا ہے ان کے لئے پاکیزہ
چیزوں کو) کا مطلب یہ ہے کہ علم کی اس کے اہل سے لیا جائے
اور یحرم من الخبائث کا مطلب یہ ہے کہ مخالفت قول
امام ہے اور یضع عنھم اصرھم کا مطلب یہ ہے کہ ان سے
ان گناہوں کا بوجھ ہٹا دے جو فضیلت امام کی معرفت سے
پہلے تھا والاغلال التی کانت علیھم سے مراد وہ طوق
لعنت ہیں جو ان کے قول کی بنا پر تھے کہ ترک فضیلت امام
کے خلاف انہیں حکم نہیں دیا گیا۔ لیکن جب انھوں نے فضیلت
امام کو پہچان لیا تو ان سے یہ بوجھ گناہوں کا ہٹا دیا گیا۔
اصر کے معنی ہیں گناہ۔ پھر خدا نے فرمایا الذین امنوا بہ یعنی
امام پر ایمان لائے وعزروہ ونصروہ الخ یعنی پھر انھوں
نے اس کی عزت کی اور نصرت کی اور اس نور کی پیروی
کی جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا ہے تو یہی لوگ فلاح پانے
والے ہیں۔ یعنی جو لوگ جبت وطاغوت کی عبادت سے
بچے رہے اور جبت وطاغوت فلاں فلاں ہیں اور عبادت
سے مراد انکی اطاعت وفرمانبرداری ہے ثم منیبوا الی
ربکم واسلموا لہ یعنی تم اللہ کی طرف رجوع کرو اور اسی کے
فرمانبردار بنو۔ پھر خدا نے انکی جزا بتائی "بشارت ہوان کے
لئے حیات دنیا و آخرت میں
اور امام ان کو بشارت دیتا ہے قائم آل محمد کے ظہور کی
اور ان کے دشمنوں کو قتل کرنے اور نجات آخرت کی اور
حوض کوثر پر صادقین (ائمہ) کے ورود کی

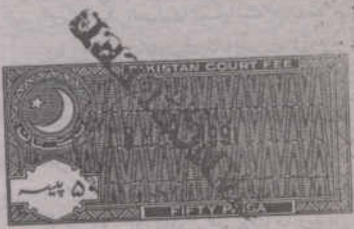

والامام یبشرھم بقیام القائم وظھورہ وبقتل اعدائھم
وبالنجاۃ فی الاخرۃ والورود علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
الصادقین علی الحوض
توضیح اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر اللہ چاہتا تو سب آدمی ایک ہی مذہب کے ہوتے یعنی مومن لیکن اس نے جبر نہیں کیا اور
امر دین کو انکی مرضی پر چھوڑ دیا اس لئے وہ اپنے عقاید میں مختلف ہو گئے مگر جن پر اللہ نے رحم کیا انھوں نے امام برحق کی پیروی کی

قلت «لمن شاء منكم ان يتقدم او يتاخر» قال من تقدم الى ولايتنا أخر عن سقر ومن تاخر عنا تقدم الى سقر «الا اصحاب اليمين» قال هم والله شيعتنا قلت «لم نك من المصلين» قال انما لم نتولّ وصي محمد والاوصياء من بعده ولا يصلّون عليهم قلت «فما لهم عن التذكرة معرضين» قال عن الولاية معرضين قلت «كلا انها تذكرة» قال الولاية

قلت «يوفون بالنذر» قال يوفون بالنذر الذی اخذ عليهم فى الميثاق من ولايتنا

قلت «انا نحن نزلنا عليك القرآن تنزيلا» قال بولاية تنزيلا قلت هذا تنزيل قال نعم ذا تاويل

میں نے کہا یہ شک کیا تھا۔ فرمایا شک اہل کتاب اور ان مومنوں سے جن کا ذکر اللہ نے کیا نسخے میں نہیں ہو
ان کو ولایت میں شک نہیں تھا

میں نے کہا اس کا کیا مطلب ہے "نہیں ہے یہ مگر انسان کے لئے نصیحت"۔ فرمایا اس سے مراد ہے ولایت علی۔

میں نے کہا اس آیت سے کیا مراد ہے "یہ ایک سب بڑی چیز ہے" فرمایا اس سے مراد ہے ولایت

میں نے کہا اس آیت سے کیا مراد ہے تم میں سے جو چاہے مقدم ہو یا موخر۔ فرمایا جس نے سبقت کی ہماری ولایت کی طرف وہ روک دیا گیا جہنم سے اور جو پیچھے رہا ہماری ولایت میں وہ سب سے پہلے جہنم میں ڈال دیا گیا۔

میں نے پوچھا اصحاب یمین سے کون مراد ہیں فرمایا خدا کی قسم وہ ہمارے شیعہ ہیں۔ میں نے پوچھا "ہم نہیں تھے مصلین" سے کون مراد ہیں فرمایا وہ لوگ جنہوں نے ولایت کو وصی محمد اور ان کے بعد والے اوصیا کی ولایت کو تسلیم نہ کیا اور ہم پر صلوات نہیں بھیجی۔ میں نے پوچھا اس سے کیا مراد ہے "وہ تذکرہ سے روگردانی کرتے رہے" فرمایا وہ لوگ مراد ہیں جو تذکرہ ولایت سے روگردانی کرتے رہے۔ میں نے پوچھا اس سے کیا مراد ہے "بے شک وہ نصیحت ہے" فرمایا ولایت مراد ہے

میں نے کہا اس سے کیا مراد ہے "وہ نذر کو وفا کرتے ہیں" فرمایا نذر سے وہ مراد ہے جو روز میثاق ہماری ولایت کے متعلق تھی

میں نے کہا اس آیت سے کیا مراد ہے "ہم نے تم پر قرآن کو نازل کیا" فرمایا اس سے تنزیل ولایت مراد ہے میں نے کہا کیا یہ تنزیل ہے فرمایا ہاں لیکن بتاویل یعنی بیان ہے آیات سابقہ کے متعلق

قلت ان هذا تذكرة ؟ قال الولاية

قلت يدخل من يشاء في رحمته قال في ولايتنا
قال والظالمين اعد لهم عذابا اليما الا ترى ان الله
يقول وما ظلمونا ولكن كانوا انفسهم يظلمون قال ان
الله اعز وامنع من ان يظلم او ينسب نفسه الى
ظلم ولكن الله خلطنا بنفسه فجعل ظلمنا ظلمه
وولايتنا ولايته ثم انزل بذلك قرانا على نبيه
فقال وما ظلمناهم ولكن كانوا انفسهم يظلمون
قلت هذا تنزيل قال نعم

قلت ويل يومئذ للمكذبين قال يقول ويل للمكذبين
يا محمد بما اوحيت اليك من ولاية علي بن ابي طالب
الم نهلك الاولين ثم نتبعهم الآخرين قال الاولين
الذين كذبوا الرسل في طاعة الاوصياء كذلك نفعل
بالمجرمين قال من اجرم الى آل محمد وركب من وصيه
ما ركب

قلت ان المتقين قال نحن والله وشيعتنا ليس على
ملة ابراهيم غيرنا وسائر الناس منها براء

میں نے کہا اس آیت سے کیا مراد ہے۔ فرمایا تذکرہ سے مراد ہے ولایت

میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا "اپنی رحمت میں جسے چاہتا ہے داخل کر لیتا ہے"۔ فرمایا اس سے مراد ہے ہماری ولایت اور خدا نے فرمایا "اور ظالموں کے لئے دردناک عذاب تیار ہے"۔ کیا تم (راوی) نہیں غور کرتے کہ خدا نے فرمایا ہے کہ انھوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ انھوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے پھر فرمایا اللہ کی شان اس سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے کہ اس پر ظلم کیا جائے یا ظلم کی طرف اس کو نسبت دی جائے۔ لیکن خدا نے اپنے نفس کے ساتھ ہم کو بھی شامل کر لیا ہے اور اس نے ہم پر ظلم کو اپنے اوپر ظلم قرار دیا ہے اور ہماری ولایت کو اپنی ولایت بتایا ہے پھر اپنے نبی پر قرآن کو نازل کیا اور فرمایا "ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انھوں نے اپنے نفسوں پر خود ظلم کیا"۔ میں نے کہا جو آپ نے فرمایا یہ تنزیل ہے فرمایا ہاں

میں نے پوچھا کیا مراد ہے اس آیت میں "عذاب ہو جھٹلانے والوں پر" فرمایا مراد یہ ہے کہ اے محمد ولایت علی کے بارہ میں جو تم پر وحی کی ہے اس کے جھٹلانے والوں پر عذاب ہوگا۔ پھر فرماتا ہے "کیا ہم نے اولین کو اور ان کے بعد آخرین کو ہلاک نہیں کیا"۔ اولین سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے اوصیا کی اطاعت میں مرسلین کو جھٹلایا تھا "اور ہم مجرمین کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں"۔ پھر حضرت نے فرمایا مجرم سے مراد مجرم آل محمد ہیں جنہوں نے آنحضرت کے وصی کے ساتھ کیا جو کیا

میں نے پوچھا متقین سے کون مراد ہیں فرمایا واللہ ہم اور ہمارے شیعہ ہمارے علاوہ دوسرے لوگ ملت ابراہیم پر نہیں اور وہ لوگ اس ملت سے الگ ہیں۔

THE HIG

قلت يوم يقوم الروح والملائكة صفا لا يتكلمون الخ
قال نحن والله المأذون لهم يوم القيامة والقائلون صوابا

قلت ما تقولون اذا تكلمتم قال نمجد ربنا ونصلي على نبينا ونشفع لشيعتنا فلا يردنا ربنا قلت "كلا ان كتاب الفجار لفي سجين" قال هم الذين فجروا في حق الائمة واعتدوا عليهم قلت ثم يقال هذا الذي كنتم به تكذبون قال يعني امير المؤمنين قلت تنزيل قال نعم

اصل عن ابی بصیر عن ابی عبد الله ع فی قول الله عز وجل "ومن اعرض عن ذکری فان له معیشة ضنکا" قال یعنی به ولایة امیر المؤمنین۔ قلت "ونحشره یوم القیامة اعمی" قال یعنی اعمی البصر فی الآخرة اعمی القلب فی الدنیا عن ولایة امیر المؤمنین قال وهو متحیر فی القیامة یقول لم حشرتنی اعمی وقد کنت بصیرا قال کذلک اتتک آیاتنا فنسیتها، قال الآیات الائمة علیهم السلام فنسیتها وکذلک الیوم تنسی یعنی ترکتها وکذلک الیوم تترک فی النار کما ترکت الائمة علیهم السلام فلم تطع امرهم ولم تسمع قولهم

قلت وکذلک نجزی من اسرف ولم یؤمن بآیات ربه ولعذاب الآخرة اشد وابقی

میں نے کہا سورہ نبا کی اس آیت کا کیا مطلب ہے اس روز روح اور ملائکہ صف بصف کھڑے ہوں گے الخ فرمایا امام نے اس سے مراد یہ ہے کہ روز قیامت ہم کو کلام کرنے کی اجازت ہوگی اور ہم سچ بات کہنے والے ہوں گے
میں نے کہا جب آپ کلام کریں گے تو کیا کہیں گے فرمایا ہم خدا کی تحمید و تمجید کریں گے اور اپنے نبی پر درود بھیجیں گے اور اپنے شیعوں کی شفاعت کریں گے ہمارا رب اس کو رد نہ کرے گا
میں نے پھر یہ آیت پڑھی "کتاب فجار سجین میں ہے" فرمایا یہ فجار وہ لوگ ہیں جنہوں نے حق ائمہ غصب کیا اور ان پر ظلم روا رکھا۔ پھر میں نے یہ آیت پڑھی "یہ ہے وہ جسے تم جھٹلایا کرتے تھے" فرمایا جسے وہ لوگ جھٹلاتے تھے اس سے مراد ہیں امیر المومنین۔ میں نے کہا کیا یہ تنزیل ہے فرمایا ہاں
ابو بصیر نے اس آیت کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا "جس نے میرے ذکر سے روگردانی کی تو بے شک اس کی روزی تنگ ہوگی"۔ فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ ولایت امیر المومنین سے روگردانی کی۔ میں نے پوچھا اور اس کا کیا مطلب ہے "ہم اس کو قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے" فرمایا مراد یہ ہے کہ آخرت میں وہ اندھا محشور ہوگا اور دنیا میں دل کا اندھا رہے گا ولایت علی کو نہ ماننے کی وجہ سے اور قیامت میں وہ متحیر ہوگا اور کہے گا "خداوندا تو نے مجھے اندھا کیوں محشور کیا" خدا کہے گا "تو نے ہماری آیات کو بھلایا تھا" فرمایا امام نے وہ آیات ائمہ علیہم السلام ہیں تو نے ان کو چھوڑا ہم نے تجھے چھوڑا آج تو جہنم میں ڈالا جائے گا کیونکہ تو نے ائمہ کی ولایت کو ترک کیا تھا تو نے ان کے حکم کی اطاعت نہ کی اور ان کی بات کو کان لگا کر سنا نہیں
ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اس کو جو حد سے بڑھے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے اور عذاب آخرت بہت سخت اور دائمی ہے

وترك الائمة معاندة فلم يتبع آثارهم ولم يتولهم قلت الله لطيف بعباده يرزق من يشاء قال ولاية امير المومنين قلت من كان يريد حرث الآخرة قال معرفة امير المومنين والائمة "نزد له في حرثه" قال نزيده منها قال يستوفي نصيبه من دولتهم ومن كان يريد حرث الدنيا نوته منها وما له في الآخرة من نصيب قال ليس له في دولة الحق مع القايم نصيب

اور اس نے ائمہ کو از روے عداوت ترک کیا ان کے آثار کی پیروی نہ کی اور انہیں دوست نہ رکھا میں نے پھر یہ آیت پڑھی اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے وہ جس کو چاہتا ہے رزق دیتا ہے فرمایا یہ رزق ولایت امیر المومنین ہے میں نے پھر یہ آیت پڑھی "جو کوئی آخرت کے فائدہ کو چاہتا ہے" فرمایا جو معرفت امیر المومنین حاصل کرتا ہے "ہم اس کے فائدہ میں زیادتی کر دیتے ہیں یعنی اس کے دینی ثواب کو بڑھا دیتے ہیں اور جو دنیوی فائدہ چاہتا ہے ہم اسے وہی دے دیتے ہیں اس کا آخرت میں پھر کوئی حصہ نہیں یعنی دولت حق میں قایم آل محمد کے ساتھ اسے کوئی حصہ نہ ملے گا۔

توضیح - گزشتہ آیات میں جو تفسیر و تاویل امام علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے وہ اصل قرآن نہیں بلکہ ان آیات کا باطنی مفہوم ہے جس تک ظاہر بینوں کی رسائی نہیں۔ یہ تو حضرا نے اپنے رسول کو بتایا اور انکے بعد یہ تفسیر ایک امام نے دوسرے کو بتائی۔ بعض آیات کے متعلق سائل نے اس مفہوم کو جو امام نے بیان کیا یہ سوال کیا ہے کہ کیا یہ تنزیل ہے امام نے فرمایا ہاں یہ تنزیل ہے۔ لیکن موجودہ قرآن میں یہ الفاظ نہیں۔ پس یا تو یہ کہا جائے کہ قرآن جمع کرنے والوں نے ان الفاظ کو ساقط کر دیا ہے لیکن فحول علما کا اس پر اتفاق ہے کہ موجودہ قرآن سے کچھ کم نہیں ہوا لہذا دوسری صورت یہ ہوگی کہ جس مفہوم کا رسول کو القا ہوا۔ تنزیل ہوئی لیکن وہ الفاظ جزو آیت نہیں تھے بلکہ بطور تفسیر یا تاویل کے تھے۔ چونکہ رسول نے ان کو اپنی طرف سے اضافہ نہیں کیا لہذا تنزیلی صورت میں تو رہے لیکن آیات کا جزو نہیں کہے جاتے واللہ اعلم بالصواب

باب ۱۰۸ وہ لطایف کلمات جو جامع روایات ولایت ہیں

اصل عن بكير بن اعين قال كان ابو جعفر ع عن عقبة عن ابي جعفر عليه السلام يقول ان الله اخذ ميثاق شيعتنا بالولاية وهم ذر يوم اخذ الميثاق على الذر والاقرار له بالربوبية ولمحمد بالنبوة

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خداوند عالم نے ہمارے شیعوں سے ہماری ولایت کا اقرار لیا ہے جبکہ وہ عالم ذر میں تھے اس نشان سے اسی وقت میں اپنی ربوبیت اور حضرت رسولخدا کی نبوت کا بھی اقرار لے لیا تھا

باب ۹۰ ائمہ کا اپنے دوستوں کو پہچاننا اور وقتی مصالح کے لحاظ سے ہدایت کرنا

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان رجلاً جاء الی امیر المومنینؑ وھو مع اصحابہ فسلم علیہ ثم قال لہ انا واللہ احبک واتولاک فقال لہ امیر المومنین کذبت قال بلیٰ واللہ انی احبک واتولاک فکرر ثلاثاً فقال لہ امیر المومنین کذبت ما انت کما قلت ان اللہ خلق الارواح قبل الابدان بالفی عام ثم عرض علینا المحب لنا فواللہ ما رایت روحک فیمن عرض فاین کنت فسکت الرجل عند ذلک و لم یراجعہ

اصل عن ابی جعفر علیہ السلام انا لنعرف الرجل اذا رایناہ بحقیقۃ الایمان وحقیقۃ النفاق

اصل ۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سألتہ عن الامام فوض اللہ الیہ کما فوض الی سلیمان بن داود فقال نعم وذلک ان رجلاً سالہ عن مسئلۃ فاجابہ فیھا وسالہ اٰخر عن تلک المسئلۃ فاجابہ بغیر جواب الاول ثم سالہ اٰخر فاجابہ بغیر جواب الاولین ثم قال " ھذا عطاؤنا فامنن او اعط بغیر حساب " وھکذا فی قراءۃ علی علیہ السلام قلت اصلحک اللہ فحین اجابھم بھذا الجواب یعرفھم الامام

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص چند ساتھیوں کو لے کر امیر المومنین کے پاس آیا اور کہنے لگا میں آپ کا دوست ہوں فرمایا تو جھوٹا ہے۔ اس نے تین بار یہی کہا کہ میں آپ کا دوست ہوں۔ امیر المومنین نے فرمایا تو جھوٹا ہے جیسا تو کہہ رہا ہے ایسا نہیں ہے خدا نے خلقت اجسام سے دو ہزار برس پہلے ارواح کو پیدا کیا پھر ہمارے سامنے پیش کیا ان لوگوں کو جو ہمارے دوست تھے۔ خدا کی قسم ان میں میں نے تیری روح کو نہیں دیکھا تو اس وقت کہاں تھا۔ یہ سن کر وہ چپ ہو گیا اور پھر حضرت کے پاس نہ آیا۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہم ہر شخص کو دیکھتے ہی پہچان لیتے ہیں کہ وہ صاحب ایمان ہے یا صاحب نفاق

راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا اللہ نے امام کو وہی علم سپرد کیا ہے جو سلیمان بن داؤد کو سپرد کیا تھا فرمایا ہاں راوی کہتا ہے یہ میں نے اس لئے پوچھا کہ ایک شخص نے امام علیہ السلام سے ایک مسئلہ پوچھا حضرت نے اس کا جواب دیا۔ دوسرے نے بھی وہی پوچھا آپ نے اس کو پہلے جواب سے علیحدہ جواب دیا تیسرے آدمی نے بھی وہی پوچھا آپ نے اس کو جواب دیا جو پہلے دو جوابوں سے الگ تھا پھر یہ آیت سورہ ص کی تلاوت فرمائی (خدا نے سلیمانؑ سے کہا) یہ ہماری عطا ہے نبی کل دیدو یا بغیر حساب کے کچھ دیدو۔ قراءت علیؑ یوں ہی ہے۔ جب یہ سنا تو میں نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے جب حضرت نے ان لوگوں کو یہ جواب دئے تو خود خوں نے امام کو پہچانا

ابواب التاریخ

باب ۱۱۔ بیان مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ ووفات آنحضرت

اصل: وُلد النبی لاثنتی عشر لیلة من شهر ربیع الاول فی عام الفیل یوم الجمعة مع الزوال
رُوی ایضاً عند طلوع الفجر قبل ان یبعث باربعین سنة وحملت به امه فی ایام التشریق عند الجمرة الوسطیٰ وکانت فی منزل عبد الله بن عبد المطلب وولدته فی شعب ابی طالب فی دار محمد بن یوسف فی الزاویة القصویٰ عن یسارک وانت داخل الدار وقد اخرجت الخیزران ذلک البیت فصیرته مسجداً یصلی الناس فیه

وبقی بمکة بعد مبعثه ثلاثة عشر سنة ثم هاجر الی المدینة ومکث بها عشر سنین ثم قبض لاثنتی عشرة لیلة من ربیع الاول یوم الاثنین وهو ابن ثلاث

آنحضرت کی ولادت عام الفیل (جس سال ابرہہ ہاتھیوں کی فوج لے کر کعبہ کو منہدم کرنے کے ارادہ سے آیا تھا) ۱۲ ربیع الاول روز جمعہ وقت زوال ہوئی اور ایک روایت میں ہے طلوع فجر کے وقت بعثت سے چالیس سال قبل

اور ایام تشریق میں آپ کا حمل جمرۂ وسطیٰ کے قریب خانۂ عبداللہ بن عبدالمطلب میں قرار پایا اور ولادت ہوئی شعب ابی طالب کے اندر محمد بن یوسف کے گھر کے اس حصہ آخر میں جو داخل ہونے والے کے بائیں طرف پڑتا ہے۔ خیزران مادر خلیفہ مہدی عباسی نے اسے خرید کر کے مسجد بنا دیا جس میں لوگ نماز پڑھتے ہیں

توضیح۔ ایام تشریق کے بارہ میں علمائے اسلام کا اختلاف ہے بعض نے کہا ہے ۱۱ ر ۱۲ ر ۱۳ ر ذی الحجہ مراد ہے لیکن اس صورت میں آنحضرت کے حمل کی مدت صرف تین ماہ یا پندرہ ماہ قرار پاتی ہے لیکن ایسا کسی نے ذکر نہیں کیا۔ دوسرا قول ہے ہر ماہ کی ۱۱ ر ۱۲ ر ۱۳ یہی درست معلوم ہوتا ہے۔

علامہ کلینی کے اس بیان سے تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاول معلوم ہوتی ہے حالانکہ شیعہ علما کا اس پر اجماع ہے کہ حضور ۱۷ ربیع الاول کو پیدا ہوئے لہٰذا علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ یہ روایت ضعیف ہے بلا سند لکھی گئی ہے یا بصورت تقیہ ایسا لکھا گیا ہے

اور بعد بعثت ۱۳ سال تک آپ کا قیام مکہ میں رہا پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی اور دس سال تک یہاں زندہ رہے۔ پھر ۱۲ ربیع الاول روز دوشنبہ ۶۳ سال کی عمر میں رحلت کی

و ستين سنة۔

اصل وتوفي ابوه عبد الله بن عبد المطلب
بالمدينة عند اخواله وهو ابن شهرين وماتت
امه آمنة بنت وهب بن عبد مناف بن زهرة
بن كلاب بن مرة بن كعب بن لوي بن غالب وهو
ابن اربع سنين ومات عبد المطلب وللنبي نحو
ثمان سنين وتزوج خديجة وهو ابن بضع و
عشرين سنة فولد له منها قبل مبعثه القاسم
ورقية وزينب وام كلثوم وولد له بعد المبعث
الطيب والطاهر وفاطمة عليها السلام وروي
ايضا انه لم يولد بعد المبعث الا فاطمة عليها
السلام وان الطيب والطاهر ولدا قبل مبعثه
وماتت خديجة عليها السلام حين خرج رسول
الله من الشعب وكان ذلك قبل الهجرة بسنة و
مات ابو طالب بعد موت خديجة بسنة فلما فقدهما
رسول الله شنأ المقام بمكة ودخله حزن شديد
وشكا ذلك الى جبرئيل فاوحى الله تعالى اليه اخرج
من القرية الظالم اهلها فليس لك بمكة ناصر
بعد ابي طالب وامره بالهجرة

OF THE HI

توضیح تاریخ وفات کی روایت بھی ضعیف ہے اور بنابر
تقیہ لکھی گئی ہے۔ رشید علما کا اتفاق اس پر ہے کہ تاریخ وفات
۲۸ صفر ہے۔

نوٹ۔ کافی میں اکثر روایتیں ضعیف بھی درج ہو گئی ہیں جنکی
توضیح علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے اپنی بے نظیر کتاب مرآۃ العقول
میں جو کافی کی بہترین شرح ہے فرمادی ہے۔ انشاء اللہ ہم دونوں
جلدوں کے ترجمہ سے فارغ ہو کر ایک ضمیمہ میں ضعیف روایتوں
کو درج کریں گے۔

اور آپ کے والد حضرت عبد اللہ نے مدینہ میں اپنے ماموؤں
کے پاس انتقال کیا جبکہ آپ صرف دو ماہ کے تھے اور
آپ کی والدہ ماجدہ نے اس وقت انتقال کیا جبکہ آپ
چار سال کے تھے اور عبد المطلب کے انتقال کے وقت
آپ کی عمر آٹھ سال کی تھی اور حضرت خدیجہ سے آپ نے
جب شادی کی تو آپ کی عمر بیس سال چند ماہ تھی (دوسری
روایت ۲۵ سال ہے) اور بعثت سے قبل بطن جناب
خدیجہ سے قاسم و رقیہ و زینب و ام کلثوم پیدا ہوئے (یہ
روایت بھی ضعیف ہے یہ تینوں لڑکیاں حضرت کی پروردہ تھیں
ہالہ خواہر خدیجہ کے بطن سے تھیں یہ روایت تقیہ لکھی گئی) اور بعد
بعثت بطن خدیجہ سے طیب و طاہر اور فاطمہ پیدا ہوئیں اور
یہ روایت بھی ہے کہ بعثت کے بعد صرف فاطمہ پیدا ہوئیں
اور طیب و طاہر قبل بعثت پیدا ہوئے تھے اور جناب خدیجہ
کا انتقال آنحضرت کے شعب سے نکلنے کے بعد ہوا اور یہ ہجرت
سے ایک سال پہلے کا واقعہ ہے اور ابو طالب کا انتقال
وفات خدیجہ سے ایک سال بعد ہوا ان دونوں کے انتقال
کے بعد مکہ میں رہنا حضرت پر شاق ہوا اور بے حد حزن و ملال ہوا
جبرئیل سے شکایت کی خدا نے وحی کی کہ اس قریہ سے جس کے
باشندے ظالم ہیں نکل جاؤ ابو طالب کے بعد مکہ میں تمہارا کوئی ناصر نہیں
اور ہجرت کا حکم دیا

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال الله تبارک وتعالیٰ یا محمد انی خلقتک وعلیاً نوراً یعنی روحاً بلا بدن قبل ان اخلق سماواتی وارضی وعرشی وبحری فلم تزل تهللنی وتمجدنی ثم جمعت روحیکما فجعلتهما واحدة فکانت تمجدنی وتقدسنی وتهللنی ثم قسمتها ثنتین وقسمت الثنتین ثنتین فصارت اربعة محمد واحد وعلی واحد والحسن والحسین ثنتان ثم خلق الله فاطمة من نور ابتدأها روحاً بلا بدن ثم مسحنا بیمینه فافضی نوره فینا

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (حدیث) قدسی اے محمد میں نے تم کو اور علی کو ایک نور سے پیدا کیا یعنی روح بلا بدن کے آسمانوں، زمین، عرش اور دریا کے پیدا کرنے سے پہلے پس تم میری تسبیح اور تہلیل کرتے رہے پھر میں نے تم دونوں کی روحوں کو جمع کیا اور تم دونوں کو ایک کر دیا۔ تم اس حالت میں بھی میری تمجید و تقدیس کرتے رہے پھر میں نے تم کو دو بنایا اور دو کو دو کرکے پھر دو حصے کئے پس چار ہو گئے ایک محمد ایک علی اور دو حسن و حسین۔ امام نے فرمایا پھر اللہ نے فاطمہ کو پیدا کیا اسی ابتدائی نور سے جو روح بلا بدن تھا پھر ہم کو اپنی قدرت سے پیدا کیا پس اس کا نور ہم میں جاری ہوا

اصل قلت لابی عبد الله علیه السلام کان رسول الله سید ولد آدم فقال کان والله سید من خلق الله وما برأ الله بریة خیراً من محمد

راوی نے پوچھا کیا رسول اللہ سردار اولاد آدم تھے؟ فرمایا وہ تمام مخلوق الٰہی کے سردار تھے۔ خدا نے محمدؐ سے بہتر کوئی مخلوق پیدا نہیں کی

اصل قال امیر المومنین علیه السلام ما برأ الله نسمة خیراً من محمد

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے خدا نے کسی چیز کو محمد سے بہتر پیدا نہیں کیا۔

اصل عن ابی حمزة قال سمعت ابا جعفر یقول اوحی الله تعالیٰ الی محمد یا محمد انی خلقتک ولم تک شیئاً ونفخت فیک من روحی کرامة منی اکرمتک بها حین اوجبت لک الطاعة علی خلقی جمیعاً فمن اطاعک فقد اطاعنی ومن عصاک فقد عصانی واوجبت ذالک فی علی وفی نسله ممن اختصصته منهم لنفسی

ابو حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقرؑ سے سنا کہ خدا نے وحی کی رسول پر اے محمد میں نے تجھ کو خلق کیا درانحالیکہ تو کچھ نہ تھا اور میں نے تجھے بزرگی دینے کے لئے اپنی روح تیرے اندر پھونکی۔ میں نے تیری اطاعت کو اپنی تمام مخلوق پر واجب کیا۔ پس جس نے تیری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تیری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور یہی اطاعت میں نے علی اور انکی نسل کے ان لوگوں کے لئے رکھی ہے جن کو میں نے اپنی ذات کے لئے مخصوص کیا ہے۔

اصل عن محمد بن سنان قال کنت عند ابی جعفر الثانی علیه السلام فاجریت اختلاف الشیعة فقال یا محمد ان الله تبارک وتعالیٰ لم یزل منفرداً

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کے سامنے شیعوں کے اختلاف کا ذکر کیا۔ حضرت نے فرمایا اے محمد اللہ ہمیشہ سے واحد و یکتا ہے

يوحد انيته ثم خلق محمداً وعلياً وفاطمة فمكثوا الف دهر ثم خلق جميع الاشياء فاشهدهم خلقها واجرى طاعتهم عليها وفوض امورها اليهم فهم يحلون ما يشاؤن ويحرمون ما يشاؤن ولن يشاؤا الا ان يشاء الله تبارك وتعالى. ثم قال يا محمد هذه الديانة التي من تقدمها مرق ومن تخلف عنها محق ومن لزمها لحق خذها اليك يا محمد

اور اس نے محمد و علی و فاطمہ کو پیدا کیا وہ ہزاروں برس اپنی حالت پر رہے پھر خدا نے تمام اشیا کو پیدا کیا اور ان حضرات کو انکی خلقت پر گواہ بنایا اور انکی اطاعت کو لوگوں پر واجب کیا اور اُن کے معاملات کو اِن کی سپرد کیا۔ پس وہ جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کرتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں حرام کرتے ہیں اور وہ نہیں چاہتے مگر وہی جس کو اللہ چاہتا ہے پھر فرمایا اے محمد (یہ اختلاف ظہور قائم آل محمد سے پہلے باقی رہے گا) یہ وہ دیانت الہیہ ہے کہ جو اس سے آگے بڑھا وہ دین اسلام سے خارج ہوا اور جو پیچھے رہا وہ معطل رہا اور باطل پرست بنا اور جو حق سے چمٹا رہا وہ ٹھیک رہا پس اے محمد تم یہی طریقہ اختیار کرو۔

—

اصل عن ابی عبد الله علیه السلام ان بعض القریش قال لرسول الله بای شئ سبقت الانبیاء وانت بعثت اخرهم وخاتمهم قال انی کنت اول من امن بربی واول من اجاب حین اخذ الله میثاق النبیین واشهدهم علی انفسهم الست بربکم قالوا بلی فکنت انا اول من قال بلی فسبقتهم بالاقرار بالله

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ قریش کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ سے کہا کس وجہ سے آپ کو انبیا پر سبقت حاصل ہوئی حالانکہ آپ کی بعثت سب سے آخر میں ہوئی اور آپ خاتم الانبیا ہیں فرمایا میں پہلا شخص ہوں جو اپنے رب پر ایمان لایا اور سب سے پہلے جس نے اس وقت جواب دیا جبکہ انبیاء سے عہد لیا گیا اور ان کے نفسوں پر گواہ بنایا گیا جب خدا نے کہا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے اقرار کیا سب سے پہلے بلی کہنے والا میں تھا میں نے اقرار باللہ میں سبقت کی۔

—

اصل عن المفضل قال قلت لابی عبد الله علیه السلام کیف کنتم حیث کنتم فی الاظلة فقال یا مفضل کنا عند ربنا لیس عنده غیرنا فی ظلة خضراء نسبحه ونقدسه ونهلله ونمجده وما من ملک مقرب ولا ذی روح غیرنا حتی بدا له فی خلق الاشیاء فخلق ما شاء کیف شاء من الملائکة وغیرهم ثم انهی علم ذلک الینا

مفضل نے امام جعفر صادق سے پوچھا آپ ظل رحمت الہی کے تحت کس طرح رہے فرمایا ظل سبز کے تحت ہم ہی ہم تھے کوئی غیر نہ تھا ہم اس کی تسبیح و تقدیس و تہلیل و تمجید کرتے تھے کوئی ملک مقرب یا ذی روح ہمارے سوا نہ تھا پھر خدا نے اشیا کو پیدا کرنا شروع کیا پس جو چاہا اور جیسا چاہا بنایا ملائکہ وغیرہ سے پھر علم کو ہم تک پہنچایا۔

THE HIG...
...STAN COURT FE...

اصل: عن ابی عبد اللہ یقول قال انا اول اهل بیت نوه الله باسمائنا انه لما خلق السموات والارض امر منادیا فنادی اشهد ان لا اله الا الله ثلاثا واشهد ان محمدا رسول الله ثلاثا واشهد ان امیر المومنین حقا ثلاثا

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم سب سے پہلے وہ خانوادہ ہیں کہ بلند کیا اللہ نے ہمارے ناموں کو جب اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو ایک منادی کو یہ ندا کرنے کا حکم دیا اشہد ان لا الہ الا اللہ (تین بار) اور اشہد ان محمدا رسول اللہ (تین بار) اور اشہد ان امیر المومنین حقا (تین بار)

اصل: عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان الله کان اذ لا کان فخلق الکان والمکان وخلق نور الانوار الذی نورت منه الانوار واجری فیه من نوره الذی نورت منه الانوار وهو النور الذی خلق منه محمدا وعلیا فلم یزالا نورین اولین اذ لا شیء کون قبلهما فلم یزالا یجریان طاهرین مطهرین فی الاصلاب الطاهرة حتی افترقا فی اطهر طاهرین فی عبد الله وابی طالب علیهم السلام

فرمایا امام جعفر علیہ السلام نے خدا تھا جب کوئی نہ تھا۔ خدا نے کون و مکان کو پیدا کیا اور ایک نور کو پیدا کیا جس سے تمام انوار نے روشنی حاصل کی اور اس میں جگہ دی اپنے اس نور کو جس سے انوار کو ضیا دی۔ یہی وہ نور تھا جس سے محمد و علی کو پیدا کیا۔ یہی دونوں نور اولین تھے ان سے پہلے کوئی اور شے نہ تھی یہ طاہر و مطہر اصلاب طاہرہ کی طرف منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ آخر میں دو پاکیزہ صلبوں عبد اللہ اور ابو طالب میں منتقل ہوئے۔

اصل: عن جابر بن یزید قال قال لی ابو جعفر یا جابر ان الله اول ما خلق خلق محمدا وعترته الهداة المهتدین فکانوا اشباح نور بین یدی الله قلت وما الاشباح قال ظل النور ابدان نورانیه بلا ارواح وکان مویدا بروح واحدة وهی روح القدس فبه کان یعبد الله وعترته ولذلک خلقهم حلماء علماء بررة اصفیاء یعبدون الله بالصلوة والصوم والسجود والتسبیح والتهلیل ویصلون الصلوة ویحجون ویصومون

جابر سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اے جابر خدا نے سب سے پہلے حضرت رسول خدا اور انکی عترت کو پیدا کیا جو خلق کو ہدایت کرنے والے ہیں وہ نورانی پیکر تھے پیش خدا میں نے کہا اشباح سے کیا مراد ہے فرمایا نور کا پرتو۔ ابدان نورانیہ بلا ارواح اور وہ موید تھے روح واحد سے جو روح القدس ہے پس وہ اور انکی عترت اسی روح القدس سے اللہ کی عبادت کرتے تھے اسی لئے اللہ نے ان کو حلیم۔ عالم۔ نیک اور صاف باطن بنایا۔ وہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں نماز سے روزہ سے سجدوں سے اور تسبیح و تہلیل سے۔ نماز پڑھتے ہیں۔ حج کرتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں

اصل: عن ابی جعفر قال کان فی رسول الله ثلاثة لم تکن فی احد غیره لم یکن له فیء وکان لا یمر فی طریق فیمر فیه بعد یومین او ثلاثة الا عرف انه قد مر فیه لطیب عرفه

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے رسول اللہ میں تین خصوصیتیں ایسی تھیں جو دوسرے میں نہ تھیں حضرت کے سایہ نہ تھا۔ جب کسی راستہ سے گزرتے تو تین دن تک وہاں خوشبو رہتی۔

وکان لا یمر بحجر ولا بشجر الا سجد له

اصل عن ابی عبد الله قال لما عرج برسول الله انتهی به جبرئیل الی مکان فخلی عنه فقال له یا جبرئیل تخلینی علی هذه الحالة فقال امضه فو الله لقد وطئت مکانا ما وطئه بشر وما مشی فیه بشر قبلک

اصل سأل ابو بصیر ابا عبد الله علیه السلام وانا حاضر فقال جعلت فداک کم عرج برسول الله فقال مرتین فاوقفه جبرئیل موقفا فقال له مکانک یا محمد فلقد وقفت موقفا ما وقفه ملک قط ولا نبی ان ربک یصلی فقال یا جبرئیل وکیف یصلی قال یقول سبوح قدوس انا رب الملائکة والروح سبقت رحمتی غضبی فقال اللهم عفوک عفوک قال وکان کما قال الله قاب قوسین او ادنی فقال له ابو بصیر جعلت فداک ما قاب قوسین او ادنی قال ما بین سیتها الی راسها فقال کان بینهما حجاب یتلالا یخفق ولا اعلمه الا وقد قال زبرجد فنظر فی سم الابرة الی ما شاء الله من نور العظمة فقال الله تبارک وتعالی یا محمد قال لبیک ربی قال من لامتک من بعدک قال الله اعلم قال علی بن ابی طالب امیر المومنین وسید المسلمین وقائد الغر المحجلین قال ثم قال ابو عبد الله علیه السلام لابی بصیر یا ابا محمد والله ما جاءت ولایة علی من الارض ولکن جاءت من السماء مشافهة

تیسرے جب کسی حجر یا شجر کی طرف سے گزرتے تو وہ سجدہ کرتا تھا

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب رسول اللہ معراج کو گئے تو جبرئیل ان کے ساتھ ایک مقام تک گئے اس کے بعد حضرت سے الگ ہو گئے آپ نے فرمایا اے جبرئیل کیا اس حالت میں تم میرا ساتھ چھوڑ رہے ہو انہوں نے کہا آپ آگے چلیں بخدا اس مقام پر آپ سے پہلے کوئی انسان نہیں گیا اور نہ اس جگہ پر چلا ہے

راوی کہتا ہے ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا میں وہاں موجود تھا رسول اللہ کو کے بار معراج ہوئی فرمایا دو بار جبرئیل نے حضرت کو ان کے مرتبہ سے آگاہ کرتے ہوئے کہا اے محمد آپ اپنے مقام کو پہچانئے آپ ایک ایسی جگہ ہیں کہ وہاں تک نہ کوئی فرشتہ پہنچا ہے نہ کوئی نبی۔ بے شک تمہارا رب تمہارے لئے دعا کرتا ہے (یہاں یصلی ماخوذ ہے صلوٰۃ سے جس کے معنی ہیں ایک چیز کا دوسری سے متصل کرنا اور مراد ہے تعین وصی) حضرت نے پوچھا اس تعین کی صورت کیا ہے کہا قابل تسبیح و تقدیس ہوں میں ملائکہ اور روح کا رب ہوں میری رحمت میرے غضب سے سبقت لے گئی ہے۔ (یعنی میری رحمت کا تقاضا ہے کہ امام عالم معین کروں) حضرت نے فرمایا یا اللہ تیری رحمت کا خواستگار ہوں ابو بصیر نے کہا کہ امام نے فرمایا وہ مقام جہاں رسول پہنچے جبرئیل موجود تھے قاب قوسین تھا ابو بصیر نے کہا میں آپ پر فدا ہوں قاب قوسین کیا ہے فرمایا وہ درمیانی حصہ ہے یعنی قبضہ کمان جس سے کناروں تک دونوں حصے برابر ہوتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان ایک پردہ تھا چمکدار جو لہراتا تھا زبرجد کا۔ رسول نے سوئی کے ناکے جیسے باریک سوراخ سے نور عظمت الہیہ کا معائنہ کیا خدا نے کہا اے محمد تمہارے بعد تمہاری امت کا ہادی کون ہو گا عرض کی تو ہی بہتر جانتا ہے خدا نے کہا علی بن ابی طالب امیر مومنین سید مسلمین قاید غر المحجلین ہے پھر امام نے فرمایا اے ابو محمد کنیت ابو بصیر، بخدا ولایت علی زمین سے نہیں بلکہ آسمان سے منہ در منہ آئی ہے

اصل عن جابر قلت لابی جعفر علیہ السلام صف لی نبی اللہ قال کان نبی اللہ ابیض مشرب حمرۃ ادعج العینین مقرون الحاجبین شثن الاطراف کان الذہب افرغ علی براثنہ عظیم مشاشۃ المنکبین اذا التفت یلتفت جمیعاً من شدۃ استرسالہ سربتہ سائلۃ من لبتہ الی سرتہ کانہا وسط الفضۃ المصفاۃ وکان عنقہ الی کاہلہ ابریق فضۃ یکاد انفہ اذا شرب ان یرد الماء واذا مشی تکفأ کانہ ینزل فی صبب لم یر مثل نبی اللہ قبلہ ولا بعدہ

جابر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ حضرت رسولخدا کا حلیہ مبارک مجھ سے بیان کیجئے فرمایا حضرت کا رنگ سرخی مائل سفید تھا اور دونوں آنکھیں فراخ و سیاہ دونوں ابرو ملے ہوئے۔ بھاری انگلیاں گویا سونا پگھلا کر چڑھا دیا، اور دونوں کندھوں کی ہڈی چوڑی تھی اور مضبوط جب کسی طرف داہنے یا بائیں مڑتے تو پورے بدن سے (استحکام بدن کی وجہ سے) سینہ کے بال سینہ کی ابتدا سے ناف تک تھے گویا چاندی کا صاف شدہ بدن ہے اور کندھے کے اوپر آپ کی گردن چاندی کی صراحی معلوم ہوتی تھی۔ جب پانی پیتے تو آپ کی بینی کشیدہ پانی سے متصل ہو جاتی اور جب چلتے تو سر جھکا کر گویا کسی نشیب کی طرف اتر رہے ہیں۔ حضرت جیسا کوئی نہ پہلے نظر آیا نہ بعد میں

اصل عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان رسول اللہ قال ان اللہ مثل لی امتی فی الطین وعلمنی اسماءہم کما علم آدم الاسماء کلہا ثم مر بی اصحاب الرایات فاستغفرت لعلی وشیعتہ ان ربی وعدنی فی شیعۃ علی خصلۃ قیل یا رسول اللہ وما ہی قال المغفرۃ لمن آمن منہم وان لا یغادر منہم صغیرۃ ولا کبیرۃ ولہم تبدل السیئات حسنات

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا خدا نے میرے لئے میری امت کو مٹی کا پیکر بنایا اور مجھے ان کے نام اسی طرح بتلائے جیسے آدم کو اسما تعلیم کئے تھے۔ میری طرف جھنڈے لے کر اصحاب گزرے۔ میں نے علی اور ان کے شیعوں کے لئے استغفار کیا۔ میرے رب نے علی کے شیعوں کے لئے ایک بات کا وعدہ کیا۔ کسی نے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا مغفرت اس شخص کے لئے جو ان میں سے ایمان لائے میں ان کی بدیوں کو نیکیوں سے بدل دونگا خواہ چھوٹے ہوں سن میں یا بڑے

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال خطب رسول اللہ الناس ثم رفع یدہ الیمنی قابضاً علی کفہ ثم قال اتدرون ایہا الناس ما فی کفی قالوا اللہ ورسولہ اعلم فقال فیہا اسماء اہل الجنۃ واسماء آبائہم وقبائلہم الی یوم القیامۃ ثم رفع یدہ الشمال فقال ایہا الناس اتدرون ما فی کفی قالوا اللہ ورسولہ اعلم

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے لوگوں میں خطبہ بیان کیا پھر اپنا داہنا ہاتھ اٹھایا درانحالیکہ مٹھی آپ کی بند تھی لوگوں سے فرمایا بتاؤ اس میں کیا ہے انھوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا اس میں اہل جنت کے نام ہیں انکے آباء و اجداد کے اور ان کے قبیلوں کے قیامت تک کے پھر بایاں ہاتھ اسی طرح اٹھا کر پوچھا بتاؤ اس میں کیا ہے انھوں نے کہا اللہ اور رسول کو بہتر علم ہے۔

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام کان عبد المطلب یفرش لہٗ بفناء الکعبۃ لا یفرش لاحد غیرہٗ وکان لہٗ ولدہ یقومون علی راسہ فیمنعون من دنا منہ فجاء رسول اللہ وھو طفل یدرج حتی جلس علی فخذیہ فاھوی بعضہم الیہ لینحیہٗ عنہ فقال لہٗ عبد المطلب دع ابنی فان الملک قد اتاہ

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لما ولد النبی مکث ایاماً لیس لہٗ لبن فالقاہ ابو طالب علی ثدی نفسہ فانزل اللہ فیہ لبناً فرضع منہ ایاماً حتی وقع ابو طالب علی حلیمۃ السعدیۃ فدفعہ الیہا

اصل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان مثل ابی طالب مثل اصحاب الکہف اسروا الایمان واظہروا الشرک فآتاہم اللہ اجرہم مرتین

اصل عن اسحق بن جعفر عن ابیہ قال قیل لہٗ انہم یزعمون ان ابا طالب کان کافرا فقال کذبوا کیف یکون کافراً وھو یقول

الم تعلموا ان وجدنا محمداً
نبیاً کموسیٰ خط فی اول الکتب

وفی حدیث آخر کیف یکون ابو طالب کافراً وھو یقول

قد علموا ان ابننا لا مکذب　　لدینا ولا یعبأ بقیل الاباطل
وابیض یستسقی الغمام بوجہہ　　ثمال الیتامی عصمۃ للارامل

انکے باخانہ کے مقام سے نکل گئی اور وہ سب ہلاک ہوگئے عرف ان میں سے ایک باقی رہ گیا تاکہ اس حال سے لوگوں کو آگاہ کرے جب وہ بتا چکا تو وہ بھی ہلاک کر دیا گیا

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خانہ کعبہ میں عبد المطلب کے لئے فرش بچھایا جاتا تھا ان کے سوا اور کسی کے لئے نہیں انکی اولاد پس سر کھڑی ہو جاتی تھی تاکہ لوگوں کو ان کے قریب جانے سے روکے۔ رسول اللہ راستہ سے گزرتے ہوئے آئے اور انکی رانوں پر بیٹھ گئے بعض نے اشارہ کیا کہ انکو ہٹا دیا جائے عبد المطلب نے کہا میرے بیٹے کو رہنے دو سلطنت اس کے پاس آنے والی ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب رسول اللہ پیدا ہوئے تو چند دن تک ان کی والدہ کے دودھ نہ اترا۔ ابو طالب نے ان کو اپنی چھاتی سے لگایا خدا نے دودھ اتار دیا اور رسول کی رضاعت اس سے ہوئی پھر ابو طالب نے انکو حلیمہ سعدیہ کی سپرد کیا۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابو طالب کی مثال اصحاب کہف کی سی ہے انھوں نے ایمان کو چھپایا اور شرک کو ظاہر کیا پس خدا نے ان کو دوہرا اجر دیا

امام جعفر صادق علیہ السلام سے لوگوں نے کہا۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ ابو طالب کافر تھے فرمایا وہ جھوٹے ہیں کیسے کافر ہوگا وہ جو یہ کہتا ہے۔

کیا تم جانتے کہ ہم نے محمد کو پایا ہے
موسیٰ جیسا نبی جس کا ذکر کتب سابقہ میں موجود ہے

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ابو طالب کیونکر کافر ہو سکتے ہیں جبکہ کہتے ہیں ہمارا بیٹا جھوٹا نہیں اس کو سب جانتے ہیں اور وہ باطل کی طرف توجہ نہیں کرتا وہ روشن رو گورا دل اسکے چہرہ سے برکت حاصل کرتا ہے وہ یتیموں کا نگہبان ہے اور بیووں کی عصمت کا پاسبان ہے۔

عن الفضیل عن ابی جعفر مثلہ

۴ ۔ کان رجل یدخل علی ابی عبد اللہ من اصحابہ فغبر زمانا لا یحج فدخل علیہ بعض معارفہ فقال لہ فلان ما فعل قال فجعل یضجع الکلام یظن انہ انما یعنی المیسرۃ والدنیا فقال ابو عبد اللہ کیف دینہ فقال کما تحب فقال ہو واللہ غنی

فضیل نے بھی امام محمد باقر سے یہی حدیث نقل کی ہے

ایک شخص اصحاب امام جعفر صادق علیہ السلام سے ہر سال آیا کرتا تھا ایک عرصہ تک وہ حج کے لئے نہ آیا ایک بار جب اس کا ایک شناسا آیا آپ نے اس سے حال پوچھا اس نے ستکرہ دلی کے ساتھ کلام کیا حضرت نے گمان کیا کہ اس کی مالی حالت گر رہی ہے فرمایا اس کے دین کا کیا حال ہے اس نے کہا جو آپ کو محبوب ہے وہی ہے فرمایا تو خدا کی قسم وہ غنی ہے

باب ۹۷ تقیہ

۱ ۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل "اولئک یؤتون اجرہم مرتین بما صبروا" قال بما صبروا علی التقیۃ "ویدرءون بالحسنۃ السیئۃ" قال الحسنۃ التقیۃ والسیئۃ الاذاعۃ

آیہ "ان لوگوں کو دہرا اجر دیا جائے گا صبر کرنے کی بنا پر" حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا صبر سے مراد ہے تقیہ پر صبر اور اسی آیت کے متعلق "دفع کرتے ہیں برائی کو نیکی سے" فرمایا حسنہ سے مراد ہے تقیہ اور سیئہ (بدی) سے مراد ہے افشائے راز کرنا

۲ ۔ قال لی ابو عبد اللہ یا ابا عمر ان تسعۃ اعشار الدین فی التقیۃ ولا دین لمن لا تقیۃ لہ والتقیۃ فی کل شیء الا فی النبیذ والمسح علی الخفین

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ تقیہ میں نو حصے دین ہے جو وقت ضرورت تقیہ نہ کرے اس کا دین نہیں اور تقیہ ہر شے میں ہے سوائے نبیذ (جو کی شراب) اور موزوں پر مسح کے۔

توضیح نبیذ اور موزوں پر مسح کا استثنا اس لئے کیا ہے کہ مخالفین ان چیزوں پر مجبور نہیں کرتے لہٰذا بلا تقیہ ان کو ترک کرے

۳ ۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام التقیۃ من دین اللہ قلت من دین اللہ؟ قال ای واللہ من دین اللہ و لقد قال یوسف "ایتہا العیر انکم لسارقون" واللہ ما کانوا سرقوا شیئاً ولقد قال ابراہیم "انی سقیم" واللہ ما کان سقیما

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تقیہ اللہ کا دین ہے میں نے کہا کیا اللہ کا دین ہے فرمایا قسم خدا کی اللہ کا دین ہے۔ یوسف نے کہا تھا "قافلہ والو تم چور ہو" حالانکہ خدا کی قسم وہ چور نہ تھے اور ابراہیم نے کہا تھا میں بیمار ہوں حالانکہ خدا کی قسم وہ بیمار نہ تھے

۴ ۔ قال ابو عبد اللہ سمعت ابی یقول لا واللہ ما علی وجہ الارض شیء احب الی من التقیۃ یا حبیب انہ من کانت لہ التقیۃ رفعہ اللہ یا حبیب من لم تکن لہ

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ روئے زمین پر میرے نزدیک تقیہ سے زیادہ محبوب چیز نہیں جو تقیہ کرے گا خدا اس کو بلند مرتبہ دے گا اے حبیب جو تقیہ نہ کرے گا

PAKISTAN

التقية وعند الله يا حبيب ان الناس ايمام في مدينة فلو قد كان ذلك كان هذا

٥ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال اتقوا على دينكم واحجبوه بالتقية فانه لا ايمان لمن لا تقية له انما انتم في الناس كالنحل في الطير لو ان الطير تعلم ما في اجواف النحل ما بقي منها شيء الا اكلته ولو ان الناس علموا ما في اجوافكم انكم تحبونا اهل البيت لاكلوكم بالسنتهم ولنحلوكم في السر والعلانية رحم الله عبداً منكم كان على ولايتنا

٦ - عن ابي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل لا تستوي الحسنة ولا السيئة قال الحسنة التقية والسيئة الاذاعة وقوله عز وجل ادفع بالتي هي احسن السيئة قال التي هي احسن التقية فاذا الذي بينك وبينه عداوة كانه ولي حميم-

٧ - قال ابو عبد الله عليه السلام يا ابا عمرو ارايت لو حدثتك بحديث او افتيتك بفتيا ثم جئتني بعد ذلك فسألتني عنه فاخبرتك بخلاف ذلك بايهما كنت تاخذ قلت باحدثهما وادع الاخر فقال قد اصبت يا عمرو ابى الله الا ان يعبد سراً اما والله لئن فعلتم ذلك انه الخير لي ولكم وابى الله عز وجل لنا ولكم في دينه الا التقية

٨ - قال قال ابو عبد الله عليه السلام ما بلغت

البتہ اس کو الٹ کرنے لگا اے حبیب اس زمانہ میں مخالفین سکون و فراغت میں ہیں ہاں جب ظہور حضرت حجت ہوگا تو اس وقت تقیہ ترک ہوگا

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اپنے دین کو مخالفوں سے بچاؤ اور تقیہ کے ذریعہ سے اسے چھپاؤ۔ جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں۔ تم مخالفوں کے درمیان ایسے ہو جیسے پرندوں میں شہد کی مکھی اگر وہ جان لیں کہ شہد کی مکھیوں کے پیٹ میں کیا چیز ہے تو وہ البتہ اس کو کھا جائیں اور اگر تمہارے مخالفین جان لیں کہ تمہارے اندر ہم اہلبیت کی محبت ہے تو تم کو اپنی زبانوں سے کھا جائیں یعنی تمہاری مذمت کریں اور پوشیدہ اور علانیہ تم کو گالیاں دیں خدا ان لوگوں پر رحم کرے جو ہماری ولایت کا دم بھرتے ہیں

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق نیکی اور بدی برابر نہیں "کہ نیکی سے مراد تقیہ ہے اور برائی سے مراد زبان درازی جو تقیہ میں اپنے عقاید کا ظاہر کرنا ہے اور اس آیت کے متعلق برائی کا دفعیہ اچھے طریقے سے کرو" فرمایا وہ اچھا طریقہ تقیہ ہے اس طرح کہ جس سے تم کو عداوت ہے اسے اپنے کو خالص دوست ظاہر کرو

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اے ابو عمرو اگر میں تجھ سے ایک بات بیان کروں یا ایک فتویٰ دوں پھر تم دوبارہ مجھ سے وہی سوال کرو اور میں پہلے کے خلاف جواب دوں تو تم کس پر عمل کرو گے میں نے کہا نئی بات پر اور دوسری کو چھوڑ دونگا۔ فرمایا تم نے ٹھیک کہا اللہ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت پوشیدہ طور سے کی جائے خدا کی قسم اگر تم نے ایسا کیا تو میرے اور تمہارے دونوں کے لئے بہتر ہوگا اور اللہ نے امر دین میں ہمارے اور تمہارے لئے تقیہ چاہا ہے

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے نہیں پہنچا

تقیۃ احد تقیۃ اصحاب الکھف ان کانوا لیشھدون
الاعیاد ویشدون الزنانیر فاعطاھم اللہ اجرھم
مرتین

۹ - قال استقبلت ابا عبد اللہ فی طریق فاعرضت
عنہ بوجھی ومضیت فدخلت علیہ بعد ذلک فقلت
جعلت فداک انی لالقاک فاصرف وجھی کراھۃ
ان اشق علیک فقال لی یرحمک اللہ ولکن رجل
لقینی امس فی موضع کذا وکذا فقال علیک السلام
یا ابا عبد اللہ ما احسن ولا اجمل

۱۰ - قیل لابی عبد اللہ علیہ السلام ان الناس یروون
ان علیا قال علی منبر الکوفۃ ایھا الناس انکم ستدعون
الی سبی فسبونی ثم تدعون الی البراءۃ منی فلا تبرءوا
منی فقال ما اکثر ما یکذب الناس علی علی علیہ السلام
ثم قال انما قال انکم ستدعون الی سبی فسبونی
ثم تدعون الی البراءۃ منی وانی علی دین محمد ولم یقل
ولا تبرءوا منی فقال لہ السائل ارأیت ان اختار القتل
دون البراءۃ فقال واللہ ما ذلک علیہ وما لہ الا
ما مضی علیہ عمار بن یاسر حیث اکرھہ اھل مکۃ و
قلبہ مطمئن بالایمان فانزل اللہ عز وجل فیہ الا من
اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان فقال لہ النبی عندھا یا عمار
ان عادوا فعد فقد انزل اللہ عز وجل عذرک وامرک ان تعود ان عادوا

کسی کا تقیہ اصحاب کہف کے تقیہ کو کہ وہ قوم کی عیدوں میں
حاضر ہوتے تھے اور ازروئے تقیہ زنار باندھتے تھے پس اللہ نے
انکو دوبارہ اجر عطا فرمایا۔

راوی کہتا ہے میں راستہ میں حضرت ابو عبد اللہ سے ملا
میں نے حضرت کی طرف سے منہ پھیر لیا اور آگے بڑھ گیا۔ اس کے
بعد میں آپ کی خدمت میں آیا اور کہا میں آپ پر فدا ہوں میں
آپ سے ملا تھا اور میں نے کراہت سے مصلحتاً منہ پھیر لیا تھا
تاکہ آپ کو کوئی اذیت نہ پہنچے۔ حضرت نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے
لیکن ایک شخص کل فلاں مقام پر مجھے ملا اور جبکہ مخالفوں کا
مجمع تھا اس نے کہا علیک السلام یا ابا عبد اللہ اس نے یہ اچھا
نہ کیا۔

توضیح مطلب یہ ہے کہ اس نے السلام پر علیک کو مقدم کیا اور
بجائے میرے نام کے کنیت کا ذکر کیا اور ان دونوں باتوں سے مخصوص
تعظیم کا اظہار کیا۔ مخالفوں کی موجودگی میں اسے ایسا نہ کرنا
چاہئے تھا بلکہ تقیہ سے کام لینا چاہئے تھا

ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا گیا کہ لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ علی علیہ
السلام نے منبر کوفہ پر کہا لوگو عنقریب تم سے کہا جائے گا کہ مجھے گالی دو
تو تم گالی دیدینا اور اگر مجھ سے برارت ظاہر کرنے کو کہیں تو نہ کرنا
حضرت نے فرمایا لوگوں نے حضرت علی پر کیسا جھوٹ لگایا ہے پھر فرمایا
حضرت نے تو یہ فرمایا تھا کہ تم سے مجھے گالی دینے کو کہا جائے گا
تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برارت کو کہا جائے تو
میں دین محمد پر ہوں۔ یہ نہیں فرمایا کہ تم مجھ سے اظہار برارت نہ کرنا
سائل دین محمد پر ہونے سے سمجھا کہ برارت نہ کرنی چاہئے لہذا اس نے کہا
اگر کیا برارت کے مقابلہ میں قتل ہونے کو ترجیح دی جائے۔ حضرت
نے فرمایا یہ تکلیف اس پر نہیں اور نہ اس کے لئے جائز ہے بلکہ اس
کو وہی کرنا چاہئے جو عمار یاسر نے کیا جبکہ اہل مکہ نے انہیں مجبور کیا
کلمہ کفر کہنے پر حالانکہ ان کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن تھا

١١۔ قال سمعت ابا عبد الله علیہ السلام یقول ایاکم ان تعملوا عملاً یعیرونا بہ فان ولد السوء یعیر والدہ بعملہ کونوا لمن انقطعتم الیہ زینا ولا تکونوا علیہ شینا صلّوا فی عشائرکم و عودوا مرضاہم واشہدوا جنائزہم ولا یسبقونکم الی شیء من الخیر فانتم اولی بہ منہم واللہ ما عبد اللہ شیء احب الیہ من الخبء قلت وما الخبء قال التقیہ

١٢۔ قال ابو جعفر علیہ السلام التقیۃ من دینی ودین آبائی ولا ایمان لمن لا تقیۃ لہ

١٣۔ عن ابی جعفر علیہ السلام التقیۃ فی کل ضرورۃ وصاحبہا اعلم بہا حین تنزل بہ

١٤۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان ابی یقول وای شیء اقر لعینی من التقیہ ان التقیۃ جنۃ المومن

١٥۔ قال لی ابو عبد اللہ علیہ السلام ما منع میثم رحمہ اللہ من التقیۃ فواللہ لقد علم ان ھذہ الایۃ نزلت فی عمار واصحابہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان

١٦۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال انما جعلت التقیہ

خدا نے یہ آیت نازل کی مگر وہ جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔ اس موقع پر رسول اللہ نے عمار سے فرمایا اے عمار اگر وہ لوگ پھر ایسا کرنے کو کہیں تو کہہ دینا خدا نے تمہارا عذر قبول کر لیا اور تمہیں حکم دیا ہے کہ اگر دوبارہ کلمہ کفر کہنے پر مجبور کریں تو کہہ دینا

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا تم ایسے عمل سے بچو جس پر لوگ ہمیں عیب لگائیں۔ برا بیٹا اپنے عمل بد سے اپنے باپ کو عیب لگاتا ہے تم ایسے ہو کہ جو آپ کے لئے باعث زینت ہو نہ کہ باعث شرم ہو صلہ رحم کرو قبیلہ والوں سے اگرچہ وہ مذہباً مخالف ہوں ان کے مریضوں کی عیادت کرو ان کے جنازوں میں موجود رہو اور کسی امر نیک میں ان کو سبقت کرنے دو کیونکہ تم اس کے لئے ان سے زیادہ بہتر ہو خدا کی قسم خدا کو سب سے زیادہ محبوب عبادت وہ ہے جو پوشیدہ ہو یعنی بصورت تقیہ۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ میرا دین ہے اور میرے آباؤ اجداد کا دین ہے جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر ضرورت میں ہے (نمونۂ قضا اعمال جوارح وغیرہ) اور صاحب تقیہ زیادہ جاننے والا ہے اس ضرورت کا

فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے کہ میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے میری آنکھوں کو تقیہ سے زیادہ ٹھنڈک پہنچانے والی کوئی چیز نہیں بے شک تقیہ مومن کے لئے سپر ہے

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کس چیز نے میثم علیہ الرحمہ کو تقیہ سے منع کیا تھا قسم خدا کی وہ جانتے تھے کہ آیت "مگر وہ جو مجبور کیا گیا ہو مگر اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو" عمار اور ان کے اصحاب کے بارہ میں نازل ہوئی ہے

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ خدا و رسول نے اس لئے قرار دیا ہے

ليحقن بها الدم فاذا بلغ الدم فليس تقية

١٧ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال كلما تقارب هذا الامر كان اشد للتقية

١٨ - قال ابو جعفر عليه السلام التقية في كل شئ يضطر اليه ابن آدم فقد احله الله له

١٩ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال التقية ترس الله بينه وبين خلقه

٢٠ - قال ابو جعفر عليه السلام خالطوهم بالبرانية وخالفوهم بالجوانية اذا كانت الامرة صبيانية

٢١ قلت لابي جعفر عليه السلام رجلان من اهل الكوفة اخذا فقيل لهما ابرأا من امير المومنين فبرئ احدهما وابى الآخر فخلى سبيل الذي برئ وقتل الآخر فقال اما الذي برئ فرجل فقيه في دينه ولما الذي لم يبرء فرجل تعجل الى الجنة

٢٢ - قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول التقية ترس المومن والتقية حرز المومن ولا ايمان لمن لا تقية له ان العبد ليقع اليه الحديث من حديثنا فيذيعه فيكون له ذلاً في الدنيا وينزع الله عز وجل ذلك النور منه

تاکہ مومن کا خون نہ بہے اور اگر خون بہنے سے روکنا تقیہ سے ممکن نہ ہو تو پھر تقیہ جایز نہیں

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب ظہور حضرت حجت کا وقت قریب ہو تو تقیہ اور زیادہ سختی سے ہونا چاہیے تاکہ مخالف زیادہ طعنہ زنی نہ کریں اور درپے آزار نہ ہوں

فرمایا امام باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر اس شے میں ہے جس کے لئے انسان مضطر ہو اللہ نے یہ اس کے لئے حلال کیا ہے

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے تقیہ سپر ہے اللہ اور اسکی مخلوق کے درمیان

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے مخالفین سے بظاہر میل ملاپ رکھو اور باطن میں مخالفت رکھو جب کہ حکومت بازیچہ اطفال ہو

راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ کوفہ کے دو شیعہ بنی امیہ کے ہاتھوں میں گرفتار ہوئے ان سے کہا گیا تم امیر المومنین پر تبرا کرو ان میں سے ایک نے کیا دوسرے نے انکار کر دیا جس نے تبرا کیا تھا اسے چھوڑ دیا گیا اور دوسرے کو قتل کر دیا گیا۔ حضرت نے فرمایا جس نے تبرا کیا وہ علم دین کا عالم تھا اور جس نے تبرا نہ کیا اس نے جنت کی طرف جانے میں جلدی کی۔

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہؑ سے سنا کہ تقیہ مومن کی سپر ہے اور تقیہ مومن کے لئے حرز ہے۔ جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں۔ جو ہماری حدیث کو سنے اور اسکی اشاعت کرے تو اس کے لئے دنیا میں ذلت ہوگی اور اللہ نور کو اس کے دل سے نکال لے گا

باب ۹۸ . راز کو چھپانا

۱ ۔ عن علی بن الحسین علیہما السلام قال وددت واللہ انی افتدیت خصلتین فی الشیعۃ لنا ببعض لحم ساعدی النزق وقلۃ الکتمان

فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے واللہ میں دوست رکھتا ہوں کہ اپنے شیعوں سے ان دو خصلتوں کے دور کرنے میں اپنی کلائی کا گوشت فدیہ دے دوں ایک تندمزاجی دوسرے بات کا کم چھپانا

۲ ۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام یا سلیمان انکم علی دین من کتمہ اعزہ اللہ ومن اذاعہ اذلہ اللہ

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے سلیمان تم اس دین پر ہو کہ جس نے چھپایا اللہ نے اسے عزت دی اور جس نے ظاہر کیا اللہ نے اسے ذلیل کیا

۳ ۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام امر الناس بخصلتین فضیعوھما فصاروا منھما علی غیر شئی الصبر والکتمان

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے لوگوں کو دو خصلتوں کا حکم دیا گیا ہے لوگوں نے ان دونوں کو ضائع کر دیا اور کچھ نہ پایا - ایک ان میں صبر ہے دوسرے راز کا چھپانا

۴ ۔ عن عبد اللہ بن بکیر عن رجل عن ابی جعفر علیہ السلام قال دخلنا علیہ جماعۃ فقلنا یا ابن رسول اللہ انا نرید العراق فاوصنا فقال ابو جعفر لیقوی شدیدکم ضعیفکم ولیعد غنیکم علی فقیرکم ولا تبثوا سرنا ولا تذیعوا امرنا واذا جاءکم عنا حدیث فوجدتم علیہ شاھدا او شاھدین من کتاب اللہ فخذوا بہ والا فقفوا عندہ ثم ردوہ الینا حتی یستبین لکم واعلموا ان المنتظر لھذا الامر لہ مثل اجر الصائم القائم ومن ادرک قائمنا فخرج معہ فقتل عدونا کان لہ مثل اجر عشرین شھیدا ومن قتل مع قائمنا کان لہ مثل اجر خمسۃ وعشرون شھیدا

راوی کہتا ہے کہ ہم چند آدمی امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور عرض کیا ہم کو فہ جا رہے ہیں کچھ نصیحت فرمائیے حضرت نے فرمایا جو علم دین میں قوی ہیں انکو چاہیئے کہ جو علم میں کمزور ہیں انکو قوت پہنچائیں اور مالدار فقیروں کی عیادت کریں اور ہمارے راز لوگوں پر ظاہر نہ کریں جب ہماری حدیث سنو اور اس پر ایک یا دو گواہ قرآن سے پالو تو اسے بیان کرو ورنہ مخالف خاموش رہے ورنہ اسے روکے رہو اور ہمارے پاس بھیجو تاکہ ہم وہ شواہد مہیا کر دیں اور آگاہ ہو اس امر کے منتظر کے لئے ایک قائم اللیل روزہ دار کا اجر ہے اور جو ہمارے قائم کو پالے اور اس کے ساتھ کر خروج کرے اور ہمارے دشمن کو قتل کرے تو اس کا اجر ایک شہید کا ہے - جو ہمارے قائم کے ساتھ رہکر قتل ہو جائے تو اس کا اجر برابر ہے ۲۵ شہیدوں کے

۵ ۔ قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا کہ

PAKISTAN COURT

إن احتمال أمرنا التصديق له والقبول فقط من احتمال أمرنا ستره وصيانته من غير أهله فاقرأهم السلام وقل لهم رحم الله عبداً اجترّ مودّة الناس إلى نفسه حدّثوهم بما يعرفون واستروا عنهم ما ينكرون ثم قال والله ما الناصب لنا حرباً بأشدّ علينا مؤونة من الناطق علينا بما نكره فإذا عرفتم من عبد إذاعة فامشوا إليه وردّوه عنها فإن قبل منكم وإلا فتحمّلوا عليه بمن يثقل عليه ويسمع منه فإن الرجل منكم يطلب الحاجة فيلطف فيها حتى تقضى له فالطفوا في حاجتي كما تلطفون في حوائجكم فإن هو قبل منكم وإلا فادفنوا كلامه تحت أقدامكم ولا تقولوا إنه يقول ويقول فإن ذلك يحمل عليّ وعليكم أما والله لو كنتم تقولون ما أقول لأقررت أنكم أصحابي هذا أبو حنيفة له أصحاب وهذا الحسن البصري له أصحاب وأنا امرؤ من قريش قد ولدني رسول الله وعلمت كتاب الله وفيه تبيان كل شيء بدء الخلق وأمر السماء وأمر الأرض وأمر الأولين وأمر الآخرين وأمر ما كان وأمر ما يكون كأني أنظر إلى ذلك نصب عيني.

ہمارے امر امامت کو اختیار کرلینے کے یہ معنی نہیں کہ اسکی تصدیق کی جائے اور فقط قبول کرلیا جائے بلکہ چاہئے یہ کہ نااہلوں (مخالفوں) سے ہمارے معاملہ کو پوشیدہ رکھا جائے (ہماری احادیث ان سے بیان نہ کی جائیں۔ ہمارے دوستوں سے ہمارا سلام کہو اور کہو کہ رحم کرے اللہ اس بندہ پر جو بحالت تقیہ ہمارے مخالفوں سے اپنی دوستی ظاہر کرے۔ تم ان سے وہ باتیں بیان کرو جس کے شواہد وہ قرآن سے جانتے ہوں اور جو نہیں جانتے وہ ان سے پوشیدہ رکھو خدا کی قسم اس ناصبی نے جو ہم سے شدید عداوت رکھتا ہے ہمیں زیادہ نقصان اسکی دوستی سے پہنچا ہے جو ہمارے راز ہمارے دشمن سے بیان کرتا ہے۔ جب تمہیں ایسا آدمی معلوم ہو جو اشاعت اسرار امامت کرتا ہے تو اس کے پاس جاؤ اور اسے روکو اگر وہ مان جائے تو بہتر ورنہ ایسے شخص کو اس کے پاس لاؤ جس کی بات اس کے نزدیک وزنی ہو اور وہ اسکی بات کان لگا کر سنے۔ بعض لوگ تم سے طلب حاجت کرتے ہیں تم انکی ضرورت پورا کرتے ہو تو وہ تم پر مہربان ہوتے ہیں پس میری اس ضرورت کے لئے تم ان پر اسی طرح مہربانی کرو جیسے اپنی ضرورتوں کے لئے ان پر مہربانی کرتے ہو پس اگر تمہارے وہ مان جائے تو بہتر ورنہ تم اس کے کلام کو اپنے پیروں سے کچل دو یعنی کسی سے یہ نہ کہو کہ وہ ایسا ایسا کہتا ہے، اس میں میرے اور تمہارے دونوں کے لئے آسانی ہے قسم خدا کی اگر تم نے میرے کہنے پر عمل کیا تو میں اقرار کرتا ہوں کہ تم میرے اصحاب ہو۔ یہ ابو حنیفہ ہے اور اس کے اصحاب ہیں اور یہ حسن بصری ہے اور اس کے اصحاب ہیں (وہ کس طرح ان کے غلط فتووں پر عمل کرتے ہیں) اور میں باوجودیکہ قریشی اور اولاد رسول سے ہوں اور کتاب خدا کا علم رکھتا ہوں جس میں ہر شے کا بیان ہے ابتدائے خلقت سے لیکر اور آسمان و زمین اور امر اولین و آخرین کا اور جو ہو چکا اور جو ہونے والا ہے وہ سب میری نظر کے سامنے ہے پھر بھی میرے کہنے پر عمل نہیں کرتے

۹۔ قال ابو عبد الله اخبرتک بما اخبرتک بہ احداً
قلت لا الا سلیمان بن خالد قال احسنت اما سمعت
قول الشاعر

فلا یعدون سری وسرک ثالثاً
الا کل سر جاوز اثنین شائع

۱۰۔ سالت ابا الحسن الرضا علیہ السلام عن مسئلۃ
فابی وامسک ثم قال لو اعطیناکم کما تریدون کان
شراً لکم واخذ برقبۃ صاحب هذا الامر قال ابو جعفر
ولایۃ الله اسرها الی جبریل واسرها جبریل الی
محمد واسرها محمد الی علی واسرها علی الی من
شاء الله ثم انتم تذیعون ذلک من الذی امسک
حرفاً سمعه قال ابو جعفر فی حکمۃ آل داود ینبغی
المسلم ان یکون مالکاً لنفسه مقبلاً علی شانه
عارفاً باهل زمانه فاتقوا الله ولا تذیعوا حدیثنا
فلولا ان الله یدافع عن اولیاءه وینتقم
لاولیاءه من اعداءه اما رایت ما صنع الله
بآل برمک وما انتقم لابی الحسن علیه السلام
وقد کان بنو الاشعث علی خطر عظیم فدفع الله
عنهم بولایتهم لابی الحسن وانتم بالعراق ترون
اعمال هولاء الفراعنة وما امهل الله لهم
فعلیکم بتقوی الله ولا تغرنکم الحیاۃ الدنیا
ولا تغتروا بمن قد امهل له فکان الامر قد
وصل الیکم

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کیا میں نے جو خبر تجھ سے بیان
کی تھی تو نے کسی سے کہہ دیا میں نے کہا سلیمان بن خالد کے سوا
اور کسی سے نہیں کہا فرمایا ٹھیک کیا تو نے شاعر کا یہ قول نہیں سنا

میرا اور تیرا بھید دو سے تیسرے تک نہ جائے
آگاہ ہو جو بھید دو سے گزرا وہ سات تک پہنچا

راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایک حادثہ کے
متعلق سوال کیا حضرت نے جواب سے انکار کیا اور خاموش
ہو گئے پھر فرمایا اگر جو تم چاہتے ہو ہم تمہیں بتا دیتے تو یہ
ایک مصیبت بن جاتی تمہارے لئے اور صاحب امامت
کے لئے بھی امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ولی کی اللہ نے
جبریل کو اور جبریل نے حضرت رسول خدا کو (تبیاناً لکل شیٴ یعنی قیامت
تک ہونے والے واقعات سے آگاہ کیا اور آنحضرت نے بطور
راز بتایا علی علیہ السلام کو اور علی نے جس کو چاہا بتایا (یعنی
یہ سلسلہ ائمہ اہلبیت تک جاری رہا) تم اسے ظاہر کرتے ہو
(ظہور قائم آل محمد کی) تم میں کون ہے کہ باز رہے اس بات کو بیان
کرنے سے جو اس نے سنا ہے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے
کہ آل داؤد کی حکمتوں میں ایک یہ بات بھی تھی کہ مسلمان کے
لئے لازم ہے کہ وہ اپنے نفس پر قابو رکھے اور خودداری
کرے اور اپنے اہل زمانہ کو پہچانے۔ پس اللہ سے ڈرو اور
ہماری حدیث کو شائع نہ کرو۔ خدا اپنے اولیاء سے ہر بلا کو
خود دفع کرے گا اور اپنے اولیاء کے دشمنوں سے خود بدلہ
لے گا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے برامکہ سے (جو دشمن
آل رسول تھے) کیا کیا اور امام موسیٰ کاظم کے دشمن (اسمعیل بن
جعفر سے) کیسا بدلہ لیا اولاد اشعث (جو شیعہ تھی) اسے جو امامت
امام موسیٰ کاظم کی معتقد تھی اللہ نے خطرہ عظیم کو ان سے
کیسے دفع کیا۔ تم نے ان فرعونوں (بنی عباس) کے حکام کو عراق
میں دیکھا خدا نے ان کو مہلت دے رکھی ہے۔ تم اللہ سے ڈرو

۱۱- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول
قال رسول اللہ طوبیٰ لعبد نومۃ عرفہ اللہ ولم یعرفہ
الناس اولئک مصابیح الھدیٰ وینابیع العلم
ینجلی منھم کل فتنۃ مظلمۃ لیسوا بالمذابیع البذر
ولا بالجفاۃ المرائین

۱۲- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر
المومنین علیہ السلام طوبیٰ لکل عبد نومۃ لا یوبہ
لہ یعرفہ الناس ولا یعرفہ الناس یعرفہ اللہ منہ
برضوان اولئک مصابیح الھدیٰ ینجلی عنھم کل
فتنۃ مظلمۃ ویفتح لھم باب کل رحمۃ لیسوا بالبذر
المذابیع ولا الجفاۃ المرائین وقال قولوا الخیر
تعرفوا بہ واعملوا الخیر تکونوا من اھلہ ولا تکونوا
عجلا مذابیع فان خیارکم الذین اذا نظر الیھم
ذکر اللہ وشرارکم المشاؤون بالنمیمۃ المفرقون
بین الاحبۃ المبتغون للبراءۃ المعایب

۱۳- قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام کفوا السنتکم و
الزموا بیوتکم فانہ لا یصیبکم امر تخصون بہ ابدا
ولا تزال الزیدیۃ لکم وقاء ابدا

دنیا کی زندگی تم کو دھوکہ نہ دے اور نہ اسکی زندگی جس کو اللہ
نے مہلت دے رکھی ہے (یہ نہ سمجھنا کہ حکومت ہمیشہ ظالموں کے
ہاتھ میں رہے گی) یہ حکومت ایک دن تم تک پہنچے گی
فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ
خوشخبری ہو اس گمنام بندہ کے لئے جسے اللہ پہچانتا ہے
اور لوگ اسے نہیں پہچانتے (خاموشی سے کار دین انجام
دیتا ہے) یہ لوگ ہدایت کے چراغ اور علم کے سرچشمے ہیں خدا
اللہ کے ذریعے فتنوں کی تاریکی کو دور کرتا ہے نہ وہ راز
کو ظاہر کرنے والے سخن چین ہیں اور نہ جاہلانِ خود نما۔
فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا خوش
خبری ہو اس غیر مشہور گمنام بندہ کے لئے جو اس کی پروا نہیں
کرتا کہ لوگوں کو پہچانے۔ لوگ اسے نہیں پہچانتے۔ اللہ اس کو
پہچانتا ہے اپنی مرضی کے ساتھ، ایسے لوگ ہدایت کے چراغ
ہیں ان سے فتنہ کی ہر تاریکی میں روشنی پھیل جاتی ہے اور
رحمت الٰہی کے دروازے کھل جاتے ہیں نہ تو وہ راز فاش کرنے
والے چغلخور ہیں اور نہ جاہلانِ خود نما اور حضرت نے فرمایا
اچھی بات کہو تم اسکی وجہ سے پہچانے جاؤ گے اور عمل خیر کرو
اور اسکی اہل میں سے بنو اور جلد باز چغلخور نہ بنو۔ تم میں سے
نیک لوگ وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آئے
اور تم میں بدتر ہیں لوگ چغلیاں کھانے والے، دوستوں میں
تفرقہ ڈالنے والے اور تلاش کرنے والے بے عیبوں میں عیب
فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے، اپنی زبانوں کو تقیہ کی صورت
میں روکو اور اپنے گھروں میں چپ چاپ بیٹھو یعنی اپنے
مخالفوں پر خروج نہ کرو تاکہ تم دوامی مصیبت سے محفوظ رہو۔
خروج قائم آل محمد تک اور زیدیہ فرقہ کے لوگ جو جہاد بالسیف
کے معتقد ہیں تمہارے لئے مصیبت لانے والے ہیں (اراحم)
یہ مصیبت زیدیوں ہی کے لئے چھوڑ دو